روحِ محبت
از قلم: علیشے خان

روحِ محبت۔۔۔۔۔قسط 1

!!از قلم۔۔۔۔۔علیشے خان

صبح کے گیارہ بج رہے تھے۔۔فروری کا مہینہ اختتام

کی طرف جارہا تھا۔اس دفعہ رمضان جیسا خوبصورت

مہینہ شدید گرمی کی بجائے موسم بہار میں آنے والا تھا

یعنی روزے کافی اچھے گزرنے والے تھے۔۔رات

سے بادلوں کی گرج کے ساتھ ساتھ طوفانی ہوائیں

بھی چل رہی تھیں۔آج کا موسم کافی خوشگوار اور

Alishey khan

رومانٹک سا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے بارش آنے والی

ہو۔۔

یہ منظر خان حویلی کے بڑے سپوت کے کمرے کا تھا

جہاں وہ چھ فٹ دو انچ وجیہہ نوجوان سفید کر کراتے

کلف لگے شلوار قمیض میں ملبوس آئینے کے سامنے

کھڑا اپنے کالے گھنے بالوں کو جیل لگاتے ہوئے سیٹ

کر رہا تھا۔ دودھیا سفید رنگت، خوبصورت پٹھانی

نقوش، کرسٹل گرے خوبصورت بڑی بڑی آنکھیں،

کھڑی مغرور ناک، کشادہ ماتھا، گھنی کالی بیرڈ مونچھوں

Alishey Khan

تلے بھینچے ہوئے عنابی لب، ٹھوری پہ موجود

(ڈمپل) گڑھا وہ بلاشبہ ۔۔لمبا چوڑا باڈی بلڈر وجود،

خوبصورتی کا شاہکار تھا۔ وہ اپنے خاندان کا ہی نہیں بلکہ

اپنے قبیلے کا سب سے خوبصورت اور روعب دار

پٹھان تھا۔ وہ اپنے قبیلے کا سردار اورحان کبیر خان

تھا۔۔وہ ستائیس سالہ بھرپور جواں مرد۔۔وہ مغرور

پٹھان باپ کی جائیداد کا اکلوتا وارث تھا۔۔ماں اور

دادی کا لاڈلا خان۔۔۔پریشے ہاشم خان کے بچپن کا

منکوح۔۔پریشے خان کی سانولی رنگت کی وجہ سے اس

Alishey khan

سے خار کھانے والا۔۔۔ یاروں کا یار۔۔ اپنی ازلی بے

باکی کی وجہ سے یاروں کی محفل لوٹ لینے والا۔۔ عید

کے چاند کی طرح کبھی کبھار ہنسنے مسکرانے والا۔۔

حویلی میں اپنی موجودگی سے سب کی زبانیں تالو سے

چپکانے والا سوائے پریشے ہاشم خان کے۔۔ وہ بے

شرم تھا وہ حد سے زیادہ بے باک تھا لیکن یہ بات اسکے

یاروں دوستوں اور اسکے باپ کبیر خان کے علاوہ کوئی

نہیں جانتا تھا۔۔

Alishey Khan

اپنے بالوں کو جیل سے سنوارنے کے بعد اور حان

خان نے اپنی سفید قمیض کی آستینوں کو کہنیوں تک

فولڈ کرتے ڈریسنگ ٹیبل سے بیش بہا قیمتی گھڑی

اٹھاتے ہوئے اپنی چوڑی کلائی کی زینت بنائی تھی۔۔

وہ ڈیرے پہ جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا۔۔وہ آج

تقریباً ایک ہفتے بعد ڈیرے پہ جا رہا تھا۔اپنے دودھیا

سفید پیروں میں کالی پشاوری چپل پہننے کے بعد وہ اب

اپنے گلے میں کالی اجرک لٹکاتا اپنی قیمتی فون، والٹ

اور گاڑی کی چابی پکڑتا کمرے کے دروازے کی طرف

Alishey Khan

بڑھ گیا۔۔اس نے ابھی دروازہ کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا لیکن وہ اس کے کھولنے سے پہلے ہی کھل چکا تھا۔اورحان کبیر خان نے اپنا ہاتھ روکتے ہوئے غصے سے آنے والی ہستی کو گھورا تھا۔۔

کبیر آپ کب آئے؟بتایا بھی نہیں۔۔اگر مورے بھی ہمیں آپ کا مت بتاتی تو (اورحان کی والدہ) ۔۔وہ!!ہمیں توپتا ہی نہیں چلتا کہ آپ آگئے ہیں ایکسائیٹڈ انداز میں بولتی آخر میں افسوس کا اظہار کرتی ایک دم سے اسکے سینے سے لگی تھی۔۔وہ جو پہلے ہی

Alishey Khan

اس کے منہ سے کبیر سنتا ضبط سے اپنی آنکھیں میچ رہا

تھا اسے اپنے سینے کے ساتھ چپکتے دیکھ کے اور حان

خان کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا تھا۔

۔۔۔۔اور حان خان نے غصے سے اسے !!پریشے خان

تنبیہ کرتے ہوئے پکارا تھا۔۔

کیا آپ کو !بعد میں غصہ کر لیجئیے گا !اچھا صبر کریں

۔۔۔وہ! نظر نہیں آرہا ابھی ہم آپ سے مل رہے ہیں

بھی جوابا معصومیت بھرے غصے سے اسکی سفید قمیض

Alishey khan

اسکے کسرتی _ کو سینے سے اپنے ہاتھ کی مٹھی میں جکڑتی

سینے پہ اپنی ٹھوری ٹکائے اسکے خوبصورت چہرے کی

طرف دیکھتی نروٹھے پن سے بولی تھی۔ اندازوں نیاز

بیویوں والے تھے جو اورحان کبیر خان کو ایک آنکھ

نہیں بھا رہے تھے۔۔

میں نے کتنی دفعہ منع کیا ہے میرے کمرے میں یوں

کیا تم میں اتنی! مجھ سے فاصلے پہ رہا کرو !مت آیا کرو

سی بھی شرم و حیا نہیں ہے؟ کوئی ہمیں اس طرح سے

دیکھے گا تو اورحان کبیر خان کے بارے میں کیا سوچے

Alishey Khan

گا؟؟۔۔۔۔وہ دبے دبے غصے سے بولتا اسے کہنی سے

پکڑ کے خود سے الگ کر گیا۔۔کمرے کا دروازہ کھلا پڑا

تھا کوئی بھی آتے جاتے انہیں دیکھ کے ناجانے کیا اخذ

کرتا۔۔

!کبیر یوں تو مت بولیں کہ ہم میں شرم وحیا نہیں ہے

قسم لے لیں ہمیں آپ سے ملتے ہوئے اتنی شرم آ

رہی تھی کہ ہم شرماتے شرماتے آپکی اجرک کا کونا

اپنے منہ میں ڈال کے باقاعدہ شرمانے ہی والے تھے

اتنی پیاری !!کہ آپ نے ہمیں خود سے الگ کر دیا

Alishey khan

بیوی کے ساتھ ایسے بھی کرتا ہے کوئی؟ اور رہی ہمیں

ایسے دیکھنے کی بات تو جو بھی دیکھتا وہ یہاں دیکھتا ہی

کیوں؟ کیا دیکھنے والا اس بات سے واقف نہیں ہے کہ

اور !ہمارے کبیر ایک ہفتہ بعد ہویلی واپس آئے ہیں

جب شوہر اتنی دیر ہویلی سے غائب رہ کے واپس آتے

یہ تو !ہیں تو بیویاں یوں ہی ان کا استقبال کیا کرتی ہیں

آپ کیوں ڈر رہے !آج کل کے بچے بچے کو پتا ہے

ہیں کبیر؟؟؟۔۔۔ پریشے خان جو بولنا شروع ہوئی تھی تو

چپ ہونا بھول چکی تھی وہ اپنے ہاتھ ہلا ہلا کے پٹر پٹر

Alishey Khan

بولنے کے ساتھ ساتھ اپنے سر پہ چادر درست کرتی

اورحان کبیر خان پہ افسوس کر رہی تھی جو اتنی سی

بات پہ بقول اس کے ڈر رہا تھا۔ پریشے خان کا لہجہ نڈر

تھا اور اس سے زیادہ لہجے میں معصومیت ہی معصومیت

تھی۔ اسے بنا رکے بولتے دیکھ کے اورحان خان نے

شدید غصے سے اپنی کنپٹی انگلی سے مسلی تھی۔۔

پہلی بات تو یہ کہ مجھے کبیر مت بولا کرو اور دوسری

بات مجھ سے اور میرے کمرے سے دس فٹ کے

اور تیسری اور آخری بات آج کے !فاصلے پہ رہا کرو

Alishey khan

بعد میں تمہارے منہ سے یہ بیوی بیوی والی بکواس نہ

!ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا !سنو پریشے خان

۔۔۔۔!!منکوحہ اور بیوی میں بہت فرق ہوتا ہے

اورحان کبیر خان اپنے غصے پہ قابو پانے کی ناکام

کوشش کرتا اسکے کان میں دبی دبی آواز میں غرایا تھا

۔۔

۔۔۔۔۔اسکا مدعا سننے کے بعد سانولی سنہری!!اووو

رنگت کی حامل پریشے خان نے اپنے گلابی پتلے ہونٹوں

کو گول کرتے ہوئے آوو کی آواز نکالی تھی جیسے اظہارِ

Alishey khan

تعجب کر رہی ہو۔۔اور حان کبیر خان کی نظریں بے

ساختہ اسکے گلابی ہونٹوں کی طرف اٹھی تھیں جن

سے اوو کی آواز بر آمد ہوئی تھی۔وہ اسے شوہروں کی

طرح گہری بے باک نظروں سے قطعی نہیں دیکھ رہا

تھا بلکہ وہ اسکے اگلے ڈرامے کا انتظار کر رہا تھا جس کے

لئے اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا کیونکہ وہ ایک

دم سے اس کے بے حد نزدیک آ کے کھڑی ہوئی تھی

--

Alishey khan

پہلی بات تو یہ کہ آپ چاہے اپنے جلالی غصے سے زمین

آسمان ایک کر دیں۔۔غصے سے اپنے منہ سے آگ

اور !نکالتے ہوئے حویلی کے در و دیوار جلا ڈالیں

یہاں تک کہ ہماری گردن پہ چھری بھی رکھ دیں گے

ہم پھر آپ کو کبیر ہی بولیں !!نا اور حان کبیر خان

۔۔وہ اپنی ڈارک براؤن سحر زدہ آنکھوں کو!! گے

اسکی خوبصورت کرسٹل گرے آنکھوں میں گاڑتی

ایک ایک لفظ پہ معصومیت سے زور دیتے ہوئے بولی

تھی۔وہ چڑھتی جوانی کی اٹھارہ سالہ صنف نازک۔۔

Alishey khan

معصوم خوبصورت نین و نقوش کی مالک۔۔ چلبلی اور

باتونی پٹھانی۔۔ اپنی سانولی رنگت پہ بہت سے لوگوں

کی باتیں سن کے بھی مسکرا دینے والی۔۔ اور حان کبیر

خان کی دیوانی۔۔ اور حان کبیر خان سے لاکھ ڈانٹ

کھانے کے بعد بھی اسے کبیر پکارنے والی۔۔ وہ واحد

منکوحہ تھی جو اپنے منکوح کو اس کے باپ کے نام سے

پکارتی تھی۔۔ وہ سب کی ناک میں دم کرنے والی۔۔

اپنی ساس و ماں کی لاڈلی۔۔ معصوم ہونے کے باوجود

اگلے کی میٹھی میٹھی بے عزتی کر دینے والی۔۔ آنسو

Alishey Khan

بہانے پہ آتی تو سمندر کو بھی پیچھے چھوڑ دیتی۔۔ہنسنے پہ آتی تو ہنستی چلی جاتی۔۔۔سب کے چہروں پہ اپنی معصوم حرکتوں سے مسکراہٹ بکھیرنے والی۔۔بارش کی دیوانی۔۔۔بھوک کی کچی۔۔ہر کسی کے دکھ پہ رو دینے والی۔۔تو ہر کسی کی خوشی پہ خوش ہونے والی۔۔

وہ اپنی شرارتوں کی وجہ سے حویلی کی جان تھی کیونکہ وہ پریشے ہاشم خان تھی لیکن اسے خود کو پریشے کبیر خان کہنا زیادہ پسند تھا۔۔

Alishey khan

اور دوسری بات آپ سے اور آپ کے کمرے سے سو

فٹ کے فاصلے پہ رہا کریں؟۔۔۔وہ بے حد پریشانی سے

اسے اسکا جملہ دہرا کے سناتی اب اپنی ٹھوری پہ انگلی

رکھے جیسے کسی چیز کا فیصلہ کر رہی تھی۔۔اور حان

خان نے اپنی پچھلی گردن پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے

طیش و اشتعال کو کم کرنا چاہا تھا جو اسے اپنے سامنے

کھڑی پریشے خان پہ آرہا تھا۔وہ بمشکل اس کے سینے

تک آتی لڑکی صبح صبح اسکا میٹر شارٹ کر رہی تھی۔وہ

ابھی اپنی پچھلی گردن کو ہاتھ سے سہلا ہی رہا تھا جب

Alishey Khan

پریشے خان کے اگلے ایکٹ پہ اسکے پٹھانی نقوش مزید

تنے تھے۔۔

لیکن کبیر آپ کے اور ہمارے کمرے میں تو دو فٹ کا

فاصلہ بھی نہیں ہے تو ہم آپ سے اتنا دور کیسے رہیں؟

کیا ہمیں خان ہویلی کے سامنے مزید ایک ہویلی بنا لینی

چاہئیے؟؟۔۔۔وہ اس کی کالی اجرک کو جھٹکا دیتی اسے

ایک دم سے اپنے نزدیک کرتی معصومیت سے

آنکھیں ٹپٹپا کے بولی تھی۔۔اور حان خان اسکے اس

جھٹکے کے لئے تیار نہیں تھا۔۔اس نے بمشکل خود کو

Alishey khan

اس پہ گرنے سے بچایا تھا کیونکہ پریشے خان نے کافی

زور لگاتے ہوئے اسے خود کی طرف کھینچا تھا۔

اور آپکی تیسری اور آخری بات کیا تھی کہ بیوی اور

منکوحہ میں فرق ہوتا ہے؟ لیکن ہمیں تو ایسا لگتا ہے کہ

منکوحہ اور کچھ دن بعد ہونے والے بیوی میں کوئی

لیکن پھر بھی اگر آپ کو لگتا !خاص فرق نہیں ہوتا

!!ہے کہ کوئی فرق ہے تو برائے کرم ہمیں بھی بتائیے

تاکہ ہمیں بھی شادی شدہ زندگی کی مزید معلومات

۔۔۔وہ بڑے استحقاق سے اسکی!!حاصل ہوں سکیں

Alishey khan

قمیض کے بٹنوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتی اپنی چھوٹی

سی ناک سکوڑ کے معصومیت سے بولی۔۔اور حان کبیر

خان جو اسکی باتوں پہ تپتا ہوا اسے منکوحہ اور بیوی میں

فرق بتانے والا تھا اسکے الفاظ پہ غور کرتے ہوئے اسکی

کرسٹل گرے آنکھیں حیرانی سے پھیلی تھیں۔۔

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا؟ کچھ دن بعد ہونے والی

بیوی سے کیا مراد ہے تمہاری۔۔۔وہ غصے سے اسکا

ہاتھ اپنی قمیض کے بٹنوں سے جھٹکتا غرایا تھا۔۔اسکے

یوں ہاتھ جھٹکنے پہ پریشے خان کے چہرے پہ سایہ سا

Alishey khan

لہرایا تھا لیکن اگلے ہی پل وہ اپنے چہرے کے تاثرات

پہ قابو پاتی شرارتی سی مسکراہٹ اپنے لبوں پہ سجا

گئی۔۔

لو بھلا کیا آپ نہیں جانتے کچھ دنوں بعد ہماری اور

آپکی شادی ہونے والی ہے؟ پھر ہم دونوں ایک ساتھ

تب تو آپ ہمیں یہ بول کے بھی نہیں اترا !رہیں گے

ہمت کیسے ہوئی میرے کمرے میں"سکیں گے کہ

۔۔۔۔وہ ہنوز اپنی ناک سکوڑ کے معصومیت"آنے کی

سے بولتی آخر میں اپنی آواز کو بھاری بناتے ہوئے

Alishey khan

اور حان خان کی نقل اتار رہی تھی۔ وہ جو کب سے

اپنے غصے کو پیتا ہوا اسکی بکواس ملاخظہ کر رہا تھا اب کی

بار اسکی بس ہوئی تھی، اس نے اسکا بازو پکڑتے ہوئے

اسے اندر کی طرف کھینچا تھا، آج پہلی بار اس نے اسے

خود سے چھونے میں پہل کی تھی۔۔ پریشے خان کے

گال دہک کے لال ہوئے تھی جبکہ بھوری آنکھیں

پھیلی تھیں۔۔ وہ اسے دروازے کے ساتھ لگائے

ایک ہاتھ سے اسکا بازو اپنے مضبوط ہاتھ میں جکڑے

دوسرا ہاتھ دروازے پہ اس کے بائیں طرف ٹکائے

Alishey khan

اسکے بے حد نزدیک کھڑا اسکے چہرے پہ نظریں

جمائے ہوئے تھا۔۔ اسکے پھولے گالوں سے گلابیاں

پھوٹتے دیکھ کے وہ حیران ہوا تھا۔۔ اسکی اتنی سی

نزدیکی پہ اسکی مڑی ہوئی گھنی پلکیں لرز رہی تھیں۔۔

سانولی رنگت اس وقت نا جانے کس احساس کے تحت

سرخیاں گھل رہی تھی اور حان کبیر خان سمجھنے سے

قاصر تھا۔۔ خیر اسے اس سے اور اسکے گلابی ہوتے

گالوں سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔

Alishey khan

بابا جان نے پچھلے سال بھی رمضان سے پہلے شادی کا

یہی ڈرامہ کرئیٹ کیا تھا جس پہ میں ہنگامہ ڈالتے

اس بار ! اب باری تمہاری ہے !!ہوئے انکار کر چکا تھا

بھی اس شادی سے انکار ہو گا اور اس بار یہ انکار پریشے

یہ اور حان کبیر خان کا حکم !!ہاشم خان خود کرے گی

۔۔۔۔وہ اس کی سرخ پڑتی رنگت کو نظر انداز !!ہے

کرتا بے حد سنجیدگی سے بولتے پریشے ہاشم خان کا دل

ٹکڑوں میں توڑ گیا۔ پریشے خان کی پلکیں جو پہلے شرم

سے لرز رہی تھیں، اور حان کبیر خان کے ان الفاظ پہ

Alishey khan

وہ بے ساختہ نم ہوئی تھیں۔اس نے اپنی گھنی پلکوں کی

جھالڑ اٹھاتے شکوے سے اور حان کبیر خان کی طرف

دیکھا تھا جس کا چہرہ اتنا سب بول کے بھی بے تاثر تھا۔

اس سال بھی شادی نہیں کریں گے تو کیا اگلے سال

بوڑھے ہو کے کریں گے ؟؟ ہمارا کیا ہے ہم تو قیامت

تک آپ کا انتظار کر سکتے ہیں بشرطیکہ کہ آپ صرف

لیکن آپ خیال رکھیئے گا یوں بلند آواز !ہمارے رہیں

سے ہر وقت دھاڑنے پہ اگلے سال تک آپکے سر کے

پھر سارے !!اور داڑھی کے بال سفید نہ ہو جائیں

Alishey khan

ہمیں چھیڑیں گے کہ پری تو اتنی جوان ہے اسے کیا

سوجھی تھی ایک بڈھے سے شادی کرنے کی!!۔۔۔

اسکے بے تاثر چہرے کو دیکھتے ہی وہ اپنے آنسو پیچھے کی

طرف دھکیلتی اپنی ڈارک براؤن آنکھوں کو ٹپٹپاتے

ہوئے اپنی ازلی انداز مین پٹر پٹر کر رہی تھی۔۔ اسکے

الفاظ پہ اورحان کبیر خان کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔

اورحان کبیر خان غصے سے اسکے بازو پہ اپنی گرفت

مضبوط کرتے اسکے بے حد نزدیک ہوا تھا یوں کہ اسکی

Alishey khan

غصے سے دہکتی سانسوں کی تپش سے پریشے خان کو اپنا

چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔

تمہیں کس نے بولا میں تم سے اگلے سال یا کبھی بھی

شادی کروں گا؟؟بقول تمہارے اگلے سال تک میں

بوڑھا ہو جاؤں گا جس پہ لوگ تم پہ طعنے کسے گے تو

میرے بارے میں کیا خیال کیا ہے؟ کیا میرے تم سے

شادی کرنے پہ لوگ مجھ پہ افسوس نہیں کریں گے کہ

کیا سوجھی تھی اورحان کبیر خان جیسے خوبصورت

انسان کو خاندان کی کالی لڑکی سے شادی کرنے کی؟ یا

Alishey Khan

کیا ضرورت محسوس ہوئی تھی احان شاہ جیسے میچور اور

لمبے چوڑے انسان کو اپنے سینے تک آتی ایک بچی سے

شادی کرنے کی؟؟۔۔۔اسکے اپنے بارے میں

خیالات سننے کے بعد اورحان کبیر خان بھی اپنے دل

میں موجود اسکے خلاف زہر مزید اندر نہ رکھ پایا، اس

نے اس کے کان میں غراتے ہوئے صور پھونکا تھا۔وہ

ابھی ستائیس سال کا ہوا تھا اور وہ اسے بوڑھا بنا چکی

تھی؟کیا مغرور اورحان کبیر خان کا یہاں غصہ ہونا

نہیں بنتا تھا؟۔اسکے الفاظ پہ پریشے خان کی آنکھیں

Alishey Khan

بے یقینی سے پھیلی تھیں جبکہ چہرے کی رنگت متغیر

ہوئی تھی۔۔

ک۔کیا۔۔آپ۔۔۔ک۔کو۔۔بھی۔۔۔ہماری۔۔

سانولی۔۔۔رنگت۔۔۔سے۔۔۔مسئلہ۔۔۔ہے؟؟۔۔

پریشے خان کے لبوں سے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کے ادا

ہوئے تھے،ڈارک براؤن آنکھوں میں ڈھیروں آنسو

جمع ہوئے تھے،اسے آج اور حان کبیر خان کے الفاظ

سے پہلی بار ایسا محسوس ہوا تھا کہ اسکے شادی نہ کرنے

Alishey Khan

کی وجہ اسکی رنگت یا اسکی چلبلی عادت تھی جسے وہ بچپنے

کا نام دے رہا تھا۔

نہیں تو تمہیں کیا لگا تھا سب تمہیں پری اس لئے

بولتے ہیں کہ تم کوہ قاف کی پریوں سا حسن رکھتی ہو

جس پہ اور حان کبیر خان بھی مر مٹا ہو

گا؟؟۔۔۔اور حان کبیر خان اپنی کرسٹل گرے میں

حیرانگی لئے استہزایا انداز میں بولا تھا۔۔اسکے استہزایا

انداز پہ پریشے خان کی آنکھوں سے آنسو پھسلتے ہوئے

عارضوں پہ گرے تھے جبکہ چہرہ غصے سے سرخ ہوا

Alishey Khan

تھا۔۔اسے آج تک کسی دوسرے کا اپنی سانولی رنگت

پہ دیا گیا طعنہ اتنا برا نہیں لگا تھا جتنا اورحان کبیر خان کا

لگا تھا۔۔اورحان کبیر خان کے الفاظ نے دل پہ وار

کرنے والا کام ہی تو کیا تھا۔۔

شادی رکوانا چاہتے ہیں ؟؟تو ڈنکے کی چوٹ پہ انکار

کریں جس طرح سے ہمیشہ کرتے آئے ہیں !! ہمیں

استعمال کیوں کر رہے ہیں ؟اور آپکو کیا لگتا ہے آپ

کے انکار پہ ہم بے مول ہو جائیں گے ؟؟ہمیں کوئی

دوسرا انسان نہیں اپنائے گا ؟؟الحمد اللہ ابھی ہم اٹھارہ

Alishey khan

سو رشتے لائنوں میں لگے ہوئے !کے ہوئے ہیں

ہم تو کوہ قاف کی پریوں سا حسن نہیں رکھتے !!ہیں

آپ اپنے لئے اپنی طرح کی کوئی حسینہ تلاش کر لیں جو

یہ ایک مرد !!اللہ کرے آپ کو ناکوں چنے چبوا دے

کی اور خاص طور پہ پٹھان مردوں کی فطرت ہے کہ

انہیں اپنے نکاح میں موجود عورت سے زیادہ دوسری

عورت اچھی لگتی ہے کیونکہ وہ اپنی جوانی، اور حسن پہ

اتراتا ہے اور آپ کے پاس تو ماشاء اللہ سے پیسہ بھی

ہے آپ ایسا کریں دو کی بجائے دس شادیاں کریں سو

Alishey Khan

بچے پیدا کریں اور خرچے اٹھائے ان کے پھر دیکھیں

انشاء اللہ کتنی جلدی کھنگال ہو جائیں گے اور سارا غرور

داجی خود تو مر گئے لیکن !!خاک میں مل جائے گا

ہمیں آپ کے حوالے کر کے ہمیں ساری زندگی کا

روگ دے گئے!! پریشے خان معصومیت لہجے میں۔۔

بے حد غصے سے دھاڑتی ہوئی اور حان کبیر خان کے

چٹانی سینے پہ مکے جھڑتی جو منہ میں آئے ہمیشہ کی طرح

پٹر پٹر بولتی جا رہی تھی۔۔ وہ اپنے غم کو غصے میں

Alishey Khan

لبادے میں چھپا رہی تھی۔ اسکے ایک ایک لفظ پہ

اور خان کبیر خان غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچتا جا رہا تھا۔

اور یاد رکھیں یہ دس شادیاں رچانے سے پہلے آپ کو

ہمیں طلاق دینا ہو گی تاکہ ہم بھی اپنا گھر بسا سکیں!!

ہم چاہے معصوم دکھتے ہوں گے لیکن اپنے حق کے

لئے آواز اٹھانا ہم کبھی نہیں بھولیں گے!! یاد رکھیں!!

وہ پہلے سے بھی زیادہ غصے سے اسکے سینے پہ مکے۔۔۔

جھڑتی مفلوج ہوتے دماغ کے ساتھ دھاڑی تھی۔۔

اسکے نازک ہاتھوں کے مکے اپنے سینے پہ محسوس کرنے

Alishey Khan

یہ تضاد اسکے اب والے الفاظ پہ اورحان کبیر خان نے

شدید طیش واشتعال کے عالم میں اسکی کلائیوں کو اپنے

مضبوط ہاتھوں میں جکڑتے دروازے کے ساتھ پن کیا

تھااور پھر وہ اسے سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اپنی

پوری شدت سے اسکے پتلے گلابی ہونٹوں پہ جھکا تھا

جس کا تصور نہ ہی آج تک اورحان کبیر خان نے کیا تھا

اور نہ پریشے خان نے۔۔

اورحان کبیر خان نے آج پہلے بار کسی کے ہونٹوں کو

چھوا تھا جبکہ پریشے ہاشم خان کے ہونٹوں کو آج پہلی

Alishey khan

بار کسی نے چھوا تھا اور وہ اسکے نکاح میں موجود وہ ستمگر

تھا جس نے ابھی کچھ دیر پہلے اپنے الفاظ سے اسکا دل

بری طرح سے توڑا تھا۔۔اور حان کبیر خان کو اسکے

پتلے ہونٹ جکڑنے کے لئے اس پہ جھک کے کافی

مشقت کرنا پڑھ رہی تھی جو ٹھیک سے اسکی گرفت

میں نہیں آرہے تھے،اور حان خان نے جھنجھلا کے

اسکے جبڑے کو اپنے ہاتھ میں دبوچتے اسکے لبوں کا

پاؤٹ بناتے پہلے سے بھی زیادہ شدت سے اسکے لبوں

کو اپنے ہونٹوں میں پیوست کیا تھا جس پہ اب کی بار

Alishey Khan

اسے اتنی مشقت نہیں کرنی پڑی تھی جبکہ پریشے خان

کو اسکی اس شدت بھری جسارت پہ اپنے کان سے

دھواں نکلتا محسوس ہو رہا تھا جبکہ پورا چہرہ سرخ اناری

ہوا تھا۔ڈارک براؤن آنکھیں پھیلتی ہوئی اور حان

کبیر خان کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے پہ مرکوز

تھیں جس نے آج پہلی بار اسے اسکے الفاظ کی اتنی بے

باک سزا دی تھی۔

روحِ محبت۔۔۔۔۔قسط 2

Alishey khan

از قلم۔۔۔۔۔علیشے خان

اور حان کبیر خان اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کے اسے زمین

سے کچھ اوپر کی طرف اٹھاتا بری طرح سے اسے

ہونٹوں کے ساتھ لپٹا اسکے چودہ طبق روشن کر رہا تھا،

پریشے خان نے شرم سے لال قندھاری ہوتے اسکی

قمیض کو زور سے اپنی مٹھیوں میں دبوچتے اپنی آنکھیں

موندی تھیں۔ابھی کچھ منٹ بھی نہیں گزرے تھے

جب اسکی شدت بھری گرفت پہ پریشے خان کو اپنی

سانسیں اکھڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں، پریشے خان کو

Alishey Khan

سانس لینے میں مشکل پیش ہوئی تو اسکی اجرک کو زور سے اپنی مٹھیوں سے جھنجھوڑ ڈالا، آنکھ سے بے ساختہ آنسو بے مول ہوتا ہوا عارضوں پہ پھسلا تھا۔۔ اسکے نڈھال ہوتے وجود کو دیکھ کے اورحان کبیر خان اسکے نچلے لب کا کنارہ غصے سے دانتوں تلے دباتا ان نازک پنکھڑیوں کو آزادی بخش گیا۔ پریشے خان جو کچھ دیر پہلے غصے سے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے غرا رہی تھی، اورحان کبیر خان کے اس عمل وہ اس سے نظریں ملانا تو دور شرم سے نگاہیں تک نہیں اٹھا پا رہی

Alishey Khan

تھی۔۔اور حان خان نے اسے اپنی بانہوں سے آزاد

کر کے زمین پہ کھڑا کرتے اسکی میرون چادر کے پلو

کے ساتھ اپنے عنابی بھیگے ہونٹ صاف کرتے اسکے

اپنی شدت سے سرخی چھلکتے باریک لبوں کو دیکھا تھا

۔۔پریشے خان کی سانسیں اسکے شدت بھرے عمل پہ

پھولی تھیں جبکہ حان کبیر خان کی غصے سے۔۔۔

کیا بات ہے میری نازک منکوحہ تو بڑی انفارمیشن

یعنی وہ جانتی ہے !رکھتی ہے پٹھان مردوں کے متعلق

وہ ایک بیوی پہ نہیں رہتے انہیں اپنے نکاح کے علاوہ

Alishey khan

لیکن !آل رائٹ !!ہر دوسری عورت اچھی لگتی ہے

کیا تم یہ بھول چکی تھی خانزادوں کو اگر بیویاں پسند نہ

پوری !!ہوں تو انہیں زندہ در گور کر کے مار دیں گے

عمر منہ نہیں لگائیں گے لیکن کسی دوسرے کے حوالے

کیا تم بھول چکی تھی خانزادے اپنی !!نہیں کریں گے

بیویوں کی اتنی بے ہودہ بکواس پہ ان کی قینچی کی طرح

جرآت بھی کیسے ہوئی !!چلتی لمبی زبان کاٹ پھینکتے ہیں

یہ بکواس کرنے کی؟؟۔۔۔۔۔اور حان کبیر خان پہلے

طنزیہ انداز میں اسے داد پیش کرتا اچانک سے اسے

غصے سے پیچھے دروازے کے ساتھ پٹکتا اسکے دائیں

بائیں ہاتھ مارتے ہوئے حلق کے بل چلایا تھا۔ پریشے

خان جسے اپنے ہونٹوں پہ بری طرح سے جلن محسوس

ہو رہی تھی، اسکے یوں حلق کے بل چیخنے پہ اس نے

بمشکل اپنی چیخ دبائی تھی۔۔ اس نے اسے کافی زور سے

پیچھے دروازے پہ پڑکا تھا، پریشے خان کو اپنی کمر میں

درد اٹھتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔ سر سے چادر ڈھلک

کندھوں پہ گری تھی۔۔ ڈارک براؤن کھلے سلکی لمبے

بال کندھوں پہ بکھرے تھے۔۔

Alishey khan

غیرت پہ بات آتی ہے تو کیسے چیخ پڑتے ہیں یہ سب

آپ پٹھان مردوں کے نزدیک غیرت !!خان؟

صرف یہ ہے کہ آپ کی عورت پہ کسی کی میلی نگاہ نہ

پڑے یا آپ لوگوں کی عورت کسی غیر مرد کی طرف

اور اگر جو !نظر اٹھاکے دیکھنے کی غلطی بھی نہ کرے

اس سے یہ غلطی ہوگئی ہے تو اسے زندہ دفن کر دیا

آخر آپ لوگوں کی غیرت غیرت کی رٹ!! جائے

صرف عورتوں پہ پابندیاں لگانے پہ شروع اور ان پہ

جبکہ !!فضول کا روعب جھاڑنے پہ ختم کیوں ہوتی ہے

Alishey Khan

مرد کی غیرت کا معیار یہ ہوتا ہے کہ وہ جس عورت کو

ایک دفعہ نکاح میں لے لے اسکے علاوہ کسی دوسری

۔۔۔پریشے!! عورت کی طرف آنکھ اٹھا کے نہ دیکھے

خان ابھی بھی خاموش نہیں رہی تھی وہ معصومیت

سے آنسو بہاتی دبے دبے غصے سے غرائی تھی۔۔

بتاؤ مجھے آج تک کس عورت کی طرف میلی نگاہ ڈالی

ہے اورحان کبیر خان نے؟؟ آخر کہنا کیا چاہتی ہو

پریشے خان؟؟۔۔۔اورحان کبیر خان اسکی آدھی

ادھوری بات سمجھتا غصے سے غرایا۔۔

Alishey khan

اگر ایک خانزادی ایک خانزادے کو ریجیکٹ کرتے

اور اس پہ یہ !!ہوئے اسے پورے زندگی منہ نہ لگائے

پابندی عائد کر دے کہ وہ اس کے علاوہ کسی سے نکاح

پوری زندگی اسے !کرنا تو دور نگاہ اٹھا کے بھی نہ دیکھے

صرف !!اپنے نکاح میں رکھے اور طلاق بھی نہ دے

اس کا شوہر بن کے ایک فالتو چیز کی طرح کمرے میں

کسی شو پیس کی طرح رہے اس سے اپنا حق طلب مت

صرف دور دور سے !!اپنے ہونٹ سی لے !!کرے

اسکا نظارہ کر کے خود ہی تڑپ تڑپ جائے لیکن قریب

Alishey khan

تو مجھے بتائیں کیا پٹھان !!آنے کی غلطی مت کرے

مرد خود یہ سب برداشت کر سکتا ہے جو وہ اپنے نکاح

میں موجود ناپسندیدہ عورت سے ڈیمانڈ کرتا ہے؟ آخر

مرد خود کو عورت کا خدا کیوں سمجھتا ہے؟؟ مطلب

مرد کرے تو سو فیصد درست اور وہی چیز اگر عورت

کرے تو گناہ؟؟ آخر کیوں؟؟۔۔۔۔ پریشے ہاشم

خان اپنے آنسو رگڑ کے صاف کرتی اذیت سے چلائی

تھی۔ اسکے الفاظ پہ اور حان کبیر خان لاجواب ہوا

تھا۔۔

Alishey khan

حکومت کرنا صرف مرد پہ !!کیونکہ مرد حاکم ہوتا ہے

عورت صرف اسکا حکم مانتی ہوئی اچھی لگتی !جچتی ہے

عورت میں خود اتنے گٹس ہونے چاہئیے کہ اپنے !ہے

تم بارہ سال !!مرد کو لبھا کے اپنے اشاروں پہ نچا سکے

سے میرے نکاح میں موجود ہو لیکن تمہیں دیکھ کے

آج تک میں نے ایسا محسوس نہیں کیا کہ تم مجھے

اپنی ناپسندیدگی ظاہر کرنا میرا حق !ایٹریکٹ کر رہی ہو

مجھے تمہاری سانولی رنگت نہیں پسند تو نہیں پسند !ہے

کیونکہ میں نے اپنے اردگرد کبھی کسی سانولی پٹھانی کو

Alishey khan

میں جب جب تمہارے چہرے ! دیکھنے کی چاہ نہیں کی

کی طرف دیکھتا ہوں مجھے تمہارے خان ہونے پہ شک

ہونے لگتا ہے۔۔۔ابھی اور حان خان غصے سے مزید

چلاتا جب پریشے خان نے اس کی بات کاٹی تھی۔۔

ہم سب برداشت کر سکتے ہیں لیکن اپنے ! !!!کبیر

آخر آپ !!نصب پہ کوئی بات برداشت نہیں کر سکتے

کی بات کا مطلب کیا ہے ؟؟ کیا کہنے چاہتے ہیں ہم خان

نہیں ہیں تو کیا ہیں ؟؟ ہمیں اپنی بات کی وضاحت

۔۔۔۔پریشے خان اسکے سینے پہ ہاتھ مارتی ہذیانی !!دیں

Alishey Khan

انداز میں چلائی تھی، یہ پہلی بار تھا جو وہ اور حان کبیر

خان کے سامنے یوں چلا رہی تھی ورنہ وہ ہمیشہ سب

کے ساتھ ساتھ اسے بھی اپنی شرارتوں سے چڑایا

کرتی تھی جس پہ وہ زیادتی تر ضبط کرتے ہوئے

خاموشی اختیار کر جایا کرتا تھا کیونکہ وہ اسکی ماں کی

لاڈلی تھی۔۔

تم بات کو غلط رخ دے رہی ہو میں نے صرف اپنی

میرا مقصد تمہارے نصب !!ناپسندیدگی ظاہر کی ہے

پہ بات کرنا نہیں تھا بلکہ تمہیں یہ بتانا تھا کہ پریشے خان

یہ بات ! نہیں پسند اور کبھی نہیں پسند ! مجھے نہیں پسند

اپنے دماغ میں بٹھا کے آئیندہ سے میرے آگے پیچھے

گھومنا !! اور حان خان اسکی غلط فہمی دور کر تا سر د ۔۔

سپاٹ لہجے میں بولتا اسکا اپنے سینے پہ موجود ہاتھ دور کر

گیا۔۔

نہیں پسند اور کبھی ! ہمیں اور حان کبیر خان نہیں پسند

کیونکہ ہم نے اپنے ارد گرد کبھی اور حان !! نہیں پسند

کبیر خان جیسے انا پرست اور مغرور پٹھان کی چاہ نہیں

کی جو اپنے نکاح میں موجود عورت کی عزت کرنا نہ

جانتے ہوں۔۔پریشے خان اپنی آنکھوں کی نمی پیچھے

دھکیلتی اسی کی طرح ایک ایک لفظ چباتے اس کے

مقابلے پہ اتری تھی۔اور حان کبیر خان کی یہ باتیں

اسے اندر تک زخمی کر چکی تھی لیکن لبوں پہ ہنوز

چیلنجنگ مسکراہٹ تھی۔۔

اگر تم نے اپنے ارد گرد اور حان !!!شٹ دا ہیل آپ

کبیر خان جیسے مغرور انسان کی چاہ نہیں کی تو آخر کس

کی چاہ کی ہے؟؟مجھے اپنی بات کی وضاحت دو پریشے

تم پچھلے پندرہ منٹوں سے میرے ضبط کا امتحان !خان

Alishey khan

۔۔۔اور حان! لیتی میری غیرت پہ سوال اٹھا رہی ہو

خان نے کب سوچا تھا اسکے آگے پیچھے گھومنے والی

اسکی یہ ! پریشے خان اسے یوں ریجکٹ کرے گی

ریجکشن بری طرح سے کھلی تھی۔ وہ اسکا جبڑہ اپنے

ہاتھ کی گرفت میں دبوچتے اسکے چہرے پہ غصے سے

پھنکارا۔۔

غیرت کے نام پہ ہمیشہ بیوی، بیٹی ہی قتل کیوں؟ آج

تک غیرت کے نام پہ کوئی بیٹا یا شوہر قتل کیوں نہیں

ہوا؟ آخر کیوں؟ کیا یہ اپنی عورتوں کی غیرت نہیں

ہوتے؟؟میری ایک بات یاد رکھئیے گا ایک پٹھان

عورت اگر غیرت کے نام پہ قتل کرنا شروع کر دے تو

کیونکہ !شاید چند ہی مرد پٹھان زندہ دیکھائی دیں

باقیوں کو قبرستان میں صرف دو گز زمین ہی سوٹ

کرتی ہے جو عورت کی غیرت کے ساتھ کھیل کے بھی

۔۔۔پریشے خان!!غیرت مند بننے کا دعویٰ کرتے ہیں

استہزایا مسکراتی ہوئی نڈر انداز میں اس پہ گہرا طنز

کرتے ہوئے بولی تھی آخر کو وہ ایک خانزادی تھی

آخر وہ !اسکی رگوں میں بھی خانوں کا خون دوڑتا تھا

Alishey khan

کیوں ہی ڈرتی پھرتی اس اور حان کبیر خان نے جو اس

پہ اپنی حکومت چلانے کی خواہش مند ہوتے ہوئے

بھی اسکا دل ٹکروں میں تقسیم کرتا اس پہ اپنی نا

پسندیدگی ظاہر کر رہا تھا۔۔ اٹھارہ سالہ پریشے خان کے

منہ سے اتنی پکی باتیں سنتے ہوئے اور حان کبیر خان

حیران ہوا تھا لیکن چہرا ہنوز بے تاثر اور لاپرواہ سا رکھا

تھا جیسے اس کے ان ڈائیلاگز سے کوئی فرق نہ پڑا ہو۔۔

Alishey Khan

۔۔۔۔اور حان کبیر !!ویٹ !!تقریر اچھی تھی !!ہاہاہا

خان اسکی بات سننے کے بعد طنزیہ انداز میں ہنستا چلا

گیا۔۔

ایک کام کرو ابھی اپنے باپ کی بندوق لے کے آؤ اور

اپنے کہے کے مطابق غیرت کے نام پہ سب سے پہلا

قتل اپنے منکوح سے شروع کرو جس کا تمہارے

تم میری سیج سجا !متعلق یہ مؤقف کبھی نہیں بدلے گا

کے بھی ہمیشہ میرے لئے ایک ناپسندیدہ عورت رہو

ایک دفعہ اتنی دلیر بن کے سردار اور حان کبیر !!گی

Alishey khan

یقین مانو !خان کا قتل کر کے تو دیکھاؤ یار پھر تمہیں مانو

پھر تمہارے ہاتھوں مرنے کے بعد تمہارے خوابوں

میں آ کے تمہیں سلیوٹ پیش نہ کیا تو میرا نام بھی

اور شاید تمہاری اس قدر !!اور حان کبیر خانزادہ نہیں

دلیری پہ ہمارے قبیلے کی عورتیں بھی ترقی کرتے

اگر تمہاری اتنی سی کرم نوازی !ہوئے دلیر بن جائیں

پہ سوات کی تمام عورتیں دلیر بن جائیں تو ہمیں اور کیا

۔۔۔اور حان کبیر خان اپنے سینے پہ ہاتھ !!چاہیئے

باندھتا خوبصورتی سے ہنستے ہوئے بولا تھا۔لہجے میں طنز

Alishey khan

کی بھر مار تھی جس پہ پریشے خان کے دل میں بھانبھڑ

جلے تھے۔۔وہ اپنی باتوں سے اسے بتا چکا تھا کہ ایک

خان عورت کتنی بے بس ہوتی ہے۔۔

بابا اپنی پری کو بندوق نہیں پکڑائیں گے رائٹ؟ !!ہاہاہا

کیونکہ بندوق سے کھیلنا بچوں کا یا پاپا کی پریوں کا کام

تھوڑی ہے ڈارلنگ؟؟اب سمجھ میں آیا پٹھان مرد پہ

حکومت کیوں سوٹ کرتی ہے؟اس پہ غیرت دیکھانا

کیوں سوٹ کرتا ہے؟کیونکہ وہ بندوق کی باتیں

صرف سامنے موجود انسان کو ڈرانے کی حد تک نہیں

Alishey khan

کرتا وہ بندوق چلانا بھی جانتا ہے اور اس بندوق سے

سامنے کھڑے انسان کو بھون کے اسکے سینے سے اسکا

اگر آئندہ !سو نیکسٹ ٹائم بی اویئر !!دل نکالنا بھی

:میں نے تمہارے منہ سے اتنی غیرت مند تقریر سنی

نو پہ خپل پلار °قسم خورم چ° پہ د° دنیا کا°تر °ولوزیاتہ

مینہ لرم، پہ ھماغہ ور° بہ دناموس پہ نوم قتل وکا°م او

°وک چ° دھدیر° دوہ از°° !!خپلہ ژبہ بہ منکوہتہ کا°م

!!پہ شدت سرہ ورک دي

Alishey khan

توقسم ہے مجھے اپنے باپ کی جس سے میں اس دنیا)

میں سب سے زیادہ پیار کرتا ہوں۔۔۔اسی دن

غیرت کے نام پہ ایک قتل کروں گا اور اپنی زبان

جسے قبرستان کی دو گز زمین !!دراز منکوحہ کا کروں گا

۔۔۔اسکی خاموشی پہ (!!شدت سے یاد کر رہی ہے

تضاد اسکایوں اپنی کرسٹل گرے آنکھوں میں ڈارک

براؤن آنکھیں گاڑنا اور حان کبیر خان کو شدید تپ

چڑھا چکا تھا جس پہ وہ اسے لہو رنگ نگاہوں سے گھورتا

ختمی لہجے میں غرایا تھا۔۔اور حان کبیر خان کے لہجے

Alishey Khan

سے واضح تھا وہ اسکی مزید ذرا سی بکواس برداشت

نہیں کرے گا۔۔

!!پریشے خان کے دل کا قتل تو آپ پہلے ہی کر چکے ہیں

لیکن جس دن آپ غیرت کے نام پہ ہمارا قتل کریں

گے یقین مانیں پورا سوات اگر آپ کو جینے دے گیا تو

کیا ہوا !!ہمارا نام بھی پریشے اور حان کبیر خان نہیں

جو پریشے خان کو قتل کرنے والے اور حان کبیر خان

نہیں روئیں گے ؟ پریشے خان کی لاش دیکھ کے دنیا رو

چیخ اٹھے گی آپ کی اس قدر بے دردی پہ !دے گی

Alishey Khan

۔۔۔اسکے اس قدر!!سفاک سردار اور حان کبیر خان

خطرناک خیالات سنتی پریشے خان اپنے آنسوؤں کو

پیچھے دھکیلتی معصومیت بھرے غصے سے بولتی اپنے سر

پہ چادر درست کرتی اسکے کمرے سے بھاگنے ہی والی

تھی جبکہ اور حان کبیر خان نے آئیبرو اچکاتے ہوئے

اسکے بازو کو پکڑتے اسے اپنی طرف کھینچا تھا وہ لہراتی

ہوئی کسی کٹی ڈال کی طرف اسکے سینے کا حصہ بنی تھی

۔۔

Alishey khan

تمہیں اپنی مردانگی دیکھائے بغیر غیرت کے نام پہ

قتل تھوڑی کروں گا پریشے خان؟ میری سیج سجانے کی

تیاری پکڑو کیونکہ اب اورحان کبیر خان تمہیں بتائے

گا خانزادے اپنی غیرت اور مردانگی کس کس انداز

سے دیکھاتے ہیں تاکہ تمہیں شادی شدہ زندگی کے

بارے میں مزید انفارمیشن دے سکوں بہت شوق ہے

۔۔۔۔اتنی !!نا تمہیں ایسی انفارمیشن اکھٹی کرنے کا؟

لڑائی کے بعد بھی پریشے کے منہ سے پریشے اورحان

کبیر خان سنتے وہ زومعنی انداز میں اس پہ طنز کے تیر چلا

Alishey khan

رہا تھا۔۔ پریشے خان نے اسکے الفاظ پہ سانس روکتے

ہوئے اسکی طرف دیکھا تھا، اسکے ذو معنی انداز کو

سمجھتی وہ کانوں کی لوں تک سرخ پڑی تھی لیکن۔ اسکا

طنزیہ لہجہ محسوس کرتے چہرے پہ قوس قزح کے

رنگوں کو بکھرنے سے بعض رکھا تھا۔۔ وہ اسکا ایک

ایک تاثر نوٹ کرتا اسے سنجیدگی سے خود سے دور

دھکیلتا اپنے کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔۔

پریشے خان نے آپ جیسے مغرور پٹھان کو اپنے

اشاروں پہ نچاتے اپنی سانولی رنگت کا اسیر نہ کیا تو ہم

Alishey Khan

اپنا نام پری سے تبدیل کر کے چڑیل رکھ لیں گے!!

وعدہ رہا۔۔۔ اور حان کبیر خان کے جانے کے بعد

پریشے خان اپنے نم گال صاف کرتی خود سے بولتے

ہوئے نیچے کی طرف بھاگی تھی تاکہ ساسوں ماں کو

شکایت لگا سکے۔۔۔

Alishey Khan

السلام علیکم!! اورحان کبیر خان نے لاؤنج میں داخل ہوتے سب کو روعب دار انداز میں سلام جھڑا تھا۔

وعلیکم السلام لالہ! کیسے ہیں آپ؟۔۔۔ارتضیٰ ہاشم خان، ارباز ہاشم خان اور زوار عاصم خان احتراماً اپنی جگہوں سے اٹھتے اورحان خان کے بغلگیر ہوئے تھے جو آج ایک ہفتے بعد حویلی آیا تھا۔۔

Alishey khan

طلال خان اور ریشمہ خان پانچ بچوں کے ماں باپ

تھے۔۔ تین بیٹے اور دو بیٹیاں۔۔سب سے بڑے کبیر

خان، ہاشم خان، عاصم خان اور پھر دو بیٹیاں گل مینہ

اور نازو تھیں جن کی شادیاں خان خاندان میں ہوئی

تھیں۔۔

کبیر خان اور محزلہ خان کی ایک ہی اکلوتی ضدی اور

”اور حان کبیر خان“ !روعب دار اولاد تھی

Alishey khan

ارتضیٰ خان، ارباز خان اور پریشے خان ہاشم خان اور شائشہ بیگم کی اولادیں تھیں۔۔ ارتضیٰ خان تیئیس سال کا، ارباز خان بائیس سال کا جبکہ پریشے خان اٹھارہ سال کی تھی۔ہاشم خان کے دونوں بیٹے سرخ و سفید رنگت اور لمبے چوڑے وجود کے مالک خوبصورت پٹھانی نقوش کے مالک تھے جبکہ پریشے خان کی رنگت سانولی تھی لیکن نقوش بے حد پرکشش اور معصوم تھے، وہ دو بھائیوں کی لاڈلی اکلوتی بہن تھی۔۔ پریشے خان اپنے باپ سے بے حد پیار کرتی تھی لیکن ان کے

Alishey khan

سامنے بات کرنے سے ہچکچاتی تھی، وہ باپ سے زیادہ

پریشے کی) اپنے بھائیوں سے اٹیچ تھی۔۔ شائستہ

کینسر جیسی بیماری سے لڑتی چھ سال پہلے (مورے

خالق حقیقی سے جاملی۔۔

عاصم خان اور زلیخا خان کی تین خوبصورت اولادیں

تھیں۔۔ ذلے خان، بنفشہ خان اور خوبصورت سا

چڑھتی جوانی کی دہلیز پہ قدم رکھتا زوار خان۔۔۔

زوار خان لڑکوں میں حویلی کا سب سے چھوٹا اور لاڈلا)

Alishey khan

سپوت تھا جبکہ لڑکیوں میں پریشے خان۔۔۔زوار خان

۔۔(اور پریشے خان کی آپس میں کافی بنتی تھی

بابا جان کہاں ہیں مورے ؟۔۔۔۔سب سے ملنے کے

بعد اور حان کبیر خان نے سنجیدگی سے محزلہ خان سے

باپ کے بارے میں استفسار کیا تھا، ابھی محزلہ خون

کوئی جواب دیتی جب پریشے خان سیڑھیوں سے

بھاگنے کے انداز میں اترتی ان کے سینے سے آکے لگی

زور زور سے رونا شروع کر چکی تھی۔۔

Alishey Khan

کیا ہوا پری؟؟۔۔۔۔۔۔ محزلہ !!یا اللہ خیر میری بچی

خان نے بھوکھلاتے ہوئے اسکی کمر رب کی تھی جو

ہچکیوں سے رو رہی تھی۔ اسکے یوں ہچکیوں سے رونے

پہ سب نارمل انداز میں یوں ہی بیٹھے سے سوائے محزلہ

خان کے حتیٰ کہ پریشے خان سے سب سے زیادہ پیار

کرنے والے اسکے لالہ بھی صوفے پہ بیٹھے اپنی

مسکراہٹ دبا رہے تھے۔۔ وہ اپنی بہن کے اس

ڈرامے سے اب بخوبی واقف ہو چکے تھے۔۔ سب کی

نظریں پریشے خان سے ہوتی ہوئی اور حان کبیر خان

کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے پہ آ کے رکی تھیں جو

اپنے کالے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بمشکل اپنا غصہ

ضبط کر رہا تھا۔۔

مو۔۔ مورے۔۔ بس۔۔ہ۔۔ ہم۔۔۔نے۔۔ سو۔

۔سوچ۔۔ لیا۔۔ہے۔۔ ہم۔۔ آج۔۔۔کے۔۔ بعد۔

۔۔ کوئی۔۔ شر۔۔ شرارت۔۔۔ نہیں۔۔ کر۔ کریں۔

۔۔گے۔۔۔وہ لمبی لمبی ہچکیاں لیتی ان کے سینے میں اپنا

چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کے روتے ہوئے بولی۔۔

Alishey khan

ارے کیوں نہیں کرے گی میری بچی شرارتیں؟ایک

تیری وجہ سے ہی تو ہویلی میں رونق لگی رہتی ہے میری

بتاناہوا کیا ہے؟؟۔۔۔ محزلہ خان اسکے !!پاگل پری

ماتھے کو پیار سے چومتی فکر مندی سے اسکے رونے کی

وجہ پوچھ رہی تھی جس پہ بیس سالہ زوار خان نے

جمائی لیتے مصروف انداز میں اور حان کبیر خان کے

مضبوط ہاتھوں کی بھینچی ہوئی مٹھیوں کو کھولنے کا کام

شروع کیا تھا جو وہ اپنا غصہ ضبط کرنے کے چکروں میں

بھینچتا جارہا تھا۔۔ زوار خان کی اس حرکت پہ اور حان

Alishey khan

خان نے غصے سے اس سے اپنے ہاتھ چھڑوایا تھے جس

پہ وہ اپنا سا منہ لے کے رہ گیا۔۔ ارتضیٰ خان اور ارباز

خان سے قہقہ روکنا محال ہوا تھا جبکہ ذلے اور بنفشہ

اب خود بھی پریشان ہوتی پریشے کی چپ کروانے کی

کوشش کر رہی تھیں جو بری طرح سے رو رہی تھی۔۔

کبیر۔۔۔نے۔۔ ہمیں۔۔ڈانٹا۔۔ہے۔۔ مورے۔۔او

ر۔۔۔ اتنے۔۔برے۔۔ طریقے۔۔سے۔۔ڈانٹا۔۔

۔ہے۔۔۔ کہ۔۔۔ ہمارا۔۔۔ شرارتوں۔۔۔سے۔۔ د

ل۔۔۔ اٹھ۔۔ گیا۔۔۔ہے۔۔ اب۔۔بس۔۔ ہم۔۔۔

Alishey khan

نے۔۔ سوچ۔۔ لیا۔۔ ہے۔۔۔ ہم۔۔ کوئی۔۔۔ شرار

ت۔۔۔ نہیں۔۔ کریں۔۔ گے۔۔ اب۔۔ ہم۔۔۔

مکمل۔۔۔ خاموشی۔۔۔ اختیار۔۔۔ کر۔۔ لیں۔۔۔

گے۔۔ پھر۔۔۔ سب۔۔۔ کو۔۔۔

پریشے۔۔۔ خان۔۔ کی۔۔۔ قدر۔۔۔ آئے۔۔ گی۔۔

۔وہ ان کی چادر سے اپنے آنسو صاف کرتی سنجید گی

سے ان سے دور ہوئی تھی۔۔ وہ اب سوں سوں کرتی

اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں الجھا رہی تھی۔۔

Alishey khan

تم نے آتے ہی ہماری ! یہ میں کیا سن رہی ہوں ! خان

بچی کو ڈانٹنا شروع کر دیا ہے؟۔۔۔ محزلہ خان نے غصے

سے اور حان کبیر خان سے استفسار کیا تھا جس کا بس

نہیں چل رہا تھا پریشے کو اٹھا کے الماری میں بند کر کے

لاک لگا دے جیسے اس نے اسکے بچپن میں ایک دفعہ

لگایا تھا۔۔

میرے پاس اتنا فضول کا وقت نہیں ہے میں آپ کی

بابا جان اور چاچو جان کہاں ہیں !! بچی کو ڈانٹتا پھروں

مجھے ان سے مل کے ڈیرے پہ جانا ہے۔۔۔ وہ دانت

Alishey Khan

کچکچا کے جواب دیتا صوفے سے کھڑا ہوا تا اب باپ

اور چاچو کے متعلق استفسار کر رہا تھا۔۔

اپنا دماغ درست !ہاں ڈیرے پہ جاؤ اور وہی پہ سو جانا

ہماری بچی !کرنے کے بعد حویلی میں قدم رکھنا خان

کوئی بے جان گڑیا نہیں ہے جو چوبیس گھنٹے تمہاری

ڈانٹ سنتا رہے۔۔۔۔ محزلہ خان ناراضی سے بولتی

پریشے خان کی کمر سہلا رہی تھی جو ہنوز سوں سوں

کرنے میں مصروف تھی۔۔

Alishey Khan

بابا جان اور تایا جان مردان خانے کی طرف نکلے تھے

چلیے میں بھی وہی پہ چل رہا ہوں۔۔۔ مورے کی !لالا

باتوں پہ اور حان خان کو غصے سے مزید لال انگارہ بنتے

دیکھ کے ارتضیٰ خان صوفے سے کھڑا ہوتا متوازن

لہجے میں بولتے اسکے ساتھ مردان خانے کی طرف

چل دیا۔۔

دیکھ رہی ہیں مورے اب لالہ بھی مجھ سے تنگ آچکے

ہیں انہیں بھی صرف سردار صاحب کے غصے سے ڈر

۔۔۔!!مجھ سے تو کوئی پیار ہی نہیں کرتا !لگتا ہے

Alishey Khan

ارتضیٰ خان کو بنا اپنی سائیڈ لئے اور حان کبیر خان کے

ساتھ جاتے دیکھ کے پریشے خان کو تو جیسے رونے کا

مزید بہانہ ملا تھا وہ محزلہ خان کو مزید شکایت لگاتی وہاں

سے اٹھ کے بھاگنے ہی والی تھی جب اسکی بھیگی

آنکھوں کو دیکھتے ارباز خان جلدی سے اپنی جگہ سے

اٹھتا اس کے قریب آ کے بیٹھا تھا۔۔

لالہ آپ سے بہت !!پری میرا بچہ ایسی بات نہیں ہے

انہیں اور حان لالہ کے ساتھ ڈیرے !!پیار کرتے ہیں

پہ جانا تھا اسی لئے آپ سے بات کئے بغیر چلے گئے اور

Alishey khan

میں مصروف (شکایتوں) کچھ آپ مورے سے باتوں

تھیں اسی لئے لالہ نے آپ کی باتوں میں خلل ڈالنا

مناسب نہیں سمجھا۔۔۔ اسے ناراض ہوتے دیکھ کے

ارباز خان نے عقیدت سے اسکا ماتھا چومتے اسے وقت

سے پہلے منالیا تھا ورنہ وہ ارتضیٰ خان سے بھی ناراض

ہوتی رات تک بھوک ہڑتال کرتی۔۔

لالہ بس کردیں یار! اب مجھے قسم سے اس ریپیٹ

ڈرامے کو دیکھ کے نیند آرہی ہے اور پری تم ایسا کرو

کچھ نیا لاؤ یہ روز روز کی ہچکیاں سن کے اب تو مجھے ڈر لگا

Alishey khan

رہتا ہے کہ یہاں تم نے لمبی سی ہچکی لی اور وہاں ہماری

پریشے خان اللہ کو پیا۔۔۔ ذوار خان جو ایک دفعہ پھر

سے جمائی لیتا اپنے خیالات کا اظہار کرتے اسے

مشورے سے نواز رہا تھا اپنے آخری جملے پہ سب کی

خونخوار نظریں خود پہ محسوس کرتے اس نے تھوک

نگلتے ہوئے اپنا جملہ بیچ راہ میں ادھورا چھوڑ دیا۔۔

پریشے خان کی روہانسی ہوتی صورت کو دیکھ کے محزلہ

خان نے اسے پھر سے سینے سے لگاتے زوار خان کو لگے

ہاتھ دو چار سنائی تھیں جو ہمیشہ ان کی بچی کو چھیڑ تا رہتا

Alishey Khan

تھا جبکہ پریشے خان کو تو بس یہ غم کھائے جا رہا تھا کہ

اور حان کبیر خان کو ابھی مورے سے ٹھیک سے

ڈانٹ بھی نہیں پڑی تھی اور ارتضیٰ لالہ انہی یہاں

سے لے کے رفو چکر ہو گئے۔۔ کیا ہی مزہ آتا جو وہ دو

منٹ مزید رک کے مورے کو ان کی خوب صفائی

کرنے کا موقع دے دیتے۔۔۔

روحِ محبت۔۔۔۔۔ قسط 3

از قلم۔۔۔۔۔ علیشے خان

Alishey Khan

آپ کی شادی سر پہ ہے اور آپ ہویلی سے غائب

کیا اس بار بھی کوئی ارادہ نہیں !رہنے لگے ہیں خان

ہے شادی کروانے کا؟۔۔۔۔ سربراہی کرسی پہ بیٹھی

نے چھوٹا سا نوالہ منہ میں ڈالتے (دادی)ریشمہ خان

نرم لہجے میں ذرا رعب سے اور حان کبیر خان سے

استفسار کیا تھا جو آج ایک ہفتے بعد انہیں اپنی شکل

دیکھا رہا تھا، اور حان خان جو چھری اور کانٹے کا استعمال

کرتے ہوئے اپنی ڈائٹ کے لحاظ سے کھانا کھانے میں

مصروف تھا، ریشمہ خان کی بات پہ اس نے اپنی کرسٹل

Alishey khan

گرے آنکھیں اٹھاتے ہوئے سنجیدگی سے ایک نظر

ریشمہ خان کی طرف ڈال کے دوسری گہری نظر ان

کے ساتھ بیٹھی ان کی پوتی پہ ڈالی تھی جسے اس وقت

کھانے کے علاوہ دنیا کا ہر کام فضول لگ رہا تھا۔۔وہ

ایسی ہی تھی اپنی بھوک اور کھانے کے سامنے سب کو

بھول جانے والی۔اسے اتنی تیزی سے چھوٹے چھوٹے

نوالے لیتے دیکھ کے اورحان خان نے اپنی ناگواری کو

سنجیدگی کے لبادے میں چھپاتے پھر سے ریشمہ خان کی

طرف دیکھا تھا۔۔رات کا کھانا کھاتے ڈائینگ ٹیبل پہ

Alishey Khan

بیٹھے حویلی کے تمام مکین اور حان کبیر خان کے جواب

کا انتظار کر رہے تھے۔۔سب کو ڈر تھا وہ پچھلی دفعہ کی

طرح کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کے انکار کر دے گا۔

اگر اس بار نہیں کرواؤں گا تو کیا بوڑھا ہو کے کرواؤں

گا دادی جان ؟۔۔۔وہ اپنی بھاری آواز میں بے حد

سنجیدگی سے انہیں جواب دیتا پھر سے چھری اور کانٹا

چلانے لگا۔اور حان کبیر خان کے اتنے سے جملے پہ

سب کی آنکھوں میں خوشی واضح تھی جب کہ پریشے

خان جو کب سے پاگلوں کی طرح کھانا ٹھونس رہی تھی

Alishey Khan

اور حان خان کے جواب پہ نوالہ اسکے حلق میں اٹکا تھا،

اسے یقین نہیں تھا کہ وہ سب کے سامنے بھی شادی

کے لئے مان جائے گا۔۔وہ تو سمجھ رہی تھی وہ اسے

صرف ڈرانے کے لئے اپنی سیج سجانے کا بول رہا ہے وہ

قطعی نہیں جانتی تھی وہ اس دفعہ سب کے سامنے اپنی

رضامندی دے کے یوں دھماکہ کرے گا۔۔

چلو کچھ تو عقل آئی ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔۔کبیر خان

طنزیہ انداز میں بولتے اپنا سر جھٹک گئے۔۔وہ پچھلی بار

سے اس پہ تپے ہوئے تھے کیونکہ اس نے پچھلی بار ضد

Alishey khan

لگاتے ہوئے شادی سے صاف صاف انکار کرتے اپنے

بزنس کا بہانہ بنایا تھا، اس کا کہنا تھا وہ سرداری اور

بزنس کو ساتھ لے کے کافی الجھا ہوا ہے اسے ڈسٹرب

نہ کیا جائے لیکن اس دفعہ اس کے بدلتے مؤقف نے

سب کو حیران کیا تھا، وہ مزاخیہ بات بھی اتنی سنجیدگی

سے کر جاتا تھا کہ کسی میں ہنسنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی

سوائے زوار عاصم خان اور پریشے ہاشم خان کے۔۔وہ

دونوں ہی سیریس سیچویشن میں اپنی ہنسی کنٹرول کرنا

بھول جاتے تھے۔۔پریشے خان ہنوز صدمے کی شکار

Alishey Khan

اپنے حلق میں اٹکے نوالے کو نیچے اتارنے کی کوشش

کر رہی تھی ورنہ بس نہیں تھا پورے ڈائینگ روم میں

اعلانیہ انداز میں بتائے کہ اورحان کبیر خان کو یہ عقل

دینے والی وہ خود ہے جبکہ زوار خان اپنے تایا کبیر خان

کے طنز پہ ٹیبل پہ ہاتھ مار کے خوبصورتی سے ہنستا ہوا اپنا

سر پیچھے کی طرف پھینک گیا۔ اورحان خان نے ایک

نظر اپنے باپ کی طرف ڈال کے غصے سے زوار خان

کی طرف دیکھا تھا جو اسکی آنکھوں کی سرخی کی پروا

کیے بغیر اپنی مرضی سے ہنستا جا رہا تھا اور ساتھ میں اپنا

Alishey khan

ہاتھ اوپر کی طرف اٹھاتا ایک ہی جملہ بار بار دہراتا جا

!کیا خوبصورت بات کہہ دی آپ نے تایا جان" رہا تھا

ہم تو اسیر ہو گئے آپ کے عزت افزائی کرنے کے

زوار خان کے اس انداز پہ سب نے "اس انداز پہ۔۔

بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔۔

عقل نہیں شعور آیا ہے آپ کو دادا بنانے کا کیونکہ

میں نے اپنے خواب میں دیکھا تھا میرا باپ اپنے پوتوں

کو گود میں لینے کے لئے ترستا ہوا کسی ہاسپٹل کی

چلڈرن وارڈ کے چکر لگا رہا ہے، کبھی کسی کا بچہ اٹھائے

Alishey khan

تو میں نے سوچا کیوں نا ہویلی کے افراد !تو کبھی کسی کا

کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے اپنی شادی رچالی

جائے ؟جب باپ ہے داد بننے کو راضی تو کیا کرے گا

قاضی ؟۔۔۔۔اور حان کبیر خان ان کے کان کی

طرف جھکتا سرگوشی نما آواز میں بے حد بے باکی کا

مظاہرہ کرتا ان کا چہرہ سرخ لال کرنے کے بعد اپنے

کالے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اپنی کرسی سے اٹھا تھا،

چہرے کی سنجیدگی میں ہنوز کوئی فرق نہیں آیا تھا۔کبیر

خان نے سرخ چہرہ لئے اسکی طرف قہر برساتی نظروں

Alishey Khan

سے دیکھا تھا جو خود قہر برساتی نظروں سے زوار خان

کی شریر لائٹ گرین آنکھوں میں دیکھتا اسے وارننگ

دے رہا تھا کہ اپنی بتیسی کنٹرول کرے ورنہ وہ اسکے

دانت توڑنے میں زیادہ وقت نہیں لگائے گا۔۔زوار

خان اسکی آنکھوں سے ہی اسکی دھمکی کا مطلب سمجھتا

تھوڑا سا کھانس کے اپنی کرسی پہ ٹھیک سے بیٹھتا پھر

سے کھانے میں مصروف ہو گیا۔۔

کہاں جا رہے ہیں خان؟ بیٹھ کے کھانا مکمل کیجئیے گا۔۔

ہمیں ابھی آپ سے شادی کے متعلق مزید باتیں

Alishey khan

۔۔۔اسے ڈائینگ روم سے نکلتے دیکھ کے !کرنے ہیں

ریشمہ خان نے اسے مسکرا کے پھر سے مخاطب کیا تھا،

وہ اپنے پوتے کے یوں شادی کے لئے مان جانے پہ کافی

خوش نظر آرہی تھیں۔۔

مثلاً کیسی باتیں دادی جان؟ میں سمجھا نہیں؟۔۔۔وہ

ان کی طرف رخ موڑتے ہوئے ناسمجھی سے آئیبر وا

چکا کے استفسار کر رہا تھا۔۔

Alishey khan

ارے یہ ہمارے پہلے پوتے کی شادی ہونے والی ہے تو

ظاہر ہے دھوم دھام سے رچائی تو جائے گی نا؟ تو ہم

پوچھنا یہ چاہتے ہیں کتنے دنوں تک آپ تمام تیاریاں

دیکھ لیں گے ؟ رمضان میں ایک ہفتہ ہے ہم چاہتے

ہیں آپ کی شادی اسی ایک ہفتے کے اندر اندر ہو

جائے۔۔۔۔ریشمہ خان بے حد خوشی سے مسکرا کے

بولی تھی۔

آپ کی لاڈلی اور چھوٹی پوتی کی بھی تو شادی ہے دادی

ہمارے بارے میں بھی کچھ اچھے الفاظ !جان

بولئیے۔۔۔۔پریشے خان جس کا کھانا کچھ دیر پہلے حلق

سے نیچے نہیں اتر رہا تھا دادی کو صرف اور حان کبیر

خان سے مشاورت کرتے دیکھ کے وہ ان کے کان کی

طرف جھکتی ناک چڑھا کے دانت پیستے ہوئی اپنی

طرف سے سرگوشی میں بول رہی تھی، لیکن سرگوشی

کی آواز اتنی ضرور تھی کہ ڈائینگ ٹیبل پہ موجود تمام

افراد اسکی سرگوشی سنتے بمشکل اپنی مسکراہٹ روک

رہے تھے، ہاشم خان بیٹی کی بات سنتے ہنوز سنجیدگی سے

کھانا کھا رہے تھے جبکہ اور حان کبیر خان نے ضبط سے

Alishey khan

اپنی آنکھیں میچ کے کھولی تھیں۔۔ یہ واحد لڑکی جو

اسے ڈائینگ ٹیبل پہ بھی برداشت نہیں ہوتی تھی

اورحان کبیر خان کی سمجھ سے باہر تھا وہ اسے اپنے

کمرے میں کیسے برداشت کرے گا؟ لیکن یہ ضروری

ہو چکا تھا کیونکہ اورحان کبیر خان کو اپنی زبان دراز

منکوحہ کی بولتی اپنے طریقے سے بند کروانی تھی۔

محزلہ خان نے پیار سے اپنی لاڈلی بہو کی طرف دیکھا

تھا۔۔

Alishey khan

شادی کر رہا ہوں یہ کافی نہیں ہے دادی جان ؟ میرے

آپ ! پاس ان چونچلے بازیوں کا بالکل وقت نہیں ہے

کے دوسرے پوتے کس لئے ہیں ؟ اور ویسے بھی میں

چاہتا ہوں شادی سادگی سے ہو۔۔ آپ جانتی ہیں مجھے

زیادہ شوخ کام نہیں پسند۔۔۔ اور حان کبیر خان نے

بے حد سنجیدگی سے ریشمہ خان کو جواب دیا تھا۔۔

سادگی سے کیوں ہو ؟ دادی جان ہم بتا رہے ہیں ہماری

!! پہلی شادی ہے ہم اس میں کوئی رکاوٹ نہیں چاہتے

اور جھوٹ کتنے بول رہے ہیں ابھی ان کے دوست

Alishey khan

کی شادی گزری تھی ہم نے خود حویلی کی "شاہ"

چھت پہ چڑھ کے اپنی ان گناہگار آنکھوں سے انہیں

شاہ حویلی والوں کی بارات میں دھڑا دھڑ فائرنگ

کرتے ہوئے دیکھا تھا اور یہ بولتے ہیں شوخ کام نہیں

پسند۔۔ اللہ اللہ اتنا جھوٹ ؟۔۔۔ شوخ کام نہیں پسند

لیکن ہر روز نئے کپڑے جوتے پہننا پسند ہے ہر روز

خود کو سنوار سنوار کے رکھنا پسند ہے۔ مہنگی گاڑی میں

گھومنا پسند ہے قیمتی فون اور قیمتی گھڑیاں پہننا پسند

ہے۔۔ اگر اتنے ہی سادہ کام پسند ہیں تو پھٹے پرانے

Alishey Khan

کپڑے پہن کے باٹا کی سستی والی چپل کے ساتھ ہاتھ

میں نوکیا کا تیتیس دس موبائل پکڑ کے کیوں نہیں

گھو۔۔۔۔ پریشے خان جو آہستگی سے دادی کے کان

میں بربرانا شروع ہوئی تھی وہ خود نہیں جانتی تھی اسکی

آواز بلند کیسے ہو چکی تھی؟ وہ اپنا سر نفی میں ہلانے کے

ساتھ ساتھ اپنے ہاتھوں کو نچاتی بے حد کیوٹ انداز

میں جو بولنا سٹارٹ ہوئی تھی ہمیشہ کی طرح زبان کو

بریک لگانا بھول چکی تھی۔۔ ابھی بھی اسکی زبان کو

Alishey khan

بریک نہ لگتی اگر جو ہاشم خان اسے مخاطب نہ

کرتے۔۔

آپ حویلی کی چھت پہ کیا کر رہی تھیں

پریشے ؟۔۔۔۔ ہاشم خان نے دبے دبے غصے سے

استفسار کیا تھا۔ ان کی حویلی کی لڑکیوں کو حویلی کے

چھت پہ جانے کی قطعاً اجازت نہیں تھی کیونکہ خان

حویلی کے ساتھ اور بھی بہت سی حویلیاں موجود تھیں

،وہ نہیں چاہتے تھے کسی دوسرے حویلی کے بگڑے

امیرزادے کی نظریں ان کی حویلی کی عورتوں کی

Alishey Khan

طرف اٹھیں۔ہاشم خان کے ساتھ ساتھ حویلی کے

تمام مردوں کی آنکھوں میں پریشے کی اس بات سے

غصہ لہرایا تھا چاہے وہ زوار خان کی کیوں نہ ہو۔۔وہ

چاہے حویلی کا چھوٹا اور شرارتی سپوت تھا لیکن وہ ایک

غیرت مند پٹھان تھا۔۔ارتضیٰ خان اور ارباز خان نے

بھی ہاتھ کھینچتے ہوئے سنجیدگی سے پریشے کے جواب کا

انتظار کیا تھا، جبکہ اورحان کبیر خان کا بس نہیں تھا اسکی

یہی پہ قبر کھود دے۔سب کو خونخوار نگاہوں سے اپنی

طرف دیکھتا پا کے پریشے خان کی ہوا صحیح معنوں میں

Alishey khan

اب ٹائٹ ہوئی تھی۔۔وہ تھوک نگلتے ہوئے محزلہ

خان کو مدد کے لئے دیکھ رہی تھی جنہیں خود سمجھ نہیں

آرہی تھی وہ اس صورتحال میں کیا بہانہ بنا کے اسے

ڈانٹ سے بچائیں۔۔

با۔۔بابا جان۔۔ہم۔۔۔تو۔۔نہیں۔۔گئے۔۔تھے

۔۔۔ہمیں تو صدیاں ہوئی ہیں چھت پہ گئے ہوئے ہم

تو یہ تک بھول چکے ہیں کہ چھت کی دیواروں پہ پینٹ

کس رنگ کا تھا۔۔ہمیں۔۔ہاں۔۔ہمیں تو یہ سب

نے بتایا تھا۔وہ۔۔وہ۔۔ہاں۔۔چھت (ملازمہ) نظیرہ

پہ کپڑے ڈالنے گئی تھی تو اس کی نظر اچانک سے شاہ

حویلی کی طرف اٹھ گئی تو بس۔۔۔۔ پریشے خان اپنی

انگلیوں کو مڑورتے ہوئے بے حد معصومیت سے سر

جھکائے بے گناہ مجرموں کی طرح جواب دے رہی

تھی۔۔ محزلہ خان کو اپنی چھوٹی سی بہو پہ بے ساختہ

ٹوٹ کے پیار آیا تھا جو جھوٹ بولنے میں بے حد

ایکسپرٹ تھی۔۔

لیکن شاہ حویلی کی برات تو رات میں تھی؟ میں جاننا

چاہتا ہوں رات میں کون کپڑے دھوتا ہے؟ اور

Alishey khan

ہماری حویلی کی عورتیں کب سے یوں سر عام غیر

مردوں کا ذکر اپنی زبان پہ لانے لگی؟۔۔۔۔سب کی

خاموشی پہ اورحان کبیر خان نے غصے سے غراتے

ہوئے استفسار کیا تھا۔ غصہ ناجانے اسکی پٹر پٹر چلتی

زبان سے دیئے گئے پٹھے پرانے کپڑوں کے مشوروں

کی وجہ سے آیا تھا یا اس کے چھت پہ چڑھنے کی وجہ

سے۔۔وہ خود سمجھ نہیں پایا تھا۔ اسکے یوں سب کے

سامنے غصے سے ڈانٹنے کی دیر تھی جب پریشے خان نے

اپنا آخری بچاؤ کا راستہ اختیار کرتے اپنے ساتھ بیٹھی

Alishey khan

محزلہ خان کے کندھے میں اپنا چہرہ چھپایا تھا۔۔وہ

پھوٹ پھوٹ کے روتی لمبی لمبی ہچکیاں بھرتے ان کے

کندھے میں منہ دیئے رودی۔۔

یہاں۔۔تو۔۔زبان۔۔سے۔۔

ایک۔۔لفظ۔۔نکالنا۔۔گناہ۔۔بن۔۔جاتا۔۔ہے۔۔

مورے۔۔۔ہماری۔۔زبان۔۔پھسل۔۔گئی۔۔تھی

۔۔۔نظیرہ۔۔

سوکھے۔۔ہوئے۔۔کپڑوں۔۔کو۔۔اتارنے۔۔گئی۔

۔تھی۔۔تو۔۔اس۔۔نے۔۔دیکھ۔۔لیا۔۔اور۔۔ا

Alishey khan

ن

۔۔کے۔۔دوست۔۔کا۔۔نام۔۔۔بھی۔۔مجھے۔۔ا

سی۔۔۔نے۔۔باتوں۔۔باتوں۔۔میں۔۔یونہی۔۔۔

میں نے خود ان کے کمرے کے دروازے)بتا۔۔دیا

کے ساتھ کان لگا کے انہیں فون پہ بات کرتے ہوئے

۔۔اب۔۔ہمارے (سنا تھا

۔۔منہ۔۔۔سے۔۔پھسل۔۔گیا۔۔ہے۔۔۔تو۔۔کیا۔

۔۔جان۔۔لیں۔۔گے۔۔ہماری؟۔۔۔یا۔۔۔زبان

۔۔۔کاٹ۔۔۔دیں۔۔گے؟۔۔۔وہ ہچکیوں کے

Alishey khan

درمیان روتے ڈائینگ روم میں موجود ہر کسی کو خود

کے لئے فکر مند کر گئی سوائے اورحان کبیر خان کے

۔۔وہ جتنی مرضی سیریس بن کے رونے کی ایکٹنگ کر

لیتی لیکن اسے اپنی اس نوٹنکی منکوحہ پہ کبھی ترس

نہیں آسکتا تھا۔

ارے کیوں پیچھے پڑھ گئے ہو میری بچی کے؟؟رلا دیا

نہ اسے؟؟وہ جتنا سب کو ہنساتی ہے سب مل کے اسے

چل میری پری ہم کمرے میں چلتے !!اتنا ہی رلاتے ہو

ہیں۔۔ چھوڑ ہم ناراض ہیں ان سب سے۔۔ محزلہ

Alishey Khan

خان اپنے سپوت کو آنکھیں دیکھا کے بولتی پریشے خان کا ماتھا چومتی اسکے لاڈ اٹھانے والے انداز میں گویا ہوئی تھیں یوں جیسے نئی نئی بچی گود لی ہو۔۔ڈائینگ روم کا ماحول اس وقت کسی ایموشنل ڈرامے سے کم نہیں تھا۔۔پریشے خان ہمیشہ کی طرح ہچکیاں بھرتی اپنے جھوٹے آنسو رگڑ کے صاف کرتی محزلہ خان کے ساتھ ڈائینگ روم سے باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔اسکے یوں رو کے سنجیدگی سے جانے پہ سب کو بہت برا فیل ہوا تھا سوائے اورحان خان کے جو غصے سے اپنی

Alishey khan

مٹھیاں بھینچتا ہوا ڈائینگ روم سے نکلتے اپنے کمرے

میں جانے کی غرض سے اوپر سیڑھیوں کی طرف بڑھ

گیا۔۔ ارباز خان اور ارتضیٰ خان گہری سانس بھرتے

ہوئے اپنی بہن کے پیچھے ہو لئے جو ہمیشہ کی طرح بنا

غلطی کے ان سے بھی ناراض ہوتی ان کی جان سولی پہ

لٹکا گئی تھی، ہاشم خان، کبیر خان اور عاصم خان کے

چہرے سنجیدہ تھے، ریشمہ خان نے نفی میں سر ہلاتے

زوار خان کی طرف دیکھا تھا جو خود افسوس سے نفی

میں سر ہلاتا اپنا کھانا مکمل کر رہا تھا کیونکہ اگر وہ پریشے

خان کو نہیں جانتا تھا تو اس ہویلی میں ایسا کوئی نہیں تھا

جو اسکی سہیلی کو جانتا ہو۔۔وہ جانتا تھا وہ بڑی چالاکی

سے ان سب کا دھیان مین بات سے ہٹا کے ہچکیوں

سے روتی محزلہ خان کا سہارا لئے یہاں سے فرار ہو چکی

ہے۔زلیخا خان نے نخوت سے سر جھٹکا تھا انہیں پریشے

خان شروع سے ہی نہ پسند تھی کیونکہ وہ چاہتی تھیں

ان کی بڑی بیٹی ذلے خان کی شادی اورحان کبیر خان

سے ہو لیکن داجی مرتے وقت اپنی چھوٹی لاڈلی پوتی کو

اورحان کبیر خان کے ساتھ نکاح کے رشتے میں

Alishey khan

باندھتے حالق حقیقی سے جا ملے۔۔انہیں تب سے ہی

پریشے سے سخت قسم کی چڑ تھی، جبکہ ذلے کے دل

میں کبھی ایسا خیال نہیں آیا تھا وہ پریشے خان کو اپنی

چھوٹی بہن بنفشہ خان سے زیادہ پیار کرتی تھی۔۔

دو سے تین دن یوں پر لگا کے گزرے تھے پتا ہی نہیں

چلا تھا۔ آج سے حویلی کے تمام فنکشن شروع ہونے

والے تھے کیونکہ چار دنوں بعد پہلا روزہ تھا۔ آج

Alishey khan

پریشے خان کی مایوں تھی جس میں پریشے خان نے

تقریباً سوات کی تمام لڑکیوں کو انوائیٹ کرنے کا آرڈر

دیا تھا۔ سوات کی تمام عورتیں، لڑکیاں اور یہاں تک

کے بچے بھی پریشے خان کے دوست تھے، اس نے بی

اے سے کالج چھوڑ دیا تھا کیونکہ اس سے پڑھائی نہیں

ہوتی تھی، وہ سکول اور کالج اکثر ارباز خان کے ساتھ

جاتی تھی جو اسکے نرم دل لالہ تھے، انہیں غصہ کبھی

کبھار آیا کرتا تھا جبکہ ارتضیٰ خان کو غصہ جلدی آجاتا

تھا لیکن اس نے آج تک اپنے غصے کا نشانہ اپنی بہن کو

Alishey khan

نہیں بنایا تھا۔۔پریشے خان اپنے ارباز لالہ سے ہر

طرح کی فرمائش کر لیا کرتی تھی، اسکے ساتھ ہی سکول

اور کالج جاتی وہ اکثر اس سے فرمائش کرتی تھی کہ اسے

پورا سوات گھمائے جہاں وہ اسکی خواہش کے مطابق

اسے جگہ جگہ گھمایا کرتا تھا لیکن اسکے پردے کا بھی

خاص خیال ہوتا تھا، وہ جتنا ہوسکے اس پٹھان گرانے

میں رہنے کے باوجود اپنی بہن کو اتنی آزادی دینا چاہتا

تھا کہ وہ ان پابندیوں کی وجہ سے باغی ہوتی ان کے

ہاتھ سے نکل جائے۔۔ارباز ہاشم خان کے ساتھ

Alishey Khan

گھومتی وہ کافی خواتین سے ملتی ان کے دکھ سکھ بھی سن

لیا کرتی تھی اور راستے میں ملتے بچوں کو دیکھ کے خوش

ہوتی ارباز خان کی جیب سے والٹ نکال کے انہیں

اپنی مرضی سے پیسے تھما دیتی جس پہ وہ مسکرا کے رہ

جاتا۔۔وہ ایسی ہی تھی نرم دل اسی لئے تو پورا سوات

پریشے ہاشم خان کا گرویدہ تھا۔سوات کی تمام خواتین

بڑے شوق سے خان حویلی کے لاڈلی پریشے خان کی

شادی میں ملاقات کرنے والی تھیں جو سردار اور حان

کبیر خان کی دلہن بن کے سردارنی پریشے خان کے

Alishey Khan

عہدے پہ فائز ہونے والی تھی۔۔شادی کی تمام

تیاریاں ارتضیٰ خان، ارباز خان اور زوار خان نے

بذات خود کی تھیں کیونکہ اورحان کبیر خان تو ان

دنوں بھی ہویلی نہیں ٹکا تھا، اسے جیسے اپنی شادی سے

کوئی سروکار ہی نہیں تھا لیکن اپنے تمام دوستوں کو اپنی

شادی میں انوایٹ کرنا وہ خود بھی نہیں بھولا تھا۔۔

ارباز خان اور ارتضیٰ خان خوش تھے کہ ان کی بہن بیاہ

کے کسی دوسری ہویلی جانے کی بجائے ان کی اپنی

ہویلی میں ان کے پاس رہے گی، زوار خان کی خوشی کا

Alishey Khan

تو کوئی ٹھکانہ نہیں تھا، اس نے ان تین دنوں میں ہر

طرح کی بندوق خرید ڈالی تھی تاکہ حویلی میں ہونے

والی اس پہلی شادی کو ہر لحاظ سے انجوائے کر سکے۔۔

وہ بھی تمام پٹھانوں کی طرح بندوقوں کا بے حد شوقین

تھا۔ عاصم خان نے بارہا اسے ایسے شوق سے دور رہنے

کو بولا تھا کیونکہ ان کے مطابق ابھی وہ چھوٹا تھا لیکن وہ

ان کی بات ایک کان سے سن کے دوسرے کان سے

نکال دیتا۔۔وہ بیس سال کا تھا لیکن اپنے قد کاٹھ اور

چوڑی جسامت کی وجہ سے وہ اپنی عمر سے بڑا لگتا تھا۔

Alishey khan

ارتضیٰ خان، ارباز خان اور زوار خان اگر ایک ساتھ کھڑے ہو جاتے تو ان میں سے کوئی بھی یہ بتا نہیں سکتا تھا کہ ان میں سے بڑا اور چھوٹا کون ہے کیونکہ وہ تینوں ایک جتنے ہی لگتے تھے، زوار خان تو شوق سے سب کو اپنی عمر بائیس تیئیس سال بتایا کرتا تھا، اسے اپنی عمر بڑی بتانا پسند تھی اسی لئے تو اس نے چھوٹی عمر میں جم جانا شروع کر دیا تھا۔۔باپ کی ڈانٹ کا اس پہ ذرا بھر جو اثر ہو جائے۔۔

Alishey Khan

مغرب کے بعد سے خان حویلی کے زنان خانے میں

پریشے خان کی مایوں کا فنکشن شروع ہو چکا تھا۔

خواتین اور بچوں کی بڑی تعداد نے پریشے خان کی

مایوں میں شرکت کی تھی۔ پریشے خان ان سب کے

یوں شرکت کرنے پہ بے حد خوش تھی۔۔ وہ اور حان

کبیر خان کی تمام دھمکیاں اور اس کے ساتھ ہوئی

لڑائی کو بھولتے ہوئے اپنی شادی بھرپور طریقے سے

انجوائے کرنا چاہتی تھی۔۔ بنفشہ خان اور ذلے خان

نے بھی اپنی پری کا یہ فنکشن بھرپور انداز میں

Alishey khan

انجوائے کرنے کا سوچا تھا، حویلی میں کسی بھی لڑکی کے

پاس فون نہیں تھا۔۔ ذلے خان نے اپنے چھوٹے بھائی

زوار خان کو بے حد پیار سے زنان خانے میں فون کو

بلوٹوتھ کے ساتھ کنیکٹ کرنے کا بولا تھا تاکہ وہ ہلکا

پھلکا ڈانس کر سکیں کیونکہ زنان خانے میں اس وقت

تک کسی مرد نے قدم نہیں رکھنا تھا جب تک کہ پریشے

خان کی مایوں نہ ہو جاتی۔ زوار خان نے اپنی آپی کے

کہنے پہ نیم رضامند ہوتے اسے زنان خانے کے لاؤنج

میں پشتون گانے اڈیو کی صورت میں بلوٹوتھ کے

Alishey Khan

ساتھ کنیکٹ کر دیئے تھے۔ وہ یہ سب کر کے عورتوں

کے آنے سے پہلے ہی وہاں سے جا چکا تھا۔۔

اورحان کبیر خان ان تین دنوں میں حویلی میں نہ

ہونے کے برابر ٹکا تھا، وہ اتنا تو جانتا تھا کہ اس کی شادی

کی وجہ سے اسکے چھوٹے بھائیوں جیسے کزن حویلی کو

دلہن کی طرح سجا رہے ہیں لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ

آج اسکی منکوحہ پریشے خان اپنی مایوں کی خوشی میں

زنان خانے میں ڈانس کرنے میں مصروف کھکھلاتی

سب کو ہنسانے میں مصروف ہے۔۔ اورحان کبیر خان

Alishey khan

مر دان خانے میں سب کو سلام کرنے کے بعد زنان

خانے کی طرف بڑھا تھا۔۔ ارتضیٰ خان، ارباز خان اور

زوار خان اپنے دوستوں میں مصروف اسے یہ بتانا

بھول چکے تھے کہ زنان خانے کی طرف مت جائے

وہاں عورتوں کا فنکشن چل رہا ہے۔۔ خان حویلی میں

ان سب کے دوست اور مہمان وغیرہ آنا شروع ہو

چکے تھے کیونکہ کل اور حان کبیر خان کی مہندی تھی،

لوگوں کو بڑی تعداد کو شادی پہ انوائیٹ کیا گیا تھا۔۔

کبیر خان اور ہاشم خان اپنے بچوں کی شادی پہ بے حد

Alishey khan

خوش نظر آرہے تھے، عاصم خان کے لئے بھی پریشے

خان بالکل ان کی بیٹیوں جیسی تھی وہ بھی حویلی کی اس

پہلی شادی پہ کافی خوش تھے۔۔۔اگر یوں کہاں جائے

کہ حویلی کی اس شادی میں اور حان کبیر خان اور زلیخا

خان کے علاوہ سب خوش ہو گے تو غلط نہیں ہو گا۔۔

بی بی شیرینې

...بی بی شیرینې ژړی °لمه ربنده وا

چه سور شال جو°ه

Alishey khan

لاسونہ بی بی شیرینی

اور حان کبیر خان ابھی زنان خانے میں داخل ہونے

ہی والا تھا جبکہ اس پشتون گانے کی آواز اسکے کانوں

سے ٹکرائی تھی، وہ حیران ہوا تھا زنان خانے سے سپیکر

جتنی بلند آواز میں یہ گانا سنتے ہوئے۔۔ جہاں تک اسکی

یاداشت کام کر رہی تھی اسکی مہندی کل تھی تو پھر

حویلی میں عورتوں والی سائیڈ پہ اتنے شادیانے کیوں

وہ تنے تاثرات !!بجائے جا رہے تھے؟ وہ سمجھ نہ سکا

سے اپنے بھاری قدم اٹھاتا زنان خانے کے لاؤنج کی

Alishey Khan

طرف بڑھا تھا لیکن وہاں پریشے ہاشم خان کو عورتوں

اور بچوں کے اس مجمعے میں پیلے جورے میں کھڑے

رقص کرتے دیکھ کے اور حان کبیر خان کی کرسٹل

گرے آنکھیں پھیلی تھیں۔ وہ گھٹنوں سے اوپر تک

آتی پیلی کرتی میں ملبوس پیلا کھلا گرارا پہنے ایک

کندھے اور پورے بازو پہ ذنک کلر کا خوبصورت سا

دوپٹا ڈالے پٹھانیوں کے انداز میں اپنا ہاتھ پیچھے اور

آگے لے جاتی بے حد خوبصورت انداز میں رقص کر

رہی تھی۔ کرتی اور شرارے پہ چھوٹے چھوٹے بیٹس

Alishey Khan

جبکہ کناروں پہ ذنک کلر کا نفاست سے کام گیا تھا۔

ذنک دوپٹے کے کناروں پہ گوٹے کا کام اسکے لباس کی

خوبصورتی کو مزید بڑھا رہا تھا۔ڈارک براؤن سٹیرٹ

لمبے بال کھلے چھوٹے گئے تھے، پھولوں کے زیورات

میں سجی وہ آج بنا میک اپ کے سانولی رنگت میں بھی

لشکارے مار رہی تھی، اس پہ مایوں والے روز ہی ٹوٹ

کے روپ آیا تھا یہ اسے کتنی خواتین بول چکی تھیں،

محزلہ خان اور ریشمہ خان کتنی ہی بار اس کے سر سے

پیسے وار چکی تھیں، اسے خوش دیکھ کے زلیخا خان نے

Alishey khan

کافی بار آگ لگانے کی کوشش کی تھی کہ کیا ضرورت

ہے دلہن بن کے اتنا اوور ہونے کی جس پہ منہ پھٹ

سی پریشے خان نے بے حد معصومیت سے آنکھیں

چچی جان عشاء کا وقت "پٹپٹا کے انہیں جواب دیا تھا

ہونے والا ہے، وضو کیجئیے اور نماز پڑھنے کے لئے

۔۔۔پریشے خان کے "اذان کا انتظار کیجئیے گا

معصومیت اور تمیز کے دائرے میں دیئے گئے اس

جواب پہ زلیخا خان کلس کے رہ گئی۔۔اور حان کبیر

خان بھول چکا تھا وہ عورتوں کی طرف اتنی بلند آواز

Alishey Khan

میں گانے سن کے غصے میں آیا ہے وہ تو یک ٹک پریشے

خان کو اتنی اداؤں سے رقص کرتے اسکے لشکارے

مارتے سانولے حسن کو دیکھ رہا تھا، وہ تو دودھیا سفید

پٹھانیوں کا بھی ریکارڈ توڑ چکی تھی۔۔ اور حان کبیر خان

اس وقت ڈارک براؤن شلوار قمیض میں ملبوس گلے

کے گرد اسکن اجرک لٹکائے پیروں پہ پشاوری چپل

جبکہ چوڑی مضبوط کلائی پہ قیمتی گھڑی پہنے ہوئے تھے،

اور حان کبیر خان کو ٹرانس کی کیفیت میں کھڑے

پریشے خان پہ نظریں جمائے تقریباً تمام خواتین نے

Alishey khan

دیکھا تھا جس پہ وہ اپنے دوپٹے کا کونا منہ میں چھپائے

شرما رہی تھیں۔۔ تقریباً تمام خواتین شرما رہی تھیں

سوائے پریشے خان کے جس کی نظر ابھی تک اور حان

خان کی طرف نہیں اٹھی تھی۔

بی بی شیرینی جان میری کروں نظرانہ

تیرے سر کی قسم ہے دل یہ میرا

تیرا دیوانہ

Alishey khan

پریشے خان اب گول گول گھوم کے اپنے سر پہ ہاتھ

رکھتی دوسرے ہاتھ کی پوروں میں اپنی شہہ رگ کو

دبائے سیدھی کھڑی ہوتی اپنے باریک گلابی ہونٹ

ہلاتی گانے کے بول دہراتی اپنے پیروں کو موو دیئے

رقص کر رہی تھی جب اسکی نظریں سامنے کھڑے

اورحان کبیر خان کی طرف اٹھی تھیں۔۔

اگر کرنا محبت جرم ہے تو میں مجرم ہوں

مجھے منظور ہے ہر اک سزا ہر اک جرمانہ

Alishey Khan

اور حان خان کو دیکھ کے پریشے خان کے چودہ طبق

روشن ہوئے تھے۔۔

مورے!!! کبیر!! خان مخزلہ بولتی کے مار چیخ وہ۔۔۔

کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی جن کی خود کی نظر اور حان

خان کی طرف اب اٹھی تھی جو اسی طرف گہری

نگاہوں سے دیکھ رہا تھا ورنہ وہ کب سے اپنی بہو کے

صدقے واری جانے میں مصروف تھیں۔ پریشے خان

کے یوں شرما کے چھپنے پہ سب کے چہرے پہ

مسکراہٹ بکھری تھی سوائے اور حان کبیر خان کے۔

اسکا چہرہ ابھی بھی سنجیدہ تھا، کرسٹل گرے آنکھوں

میں غصے کی سرخی واضح ہو رہی تھی۔۔ بہت سی

لڑکیوں کی نظریں اور حان خان جیسے دلکش پرسنیلٹی

کے مالک پٹھان پہ ٹک چکی تھیں جو ہٹنے سے انکاری ہو

رہی تھیں۔۔ اور حان خان نے اپنی نظریں گھماتے

ہوئے زنان خانے کی کھڑکیوں کے تمام پردوں پہ

نظریں دوڑائی تھیں، جو صد شکر درست تھے ورنہ

پریشے خان کی اور حان کبیر خان کے ہاتھوں خیر نہیں

ہونی تھی۔ مورے ہمیں شرم آرہی ہے۔۔۔

Alishey khan

پریشے خان اپنی مسکراہٹ دبائے محزلہ خان کے کان

میں بے حد معصومیت گویا ہوئی جس پہ محزلہ خان کی

مسکراہٹ گہری ہوئی تھی، انہوں نے اپنے بڑے

سپوت کو آنکھیں دیکھائی تھیں جو ہنوز گہری نگاہوں

سے ان کے سینے میں چھپی اپنی منکوحہ پہ نظریں

جمائے ہوئے تھا۔ اورحان خان نے ایک نگاہ اٹھا کے

بھی یہاں بیٹھی خواتین اور لڑکیوں پہ نہیں ڈالی تھی

بلکہ اب اسے خود پہ غصہ آرہا تھا اس نے کیوں یہاں

Alishey khan

کھڑے ہو کے پریشے ہاشم خان کا رقص دیکھنے میں اپنا

قیمتی ٹائم ویسٹ کیا ہے ؟

۔۔۔۔اسے ! جاؤ یہاں سے میری بچی شرما رہی ہے

گانوں کی آواز کم کرتے دیکھ کے محزلہ خان مسکرا کے

اور حان خان سے مخاطب ہوئی تھیں۔۔

میں کب آپکی بچی کے صدقے واری جا رہا))

اگر یہ سب کرنے سے پہلے آپ لوگوں ((ہوں؟؟

نے زنان خانے کا داخلی دروازہ بند کر لیا ہوتا تو آپ کی

Alishey Khan

گانوں کی آواز !!بچی کو یہ شرمندگی نہ اٹھانی پڑتی

زنان خانے سے باہر !!صرف خود تک محدود رکھیں

اب اگر ان گانوں کا ذرا سا بھی شور آیا تو سپیکر اٹھا کے

زوار خان کا سر زخمی کرنے میں دیر نہیں لگاؤں گا جس

حرکت انجام دی ہے۔۔۔ (بے غیرت) نے یہ

اورحان کبیر خان اپنی بھاری آواز میں سرد لہجے میں

بولتا ہوا زنان خانے سے نکلتا چلا گیا۔۔زنان خانے کا

مین دروازہ زور سے بند کرنا وہ نہیں بھولا تھا۔۔اا سکے

سرد لہجے میں کہے گئے جملوں پہ جہاں زلیخا خان کے

Alisheykhan

لب استہزایا مسکرائے تھے وہی پہ اکلوتے بیٹے کا سر

زخمی کرنے کی دھمکی سن کے وہ اپنے سینے پہ ہاتھ رکھ

گئی جبکہ پریشے خان نے سر اٹھا کے نروٹھے پن سے

محزلہ خان کو دیکھا تھا، آنکھوں کا اشارہ صاف تھا کہ

دیکھ لیں اپنے لاڈلے کی طرف جس نے اسکی مایوں

والے دن بھی اسے ڈانٹنے میں کوئی قصر نہیں چھوڑی

تھی۔

دیدہ یہ کون تھے؟۔۔۔۔۔۔۔۔وہاں پہ بیٹھی ایک

چھوٹی سی بچی پریشے خان کا دوپٹا کھینچتے ہوئے شرما کے

اس سے استفسار کر رہی تھی، پہلے تو پریشے خان اس

کے شرمانے پہ حیران ہوئی لیکن پھر اچانک سے اپنے

ہماری" چہرے کو دونوں ہاتھوں میں چھپا کے بولی

ساسوں ماں کے بیٹے اور حان اور ہمارے سر تاج کبیر

۔۔۔پریشے خان کے یوں بولنے کی دیر تھی "خانزادہ

جب تمام خواتین کا مشترکہ قہقہہ گونجا تھا، سب نے

اسے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی تھی۔ پریشے خان

کے اس جواب پہ اس چھوٹی سی پٹھانی کا منہ لٹک گیا، وہ

Alishey khan

مہمانوں میں سے ہی کسی کی چلبلی سی دس سالہ بچی

تھی۔

پری دیدہ یہ کتنے پیارے ہیں۔۔کیا میں ان سے

دوسری شادی کرلوں ؟۔۔۔وہ دس سالہ بچی ناک

چڑھائے پریشے خان سے اسکے شوہر کی دوسری بیوی

بننے کی اجازت طلب کر رہی تھی جس پہ سب کی

آنکھیں حیرانگی سے پھٹی تھیں۔۔

Alishey Khan

اے ے خبر دار جو ہمارے شوہر پہ نظر رکھی تو۔ لالہ

بولو۔۔۔۔ پریشے خان اس چھوٹی سی افلاطون پٹھانی کو

آنکھیں دکھائے اترا کے بولتی ذلے خان اور بنفشہ

خان کو لئے پھر سے وہی سے رقص کرنا شروع ہو چکی

تھی جہاں سے اور حان کبیر خان کے آنے کی وجہ سے

خلل پڑا تھا۔ پریشے خان کے یوں ٹکا کے جواب دینے

پہ وہ چھوٹی سی پٹھانی ہونہہ کرتی ہوئی اپنی آنکھیں گھما

گئی، اسے اور حان کبیر خان بے حد پسند آچکا تھا۔۔

بی بی شیرینی جان میری کروں نظرانہ

Alishey khan

تیرے سر کی قسم ہے دل یہ میرا

تیرا دیوانہ

اگر کرنا محبت جرم ہے تو میں مجرم ہوں

مجھے منظور ہے ہر اک سزا ہر اک جرمانہ

روحِ محبت۔۔۔۔۔میگا قسط 4

از قلم۔۔۔۔۔علیشے خان

Alishey Khan

گہرے سبز رنگ کا لہنگا جس پہ گولڈن کلر کا خوبصورتی

سے کام ہوا تھا، کانوں میں گلاب اور موتیے کے

پھولوں سے بنے ائیر نگ پہنے ماتھے پہ ماتھا پٹی لگائے

جبکہ نازک کلائیوں میں سرخ گلاب کے گجرے پہنے،

میک اپ کے نام پہ صرف نیوڈ لپ اسٹک لگائے، ناک

میں چمکتی ہیرے کی چھوٹی سی نوز پن پہنے اپنی سحر زدہ

ڈارک براؤن آنکھوں میں بے حد پیار اور دیوانگی لئے

وہ خان حویلی کے چھت پہ کھڑی مردان خانے میں

کھڑے ہنستے ہوئے اور حان کبیر خان پہ اپنی نظریں

Alishey Khan

جمائے ہوئے تھی جو ہمیشہ سوچ سوچ کے مسکراتا تھا

لیکن آج اپنے دوستوں کے درمیان کھڑا وہ پچھلے

دس منٹوں میں کچھ ان کی سرگوشیاں سنتے اور کچھ ان

کے کان میں سرگوشی کرکے انہیں انکھ مارتا بے حد

پیارا الگ رہا تھا۔۔سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس اورحان

کبیر خان قمیض کے سلیوز ہمیشہ کی طرح کہنیوں تک

موڑے ہوئے تھا۔۔کرسٹل گرے آنکھوں کی

سنجیدگی جو ہمہ وقت رہتی تھی وہ آج غائب نظر آرہی

تھی۔۔۔گلے کے گرد کالی اجرک لٹکائے پیروں میں

Alishey Khan

کالی ہی پشاوری چپل پہنے چوڑی مضبوط کلائی میں بے حد قیمتی گھڑی پہنے وہ کسی ریاست کا شہزادہ معلوم ہو رہا تھا۔۔ دودھیا سفید رنگت پہ سیاہ لباس بے حد جچ رہا تھا، شلوار قمیض میں اسکا دراز قد مزید نمایاں ہو رہا تھا جبکہ چوڑی جسامت کی وجہ سے قمیض اسکے پھولے چٹانی سینے کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔ پریشے خان نے کل کی طرح آج بھی اپنی مہندی کے فنکشن سے لطف اندوز ہونے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی، اس نے ہر چیز فراموش کئے آج بھی اپنی مہندی بھرپور انداز میں

Alishey khan

انجوائے کی تھی، وہ اپنی سوات کی سہیلیوں کو لئے

رقص کر رہی تھی جب اسے مردان خانے سے شدید

فائرنگ کی آواز سنائی دی تھی، وہ نارمل لڑکیوں کی

طرح اس آواز سے قطعی نہیں ڈری تھی بلکہ وہ خوشی

سے اپنا نچلہ لب دانتوں میں دباتی اپنے لہنگے کو دونوں

ہاتھوں سے اٹھائے سیڑھیوں کی طرف بھاگی تھی،

سیڑھیوں کی طرف بھاگتے ہوئے وہ اپنی سہیلیوں کو

آواز لگانا نہیں بھولی تھی اس کی ارادہ ہویلی کے چھت

پہ جا کے مردان خانے کے مناظر دیکھنے کا تھا۔ وہ

Alishey Khan

اپنے چھوٹے قد کی پرواکئے بغیر پیروں میں ہیل پہننے

کی بجائے ہر اسٹائلش ساکھوسا پہنے ہوئے تھی، اسی

لئے تو اسے اوپر چھت کی طرف بھاگنے میں آسانی

ہوئی تھی۔ پریشے خان کو یوں بھاگتے دیکھ کے مخزلہ

خان نے اپنا سر پیٹا تھا، ساتھ ہی ذلے اور بنفشہ کو

جلدی سے اس کے پیچھے جانے کا بولا تھا تاکہ وہ شوخی

شوخی میں لہنگے میں پیر دیئے منہ کے بل نہ گر

جائے۔۔

Alishey Khan

چھت پہ آتے ہی پریشے خان کی نظروں کا مرکز

مردان خانے سے نظر آتے مناظر بنے تھے جہاں

اورحان کبیر خان کے تمام دوستوں نے شدید فائرنگ

کرتے ہوئے انٹری ماری تھی، اسکے تمام دوست اکھٹے

ہی حویلی کے مردان خانے میں ایک ساتھ داخل

ہوئے تھے، کچھ دوست تو کافی دور سے صرف اسکی

شادی اٹینڈ کرنے آئے تھے جبکہ زیادہ تر دوست

اسکے سوات سے تھے۔ اورحان خان جو سفید شلوار

قمیض میں ملبوس ڈھیٹ ابن ڈھیٹ زوار خان کو کسی

Alishey Khan

بات پہ ڈانٹ رہا تھا، گولیوں کی تھر تھراہٹ سنتے وہ

نفی میں سر ہلا کے ہنستا ہوا اپنے یاروں سے بغلگیر ہوا

تھا۔بیٹے کو ہنستے دیکھ کے کبیر خان کے وجود میں

سرشاری کی لہر دوری تھی، وہ اب مطمئن ہوئے تھے

کہ وہ اس شادی سے واقعی ہی خوش ہے۔۔ارتضی

خان اور ارباز خان سفید شلوار قمیض میں ملبوس چہرے

پہ خوبصورت سی مسکراہٹ سجائے اپنی ڈارک براؤن

انکھوں میں چمک لئے شدید آتش بازی کرنے میں

مصروف تھے، وہ واحد بھائی تھے جو اپنی بہن کی شادی

Alishey Khan

پہ آتش بازی کر رہے تھے کیونکہ ان کی بہن ان سب

سے زیادہ خوش تھی، پریشے خان کی آنکھوں کی خوشی

کسی سے چھپی نہ تھی، اور ویسے بھی ان کی لاڈلی کون

سی ان سے میلوں دور جارہی تھی، اور حان خان اور

پریشے خان کے کمرے میں فاصلہ ہی کتنا تھا؟ وہ صرف

دو قدم چل کے دوسرے کمرے میں رخصت ہونے

والی تھی اور صرف خاندان تو کیا پورے سوات کے

ڈیمانڈنگ بندے کی سردارنی بننے والی تھی تو اس سے

اچھی بات اور کیا ہو سکتی تھی؟

Alishey Khan

میرا مقصد تمہارے نصب پہ بات کرنا نہیں تھا بلکہ "

نہیں ! تمہیں یہ بتانا تھا کہ پریشے خان مجھے نہیں پسند

وہ ابھی خوبصورت انسان "! پسند اور کبھی نہیں پسند

کی دل دھڑکا دینے والی ہنسی پہ اپنا آپ وار رہی تھی

جب اس کے بے حس الفاظ کانوں میں گونجے تھے۔۔

ان کی الفاظ کو یاد کرتے ہوئے چہرہ خود بخود اداس ہوا

تھا لیکن پریشے خان کو شاید اپنی یہ اداسی اچھی نہیں لگی

تھی۔۔

Alishey khan

لو بھلا ہم نے کونسا کم بدلا اتارا تھا جو ہم اب یوں مظلوم

بہو والی شکل بنائے کھڑے ہیں؟ کیسے ٹکا کے جواب دیا

تھا سات نسلیں یاد رکھیں گی اور حان کبیر خان

۔۔۔۔پریشے خان کو جب اپنا دیا گیا جواب یاد آیا!! کی

تو کھکھلا کے ہنستی ہوئی خود کو داد دینے لگی جس نے اس

دن اور حان خان کو ٹکا ٹکا کے جواب دیئے تھے۔۔وہ

اس پورے ہفتے میں اور حان کبیر خان سے نا ہونے

کے برابر ملی تھی، صرف کل مایوں پہ رقص کرنے کے

دوران دیکھنے کے بعد وہ اور حان خان کو ابھی دیکھ رہی

Alishey khan

تھی اور نظر بھر بھر کے دیکھتی اپنی تمام سہیلیوں کو

اس سے نظریں ہٹانے کا بھی بھول چکی تھی کیونکہ اس

کا کہنا تھا اسے اورحان کبیر خان پہ کسی کی نظر تک

برداشت نہیں ہے۔۔وہ اپنے ہر رشتے کو لے کے بے

حد پوزسیسو تھی اور اورحان کبیر خان میں تو اسکی جان

بستی تھی۔۔

اورحان کبیر خان کو مسلسل ہنستے دیکھ کے پریشے خان

نے اس پر سے نظریں ہٹاتے ہوئے اپنے ہاتھ کی مٹھی

کھولی تھی، وہ اوپر آتے ہوئے اپنے کمرے سے چھوٹی

Alishey khan

سی ڈائری اور ایک عدد پین لانا نہیں بھولی تھی، چاہے

اسے پڑھنا لکھنا پسند نہیں تھا لیکن اور حان کبیر خان کو

چٹھیاں لکھنا اسے بے حد پسند تھا۔۔ وہ جب بھی کتنے

کتنے دن حویلی سے غائب رہتا وہ اسے ہمیشہ چٹھی لکھ

لکھ "کبیر آجائیں حویلی" دیا کرتی۔۔ چٹھی میں فقط

کے اسے اچھے سے بند کر کے خان بابا کو پکڑا دیا کرتی

کہ اسے کھولے بغیر اسکی امانت کبیر خان کو پہنچا دیجئیے

گا، وہ بچپن سے ان کے ہاں ملازمت کرتے تھے،

پریشے کے حکم پہ وہ کسی کو بھی بتایۓ بغیر اسکی دی گئی

Alishey Khan

چٹھی اور حان کبیر خان کو پہنچا دیا کرتے جنہیں پڑھ

کے وہ کلس کے رہ جاتا، اس لڑکی کی ہر انوکھی حرکت

سے اسے چڑ ہونے لگی۔۔ پریشے خان نے آج بھی

ایک چھوٹی سی چٹھی لکھ کے تیار کی تھی، اس چٹھی کو

لکھنے کے بعد اس نے اپنا دماغ لڑاتے ہوئے اسے

اور حان کبیر خان تک پہنچانے کا کوئی طریقہ سوچنا

شروع کیا تھا۔ دو ہی منٹوں میں پریشے خان کے

خرافاتی دماغ نے کام کیا تھا، پریشے خان کی تمام

سہیلیاں شوق سے مردان خانے کے مناظر دیکھتی

Alishey khan

ڈھولوں کی تھاپ سنتے ساتھ ساتھ تالیاں بجارہی تھیں۔۔زوار خان کو بار بار الگ بندوق سے الگ انداز میں فائرنگ کرتے دیکھ کے کتنی ہی سوات کی پٹھانیاں اس پہ دل ہار چکی تھیں،ہویلی کے تمام سپوت خوبصورتی میں ایک سے بڑھ کے ایک تھے۔۔وہ پٹھانی طلسماتی نقوش سے ہی دیکھنے والے کو خود کا اسیر کرنے کا فن رکھتے تھے۔۔ارباز خان کو آتش بازی کرتے دیکھ کے بنفشہ خان کی دھڑکنوں نے سپیڈ پکڑی تھی۔ذلے خان کب سے کانپتے دل سے ان کے

Alishey khan

ساتھ چھت پہ کھڑی انہیں نیچے جانے کی ہدایت کر

رہی تھی، اسے ڈر تھا حویلی کے کسی سپوت کی یہاں

نظر نہ پڑھ جائے خصوصاً ارتضیٰ خان کی جس کے غصے

سے اسکی جان جاتی تھی لیکن مجال تھی جو کسی نے اسکی

بات پہ کان دھرے ہوں۔۔

پریشے خان اب اپنے ہاتھ میں پکڑی چٹھی کو پتھر کے

ساتھ لگاتی اپنے لمبے بالوں کے بنے خوبصورت سے

بریڈ سٹائل سے ایک ربڑ بینڈ اتار رہی تھی۔۔ اس نے

اپنی بریڈ کے آخر میں دو سے تین ربڑ بینڈز لگائی تھیں

Alishey Khan

تاکہ غلطی سے بھی اسکے سلکی بالوں کی بنائی گئی یہ بریڈ

خراب نہ ہو جائے۔ ربڑ بینڈ نکالنے کے بعد وہ پتھر کے

ساتھ اپنی لکھی گئی چٹھی کو پھر سے سیٹ کرتی اس پہ

اچھے سے ربڑ بینڈ باندھ گئی۔۔ اب اسکی چٹھی اڑان

بھرنے کے لئے تیار تھی۔۔ پریشے خان اپنی

مسکراہٹ دباتی ایک آنکھ بند کرتے اپنے ہاتھ سے

اور حان کبیر خان کے کندھے کا نشانہ لئے مسکراتی

ہوئی اپنا ہاتھ گھما گئی۔ اسکا نشانہ کافی اچھا تھا۔۔

Alishey Khan

دیکھتے !اب تجھ میں اور شاہ میں مقابلہ چلنے والا ہے

ہیں کون ہمیں پہلے چاچو بننے کی مٹھائی کھلاتا

ہے۔۔۔ تبریز خان ہنستے ہوئے انہیں آنکھ مار کے

بولا تھا۔۔ اورحان کبیر خان کے دوست اس وقت اس

کے گرد دائرہ بنائے کب سے اس کا اور شاہ کا ریکارڈ لگا

رہے تھے، شاہ کی شادی ابھی کچھ ہی دن پیچھے گزری

تھی۔ شاہ ان کی بے باک باتیں سنتے جھینپ کے انہیں

آنکھیں دیکھا رہا تھا جبکہ اورحان خان کا دور دور تک

شرم سے کوئی واسطہ نہیں تھا، وہ جتنا ہو سکے اتنا انہیں

Alishey khan

بے باک ترین جواب دیتا ان کا بھرپور مقابلہ کر رہا

تھا۔ وہ ایک بندہ اپنی باتوں سے اپنے پندرہ دوستوں کو

پچھاڑتا انہیں سرخ کر رہا تھا۔

بس تیری اسی چھوٹی سوچ کی وجہ سے اب تک تیری

شادی نہیں ہو رہی کیونکہ تیری غلطی ہی یہ ہے کہ

تجھے باپ سے زیادہ چاچو بننے کی تڑپ ہے!۔۔۔

اور حان خان افسوس سے سر ہلاتا جواباً ہنستے ہوئے گویا

ہوا۔ اور حان کبیر خان کی بات پہ سب دوستوں کا

Alishey khan

مشترکہ قہقہہ گونجا تھا سوائے تبریز خان کے جس نے

منہ بناتے ہوئے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

تو نے بھی بڑھاپے کی دہلیز پہ قدم رکھتے ہوئے ہی

زیادہ اترانے کی ضرورت نہیں ! کروائی ہے خان

ہے۔۔۔ نعمان خان نے بھی میدان میں اترتے

ہوئے اور حان کبیر خان سے دو دو ہاتھ کرنے کی

کوشش کرتے اسے چھیڑا تھا۔ اپنی عمر پہ سوال اٹھتے

دیکھ کے اور حان کبیر خان کو پریشے خان یاد آئی تھی،

وہ ستائیس سال کا اچھا خاصا نوجوان اپنی وجیہہ شکل و

Alishey Khan

صورت سے سب کو چاروں خانے چت کرنے کی

صلاحیت رکھتا تھا لیکن اسکے دوست جانتے تھے وہ خود

پہ کوئی بات برداشت نہیں کرتا تھا نا اپنے حسن پہ اور

نہ اپنی عمر پہ۔۔ اسی لئے ان کے پاس آخری ہتھیار

اسکی عمر ہی بچی تھی کیونکہ وہ واحد پٹھان تھا جس کے

حسن کے لڑکے بھی دیوانے تھے، اس کے حسن پہ

چھیڑ چھاڑ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا اسی لئے نعمان

خان نے اسکی عمر کو ہتھیار بنایا۔ کبھی کبھار تو اس کے

دوست اسے چھیڑنے کے لئے یہ بھی پوچھ جاتے کہ

Alishey khan

رنگ ایکسٹرا گورا کرنے کی کریم بتا جس پہ وہ انہیں

آنکھیں دیکھا کے رہ جاتا۔۔

نہ کر تو وہی ہے نا جس کی اپنی شادی تیس سال کی عمر

میں ہوئی تھی کیونکہ بیچارے لالہ کی صحت دیکھ کے

اسے کوئی لڑکی جو نہیں دے رہا تھا۔۔اور حان کبیر

خان برا ماننے کی بجائے نعمان خان کی دبلی پتلی صحت پہ

زو معنی انداز میں چوٹ کرتا قہقہ لگاتے ہوئے اسکا چہرہ

سرخ کر گیا۔۔ نعمان خان اس سے پانچ سال بڑا تھا

لیکن اور حان کبیر خان پہ جیسے کسی کی عزت کرنا فرض

Alishey khan

ہی نہیں تھا، نعمان خان نے اسے مصنوعی آنکھیں

دکھاتے غصے سے اسکے کندھے پہ اپنا مکا جھڑا تھا جبکہ

اورحان خان کے دوست ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ

ہوتے ایک دوسرے کے ہاتھ پہ تالی مار رہے تھے۔۔

اورحان خان کو ابھی دیکھ کے کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا

تھا کہ یہ وہی انسان ہے جس کے روعب اور غصے کی

وجہ سے کتنے ہی لوگ سانس لینا بھول جاتے ہیں۔۔وہ

اس وقت یاروں کا یار بنا ہوا تھا، وہ اپنے دوستوں کی

مہمان نوازی یونہی اپنے انداز میں کیا کرتا تھا۔۔ابھی

Alishey khan

ان میں سے کوئی مزید کچھ بولتا جب اور حان کبیر خان

کو اپنے کندھے سے کوئی چیز بری طرح سے ٹکراتی

محسوس ہوئی تھی، وہ ایک چھوٹا سا پتھر تھا جو اسکے

چٹانی شانے سے پوری فورس کے ساتھ ٹکرا کے زمین

بوس ہوا تھا۔۔ اور حان کبیر خان کی نظریں نیچے زمین

کی طرف جانے کی بجائے اوپر چھت کی طرف اٹھی

تھیں جس سمت سے یہ پتھر آیا۔۔ اور حان کبیر خان

کی نظروں کو چھت کی طرف اٹھے دیکھ کے بھی اس

کے دوستوں نے اسکی نظروں کے تعاقب میں نہیں

Alishey Khan

دیکھا تھا کیونکہ وہ سب اسکے غصے سے واقف تھے، اگر

وہ ان کے ساتھ اتنا فرینک تھا تو غصے میں وہ کسی کا لحاظ

بھی نہیں کرتا تھا۔۔ اسکے تمام دوست اسکے پیروں

کے پاس گرے اس پتھر کے ساتھ چپکے چھوٹے سے

سفید کاغذ کو دیکھ کے زو معنی نظروں سے اور حان کبیر

خان کی طرف دیکھ رہے تھے جس کا چہرہ اس وقت

غصے سے شدید سرخ پڑ رہا تھا۔ اور حان خان کے

دوست فضل خان نے جان بوجھ کے جھک کے چٹھی

پکڑنی چاہی تھی جب اور حان خان نے غصے سے اسکے

Alishey khan

ہاتھ پہ اپنے پیر کی ٹھوکر ماری تھی، وہ کراہتا ہوا اپنا

ہاتھ پیچھے کرتے اسے برا سا منہ بنا کے دیکھ رہا تھا، فضل

خان کی اتنی بے عزتی پہ تمام دوستوں نے لب دباتے

ہوئے اپنی ہنسی ضبط کی تھی کیونکہ اس وقت کھل کے

ہنس کے وہ اپنی شامت نہیں بلانا چاہتے تھے۔ اس کے

دوستوں نے ابھی تک چھت کی طرف نہیں دیکھا تھا

لیکن ہاں اس چیٹھی کو کھولنے میں کوئی قباحت نہیں

تھی جو اورحان خان کے پیروں میں گری ہوئی تھی

اسی لئے وہ ایک ساتھ اسے پکڑنے کے لئے جھپٹے تھے

Alishey khan

لیکن اورحان کبیر خان وہ پتھر اپنے پیروں سے دور

کرتا ان سے فاصلے پہ کرتا اب خود جھک کے شدید غصے

سے اس پتھر نامی بلا کو اٹھا رہا تھا جس کے ساتھ اسکی

منکوحہ نے اسکے نام کی چٹھی جوڑ کے بھیجی تھی۔

۔۔۔اورحان کبیر خان کے چھت کی!! جھکو لڑکیوں

طرف دیکھنے کی دیر تھی جب پریشے خان اپنی تمام

سہیلیوں کو بنیرے سے نیچے جھکنے کا بولتی خود بھی تیزی

سے نیچے جھکی تھی۔۔

Alishey khan

پری تو پاگل ہو گئی ہے ؟ یہ کیا کیا تو نے ؟؟۔۔۔۔ ذلے

خان نیچے جھکتے ہوئے دبے دبے غصے سے بولی تھی۔۔

ہمیں اپنے سارے شوق پورے !چپ کریں دیدہ

ہم نے کتنے سالوں سے اپنی شادی کا !!کرنے دیں

انتظار کیا ہے ہم اسے ستی ہوئی ہیروئینوں کی طرح رو

دھوکے نہیں گزارنا چاہتے۔۔ ہم کچھ نیا کرنا چاہتے

۔۔۔پریشے خان معصومیت سے اپنی چھوٹی سی !ہیں

ناک چڑھا کے درمیانی آواز میں بولتی ذلے خان کو

چپ کرواتے ہوئے ساتھ ساتھ بنیروں میں موجود

Alishey khan

سوراخوں سے اور حان کبیر خان کی طرف دیکھ رہی

تھی جو چھت پہ دیکھنے کے بعد اب نیچے جھک کے وہ

پتھر اٹھا رہا تھا۔۔ اسکے دوستوں نے اس سے وہ

کھینچنے کی بھرپور کوشش کرڈالی تھی لیکن (چیٹھی) پتھر

وہ ان سب سے دور ہوتا وہ پتھر نا محسوس انداز میں

اپنی جیب میں ڈال گیا۔۔

چل پھر اپنے ان عجیب و غریب شوق کے نتائج بھی

ہمیں کیوں ہر دفعہ ساتھ پھنسواتی !!اکیلی ہی جھیل

بنفشہ خان تپے ہوئے انداز میں بولتی !!ہے۔۔۔۔۔

Alishey Khan

سب کو نیچے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے وہاں سے

بھاگی تھی۔۔

ملاقاتیں کرنے جارہے ہیں خان !!اوہو

صاحب؟؟۔۔۔۔اسے غصے سے مردان خانے کی

طرف سے ہی چھت پہ چڑھتے دیکھ کے اسکے دوستوں

نے ٹکڑا لگایا تھا جس پہ وہ انہیں قہر برساتی نظروں سے

گھورتا شاہ کے ہاتھ سے بندوق کھینچتا ہوا اوپر کی طرف

بڑھا تھا۔اسکے یوں اوپر کی طرف جانے پہ اسکے تمام

دوستوں نے مشترکہ قہقہ لگاتے ہوئے اسے چھیڑا تھا

Alishey Khan

یہ سوچے بغیر کے وہ اس وقت غصے سے پاگل ہو رہا

ہے--

------ان!! ارے کہاں چلی مجھے چھوڑ کے سب

سب کو یہاں سے بھاگتے دیکھ کے پریشے خان

معصومیت سے اپنے دانتوں میں انگلی پھنساتی اپنے

بائیں ہاتھ کو اضطرابی کیفیت میں نچاتی بلند آواز میں

بولی تھی لیکن تب تک وہ سب اسے اکیلے چھوڑ کے

بھاگ چکی تھی۔ پریشے خان نے تھوک نگلتے ہوئے

ایک دفعہ پھر سے بنیرے کے سوراخ سے مردان

Alishey Khan

خانے کی طرف بچوں کی طرح جھانکا تھا لیکن وہاں اب

اور حان کبیر خان نہیں تھا، پریشے خان کے صحیح معنوں

میں ہوش اڑے تھے وہ اپنا لہنگا دونوں ہاتھوں سے

تھام کے اوپر کو اٹھاتی اپنی پوری سپیڈ سے وہاں سے

بھاگنے ہی والی تھی جب اسے اپنی کمر کے گرد کسی کے

مضبوط بازو کی گرفت محسوس ہوئی تھی۔۔ پریشے خان

نے اس اچانک افتاد پہ اپنی ڈارک براؤن آنکھیں

پھیلاتے روہانسی شکل بنائی تھی۔۔ دل بری طرح سے

دھڑکا تھا، وہ اسکی خوشبو سے اسے پہچان چکی تھی۔

Alishey khan

جانتی ہو پریشے خان اس وقت میرا دل چاہ رہا ہے میں

تمہاری جرآت بھی !!کر دوں (قتل)تمہارا خون

۔۔۔۔اور حان کبیر !!کیسے ہوئی چھت پہ چڑھنے کی

خان اسکے کان کی لوں غصے کی شدت سے اپنے دانتوں

تلے دباتا غرایا تھا۔۔اسکے دانتوں کا دباؤ اپنے کان کی

لوں پہ محسوس کرتے ہوئے پریشے خان کی سسکی بے

ساختہ تھی۔پھولوں کے ائیر نگ سے کچھ گلاب کی

پتیاں ٹوٹتی ہوئی اسکے کندھوں پہ گری تھیں۔۔

Alishey khan

م۔میں۔۔ب۔بس۔۔نی۔۔نیچے۔۔ہی۔۔۔جا۔۔ر

۔رہی۔۔۔ت۔۔ تھی۔۔۔اور حان خان کے بے

باک ہاتھوں کو اپنے پیٹ پہ گردش کرتے محسوس کر

کے وہ اس کے حصار میں مچلتی ہوئی معصومیت سے

رونے والی شکل بنا کے بولی تھی۔وہ شیر کے چنگل میں

پھنس چکی تھی جبکہ وہ تو اسے چھیڑ کے ہمیشہ کی طرح

فرار ہو کے نکل جانا چاہتی تھی۔۔

میں نے پوچھا جرآت بھی کیسے ہوئی چھت پہ قدم

۔۔۔۔وہ اسکے دبلے پتلے سے پیٹ کو غصے !!رکھنے کی؟

Alishey Khan

سے اپنی مٹھیوں میں بھرتا طیش کے عالم میں اسکے

کان میں دھاڑا تھا۔ پریشے خان کا وجود کپکپایا۔ اسکے

ہاتھوں کی ظالم جسارتوں پہ پریشے خان کے ماتھے پہ

ننھے ننھے پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے۔۔

م۔میں۔۔تو۔۔بس۔۔فا۔۔فائرنگ۔۔۔دیکھ۔۔د

یکھنے۔۔۔آئی۔۔ت۔ تھی۔۔وہ اپنے پیٹ پہ موجود

اسکے دائیں ہاتھ کو ہٹانے کی ناکام کوشش کرتے

روہانسے انداز میں بولی تھی جب اورحان خان نے

اسے غصے سے چھت کی دیوار کے ساتھ لگایا تھا۔

Alishey khan

پریشے خان نے کراہتے ہوئے اپنی بل کھاتی کمر پہ ہاتھ

رکھا تھا، لہنگے کے بلاؤز کی ڈوریاں بری طرح سے اسکی

کمر میں پیوست ہوئی تھیں۔۔

میری بیوی کو فائرنگ دیکھنے کا بہت شوق ہے نا؟؟ بلکہ

یوں کہا جائے کہ میری غیرت سے چھیڑ چھاڑ کرنے

والا ہر شوق میری منکوحہ کو ہے تو غلط نہیں ہو گا!!

رائٹ؟؟۔۔اور حان کبیر خان اپنا بائیں ہاتھ کا مکا بنا

کے اسکے کان کے پاس دیوار پہ مارتے اپنے دائیں ہاتھ

میں پکڑی بندوق اسکے ماتھے سے گردن اور گردن

Alishey khan

سے پسٹل کا استعمال کر کے دوپٹا کھسکاتے ہوئے اسکی

گہرائیوں تک ٹریس کرتا پتھریلے لہجے میں غرایا۔۔

اپنے چہرے سے دل کے مقام تک ٹریس ہوتی اس

بندوق کو دیکھ کے پریشے خان کی ڈارک براؤن

آنکھیں پھیلی تھیں، اس نے اپنا حلق تر کرنے کے

لئے اپنے نیوڈ لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں پہ زبان

پھیرتے اپنے بے حد نزدیک کھڑے اورحان کبیر

خان کو دیکھا تھا، جس کی گرم سانسیں اسکا چہرہ جھلسا

رہی تھیں۔ اورحان کبیر خان کی نظریں بے ساختہ

Alishey Khan

اسکے باریک ہونٹوں کی طرف اٹھی تھیں جس پہ زبان

پھیرتے ہوئے وہ اپناڈر کم کرنے کی ناکام کوشش کر

رہی تھی۔۔

ب۔بن۔۔بند۔بندو۔۔بندوق۔۔۔ہ۔ہٹ۔۔ہٹائی

۔۔ہٹائیں۔۔ک۔کب۔۔کبیر۔۔۔پ۔پلیز۔۔۔وہ

ڈرے سہمے لہجے میں کانپتی آواز میں بولتی ہوئی دیوار

میں گھسنے کی کوشش کرنے لگی، اسے لگ رہا تھااور حان

خان اسکے چھت پہ چڑھنے کی اس گستاخی پہ واقعی ہی

اسکاخون کرڈالے گا۔۔

تمہیں کس نے بولا تھا بندوقوں سے کھیلنے والے انسان

کیا تم مجھے نہیں جانتی؟ کیا !!سے پنگا لینے کو پریشے خان

تم ان اٹھارہ سالوں میں مجھے نہیں جان پائی میں

تمہاری اس گھٹیا حرکت پہ تمہارا حشر برا کر دوں

گا!!۔۔۔وہ اسکی دھڑکنوں پہ بندوق کی نال کا دباؤ

بڑھاتے ہوئے غصے سے سرخ ہوتے چہرے سے طیش

کے عالم میں غرایا۔ اسکے بار بار غرانے پہ پریشے خان

اپنا نچلہ لب دانتوں تلے دباتی اپنی دھڑکنوں پہ نگاہیں

مرکوز کر گئی، اسے بے باکی سے یہاں بندوق رکھے

Alishey Khan

دیکھ کے وہ ڈر تو جو رہی تھی اب با قاعدہ کانوں کی لوں

تک سرخ پڑتی اوپر دیکھنے کی ہمت بھی نہیں کر پا رہی

تھی۔۔ کبیر خان کی نظروں نے بے ساختہ اسکی

نظروں کے تعاقب میں چہرے سے اسکی دھڑکنوں

تک کا سفر کیا تھا۔۔ اسے گہرے سبز رنگ کے گوٹے

کے کام سے لبریز فٹ بلاؤز میں دیکھ کے اورحان خان

کا دل کیا اسکا چہرہ تھپڑوں سے سرخ کر دے۔ بلاؤز

بمشکل پیٹ تک آ رہا تھا، بے حد ڈیپ گلے کی وجہ سے

بدن کی تمام رعنائیاں اپنے جلوے بکھیرتی اس وقت

Alishey Khan

کسی کو بھی پاگل کر سکتی تھیں اور اس پہ تضاد چھوٹے

آستینوں سے جھلک دکھلاتے اسکے بازو اور حان کبیر

خان کا میٹر مزید شارٹ کرنے کے لئے کافی تھے۔۔

اس سے گھٹیا بلاؤز نہیں ملا تھا تمہیں ذیب تن کرنے

کو؟؟۔۔۔۔۔اور حان کبیر خان اپنی بندوق کی نال پہ

مزید زور بڑھاتا اسکے گال پہ شدید غصے سے اپنے

دانت گاڑتا دبی دبی آواز میں غرایا۔۔پریشے خان کا

رنگ قندھاری ہوا تھا۔پریشے خان سے اس وقت

سانس لینا محال ہو رہا تھا، وہ اپنی پٹر پٹر چلتی زبان کو اس

Alishey khan

وقت چلانا جیسے بھول ہی چکی تھی۔ ایک تو اس بندوق

سے اسکی جان جارہی تھی اور اوپر سے کبیر کی اتنی

نزدیکی اور اسکی غصے میں کہی گئی بے باک بات سے

اسکی جان ہوا ہو رہی تھی۔۔

م۔ مو۔۔ مورے۔۔

نے۔۔۔ دلایا۔۔ ہے۔۔۔ یہ۔۔ لہنگا۔۔۔ انہی

۔۔۔ سے۔۔ پوچھ۔۔ لیں۔۔ اور یہ بندوق ہٹائیں

ورنہ۔۔۔۔ وہ ہمت کر کے لڑکھڑاتے لہجے میں بولتی

اچانک سے اپنے ازلی انداز میں بولتی بولتی اسکی سرخ

Alishey Khan

کرسٹل گرے آنکھوں کو دیکھ کے اپنی زبان کو بریک لگا گئی۔ پریشے خان نے نیچے لاؤنج میں لہنگے پہ اچھا بھلا دوپٹا سیٹ کیا ہوا تھا لیکن اور حان کبیر خان اسے خود ہی بندوق کی مدد سے سرکاتا بھول چکا تھا کہ اس نے اسکا دوپٹا خود بے ترتیب کیا ہے۔

ورنہ۔۔۔ورنہ کیا کرو گی؟ ہاں بولو۔۔۔میں سننا چاہتا ہوں تم اس سے اونچے لیول کی اور کیا گھٹیا حرکت انجام دے سکتی ہو؟؟۔۔۔وہ اسکے کان کے پاس ایک دفعہ پھر سے اپنے بائیاں ہاتھ مارتا اب اس بندوق کو

اسکے بلاؤز کے گہرے گلے سے نیچے کی طرف سرکا رہا

تھا، پریشے خان نے نم نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا

تھا۔۔

رات کے وقت چھت پہ آنے سے آپ ہمیں گھٹیا

قرار دے رہے ہیں؟؟ کیوں ایسا کونسا گناہ کیا ہے ہم

نے اس چھت پہ آ کے؟ کیا کسی نامحرم کے ساتھ

دیکھا۔۔۔ وہ ابھی غصے سے اسی کی طرح غراتی جب

اورحان کبیر خان نے بندوق اسکی دھڑکنوں سے

ہٹاتے ہوئے اسکے لبوں میں دبائی تھی، پریشے خان

Alishey khan

بھول چکی تھی وہ کیا بولنے والی ہے، بندوق کو اپنے

ہونٹوں پہ محسوس کرتے اسکا کلیجہ منہ کو آیا تھا۔۔

اگر کسی نامحرم کے ساتھ دیکھتا تو تم ابھی تک زندہ نہ

ہوتی پریشے خان بلکہ غیرت کے نام پہ کب کی قتل کر

اور رہی بات گھٹیا قرار دینے کی تو وہ میں !!دی جاتی

کسی کی !نے تمہیں نہیں تمہاری حرکت کو نام دیا ہے

میں اتنی جرآت نہیں ہے اور حان کبیر خان کی منکوحہ

سوچ سمجھ کے منہ سے !پہ ایک نگاہ غلط بھی ڈال لے

الفاظ نکالا کرو ورنہ اس بندوق کو اگر تمہارے سینے پہ

Alishey Khan

دھڑ سکتا ہوں تو ٹریگر دبانا بھی میرے لئے کوئی مشکل

کام نہیں ہے!! اسکے جھک کے خان کبیر حان اور۔۔۔

چہرے پہ اپنا چہرہ رکھتا غصے کی شدت سے دھاڑا تھا،

اسکے جملہ ادھورا چھوڑنے پہ وہ بندوق پھر سے اسکی

دھڑکنوں تک لا چکا تھا۔ پریشے خان کا دل دھڑک

دھڑک کے اتھل پتھل ہو رہا تھا، اسکی اتنی نزدیکی اور

غصے پہ اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہو رہی

تھی۔۔

Alishey khan

ٹریگر

۔۔دبا۔۔دبائیں۔۔۔گے۔۔۔تو۔۔۔زندہ۔۔آپ۔۔

کو۔۔بھی۔۔۔مورے۔۔نہیں۔۔چھوڑیں۔۔۔گی

۔۔۔وہ اسکے اتنا روعب جھاڑنے پہ آخر کب تک

خاموش رہتی، اسکی اتنی نزدیکی پہ بھی وہ ہمت کر کے

اسے دھمکی لگا گئی چاہے لہجہ لڑکھڑا چکا تھا، اسکے بولنے

پہ اسکے باریک پتلے لب اور حان کبیر خان کے بیرڈ

زدہ گال سے ٹچ ہوئے تھے، پریشے خان جھینپی تھی،

اسکے نازک لبوں کا لمس اپنے گال پہ محسوس کرتے وہ

Alishey khan

کرنٹ کھاتا اس سے اپنا چہرہ دور کر گیا۔ اسکے لمس

سے دل میں عجیب سی گدگدی ہوئی تھی۔۔

جانتی ہو نا اور حان کبیر خان تمہاری اس قینچی کی طرح

چلتی زبان کے ساتھ ساتھ سانسیں بھی کس طرح سے

بند کرتا ہے؟ تو کیوں پٹر پٹر بند نہیں ہوتی

تمہاری؟؟؟۔۔۔وہ اسکی زبان درازی پہ اپنے بائیں

ہاتھ سے اسکے لبوں کو مسلتا ہوا دانت پیس کے غرایا

ساتھ ہی نا محسوس انداز میں وہ اسکے لبوں سے سرخی

بھی صاف کر چکا تھا جس کی وجہ سے اسکے باریک

Alishey Khan

ہونٹ پہلے سے بھرے لگ رہے تھے۔۔ اسکی اس

قدر بے باک سرگوشی پہ پریشے خان کو بے ساختہ کچھ

دن پہلے والا واقع یاد آیا تھا جب اس نے پہلی بار اسکے

ہونٹوں کو چھوتے اسکی سانسیں روک دی تھیں۔۔

ن۔۔نیچے۔۔س۔۔سب۔۔ان۔۔انتظار۔۔کر۔۔ر

ہے۔۔ہوں۔۔گے۔۔ہمیں۔۔۔نیچے۔۔جانا۔۔ہے

۔۔دو۔۔دور۔۔ہٹیں۔۔کبیر۔۔وہ اپنا چہرہ اسکی پہنچ

سے دور کرتی تھوک نگل کے بولی تھی۔۔

Alishey khan

چٹھی کیوں پھینکی تھی؟۔۔۔۔۔وہ اس کی بات

نظر انداز کرتا اسکا جبڑہ اپنے ہاتھ کی گرفت میں لئے

غصے سے استفسار کر رہا تھا۔۔

اپنے شوہر کو پھینکی تھی کسی ایرے غیرے کو

۔۔۔وہ اسکی کرسٹل گرے آنکھوں میں اپنی!! نہیں

ڈارک براؤن آنکھیں گاڑتی غصے سے بولی تھی۔۔وہ

کب سے اتنی سی بات پہ غصہ کئے جا رہا تھا اور اس پہ

تضاد اسکی دھڑکنوں پہ پسٹل کا دباؤ بڑھاتے وہ یہ بھول

چکا تھا اس نازک سی پری کو اسکے اس عمل سے تکلیف

Alishey khan

اتنے غیر مردوں !!ہو رہی ہآواز نیچی رکھو پریشے خان

کے درمیان تم نے مجھے چھت سے یہ چٹھی پھینک کے

صرف مجھے ہی نہیں بلکہ دوسرے مردوں کو بھی خود

میں ہاتھ توڑ دوں گا !!کہ طرف متوجہ کیا ہے

تمہارے جن ہاتھوں سے تم مجھے یہ تھرڈ کلاس چٹھیاں

۔۔۔اور حان کبیر خان اسکے جبڑے کو چھوڑ!! لکھتی ہو

کے اسکے نازک ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھ کی گرفت

میں لے کے مڑ ور تا شدید غصے سے دھاڑا تھا لیکن اتنی

آواز میں جو نیچے تک نہ جا سکے۔۔ویسے بھی مردان

Alishey Khan

خانے میں شدید فائرنگ ،ڈھولوں کی تھاپ اور بلند
آواز میں موسیقی جاری تھی، اسکے گرجنے کی آواز
مردان خانے کی طرف تو نہیں لیکن زنان خانے کی
طرف ضرور جاسکتی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔پریشے خان !کبیر !اللہ اللہ ہماری مہندی
کو اپنے ہاتھوں میں شدید درد ہوا تھا جس پہ وہ درد کی
وجہ سے کراہنے کے ساتھ ساتھ اب کی بار روتے
ہوئے اپنی مہندی کی فکر کر رہی تھی جو اسکے اتنے دل
سے لگوائی تھی۔ اسکے یوں بچوں کی طرح روتے

Alishey Khan

ہوئے بولنے پہ اورحان خان نے جلدی سے اسکے

ہاتھوں پہ اپنی گرفت ڈھیلی کرتے اسکی ہتھیلیاں اپنے

سامنے کی تھیں۔۔رات کا وقت تھا پوری حویلی کو

مختلف لائٹوں اور پھولوں سے سجایا گیا تھا، وہ دونوں

چھت کے بالکل کونے والی سائیڈ پہ تھے، وہاں اس

وقت نیچے سے کسی کی بھی نظر نہیں پڑ سکتی تھی،

اورحان خان نے مدھم روشنیوں میں اسکے گجروں

سے سجے ہاتھ پہ لگی اپنے نام کی مہندی پہ نظریں

دوڑائی تھیں۔۔

بے حد "کبیر کی دلہن" چھوٹی سی گول ٹکی میں

خوبصورتی اور نفاست سے لکھا گیا تھا، دونوں ہاتھوں پہ

صرف یہی تھوڑی سی مہندی لگائی گئی تھی لیکن

خوبصورتی سے لگائی گئی تھی، پریشے خان ویسے تو

درمیانی جسامت کی مالک تھی نا وہ زیادہ موٹی تھی اور

ہی زیادہ پتلی لیکن اسکی کلائی کافی بھری بھری موٹی سی

تھیں، جن پہ گجرے پہنے ہوئے نیچے ڈھلکنے کی بجائے

اپنی جگہ پہ سیٹ اسکے نازک ہاتھوں کی خوبصورتی میں

اضافہ کر رہے تھے۔۔ پریشے خان کو آج روپ کل

Alishey khan

سے بھی زیادہ آیا تھا، بنفشہ اور زلے نے اسکی منت کر

ڈالی تھی کہ تھوڑا سا میک اپ کروا لے لیکن اس کی

ایک ہی رٹ تھی وہ صرف کل کے دن اپنے کبیر کے

لئے پور پور سجتی اسکی دلہن بنے گی، مایوں اور مہندی پہ

وہ بالکل سمپل لک رکھے گی، اسے اپنی سانولی رنگت

بالکل بری نہیں لگتی تھی بلکہ وہ تو اتراتی تھی کہ وہ ان

سب کی طرح سفید میدہ نہیں براؤن گرل ہے!! وہ

خود براؤن گرل اور ایشیئن بیوٹی کہنا زیادہ پسند کرتی

تھی۔۔

Alishey Khan

اپنا یہ جھوٹا رونا بند !! نہیں خراب ہوئی تمہاری مہندی

۔۔۔۔۔ اسے بچوں کی طرح ہونٹ لٹکا کے !! کرو

روتے دیکھ کے وہ تپے ہوئے لہجے میں مدھم آواز میں

بولا تھا، دھیان ہنوز اسکی مہندی کی طرف تھا جو اسکے

ہاتھوں پہ بے حد پیاری لگی تھی، کبیر خان کے دل نے

بے ساختہ خواہش کی تھی اسکی مہندی کی خوشبو سونگنے

کی لیکن ایسے وہ مزید فری ہو جاتی۔۔۔ اسی لئے وہ خود

کو بعض کر گیا۔۔

Alishey Khan

کیسی لگی ہے؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسے خاموشی سے اپنی

مہندی کی طرف دیکھتا پا کے وہ اپنے آنسو روکتے

ہوئے چہک کے بولی تھی، وہ بھول چکی تھی اسکے

دوسرے ہاتھ میں ابھی بھی بندوق ہے اور اس انسان

نے اسکی بھیجی گئی چٹھیوں کو تھرڈ کلاس کا نام دیا

ہے۔۔

میرے باپ کے نام کی مہندی لگواؤ گی تو مجھے کیسی لگ

سکتی ہے؟؟؟ تمہیں کتنی بار منع کیا ہے مجھے کبیر نہ بلایا

Alishey Khan

کرو!! اسکے ہاتھ بولتا سے ناگواری اور غصے وہ۔۔۔۔۔

چھوڑ گیا۔۔ پریشے خان کا چہرہ ایک دم سے بجھ گیا۔۔

لیکن ہمیں تو آپ کو کبیر کہنا پسند ہے اور ہم نے یہ

مہندی بھی صرف آپ کے لئے لگوائی ہے۔۔ ہم

اپنے دل کا کیا کریں کبیر؟۔۔۔۔۔ وہ بے حد

معصومیت سے منہ لٹکا کے بولتی اور حان کبیر خان کا

دل تیزی سے دھڑکا گئی۔

Alishey Khan

کیا تم نہیں جانتی پریشے خان اس وقت جس چھت پہ

تم کھڑی ہو اسکا راستہ زنان خانے اور مردان خانے

دونوں اطراف سے آتا ہے!! اور حان خان۔۔۔؟

اسکی بات کا جواب دیئے بغیر اسکے گال پہ بندوق رکھتا

آئیبرو آچکا کے کرخت لہجے میں بولا۔۔اسے پھر سے

خود کو بندوق سے ڈراتے دیکھ کے پریشے خان کی

ڈارک براؤن آنکھوں میں خوف کی لکیر واضح تھی۔۔

کچھ پوچھ رہا ہوں میں تم سے! اسے خاموشی۔۔۔۔

سے بندوق کی طرف دیکھتا پا کے وہ مزید غصے سے بولا

Alishey Khan

جس پہ پریشے خان نے پہلے ناں میں پھر ہاں اور پھر

سے ناں میں سر ہلایا تھا۔ اسکا دھیان اس وقت صرف

بندوق پہ تھا جس سے وہ کب سے اسکی جان سولی پہ

لٹکائے ہوئے تھا۔۔

۔۔۔۔۔وہ دانت پیس کے تپے ہوئے!!منہ سے پھوٹو

لہجے میں بولا۔۔

Alishey khan

پتا۔۔ نہیں۔۔۔پتا۔۔۔ تھا۔۔۔وہ اپنی چھوٹی سی ناک

سکوڑتی معصومیت سے پھر سے اسے کنفیوز ساجواب

دے رہی تھی۔۔

تو پھر کیوں آئی تم اوپر؟؟اگر اس وقت میں اپنے

دوستوں کے ساتھ یہاں چھت پہ محفل سجاکے بیٹھا

ہوتا اور تم یوں سج دھج کے اوپر قدم رکھتی تو تمہیں کیا

لگتاہے اورحان کبیر خان تمہیں بخش دیتا؟؟میں چمڑی

ادھیڑ کے رکھ دیتا تمہاری بیوقوف لڑکی!!۔۔۔

اورحان کبیر خان اس سے خود ہی سوال کر کے خود ہی

Alishey khan

جواب دیتا غصے سے اسکے کان کے پاس غرایا۔ اس کے

ان جملوں سے پریشے خان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا

وہ واقعی ہی ٹھیک کہہ رہا تھا تقریبات پہ یونہی ہوتا تھا

بہت سے مرد پٹھان اوپر چھت پہ آ کے سگار جلاتے

ہوئے محفل لگالیا کرتے تھے اور وہ یہ سب بھولتی اوپر

آ کے اسے چھٹی پھینک رہی تھی۔۔ پریشے خان نے

خود پہ افسوس کرتے ہوئے سوچا تھا لیکن اس کے منہ

سے خود کے لئے بیوقوف لڑکی جیسے لفظ بھی ایک آنکھ

نہیں بھائے تھے۔۔

Alishey khan

کبیر۔۔ہم۔۔تو۔۔بس۔۔فائرنگ۔۔دیکھنے۔۔۔۔۔

۔ابھی پریشے خان اپنا پرانا جملہ معصومیت سے دہراتی

جب اورحان کبیر خان نے اپنی بندوق آسمان کی

طرف اٹھاتے اس میں موجود چھ کی چھ گولیوں کے

فائر نکالے تھے، اپنے کان کے قریب گولیوں کی اس

قدر بلند تھر تھراہٹ سنتے پریشے خان کی چیخیں بلند

ہوئی تھیں۔اس نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا تھا، پریشے

خان کو اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس

ہوئے تھے، اسکی زبان تالو سے چپکی تھی، پورے بدن

میں کپکپاہٹ واضح تھی۔ وہ ڈرتی ہوئی اپنے چہرے پہ

دونوں ہاتھ رکھتی پھوٹ پھوٹ کے رونا شروع کر گئی

صد شکر اسکی مہندی خشک ہو چکی تھی ورنہ ساری

مہندی اسکے خوبصورت چہرے پہ چھپ جاتی۔ ہاں یہ

سچ تھا اسے فائرنگ کی آواز پسند تھی لیکن اپنے کان

کے اس قدر پاس پسند نہیں تھی۔ وہ ایک نازک سی

لڑکی تھی چاہے جتنی مرضی مضبوط بنتی تھی لیکن تھی

تو وہ ایک لڑکی جس کا باقی تمام لڑکیوں کا طرح گولیوں

کی تھرتھراہٹ اپنے اتنے نزدیک سے سن کے دل

Alishey Khan

لرز چکا تھا، اسے مسلسل فائرنگ کرتے دیکھ کے وہ

اسکے سینے میں چھپی تھی، اور حان کبیر خان کا آخری

فائر نکالتا ہاتھ ایک پل کے لئے رکا تھا لیکن پھر وہ اسے

بھی نکالتا بندوق کی میگزین خالی کر گیا۔۔

ہو گیا شوق پورا؟؟ یا مزید ڈوز کی ضرورت

ہے؟۔۔۔ اسے ہچکیوں سے روتے دیکھ کے اور حان

کبیر خان کو لگا وہ ہمیشہ کی طرح رونے کا ڈرامہ کر رہی

ہے لیکن اس وقت وہ سچ میں رو رہی تھی وہ بہت ڈر

چکی تھی۔

Alishey khan

ن۔ نہی۔۔ نہیں۔۔۔۔وہ اس سے دور ہوتی بھیگے لہجے

میں بولتی سہمتے ہوئے یہاں سے بھاگنے ہی والی تھی

جب اورحان خان نے اسے بازو سے پکڑ کے اپنے

قریب کیا تھا، اسکے لرزتے بدن کو محسوس کر کے

اورحان کبیر خان کے دل کو کچھ ہوا تھا زوہ بری طرح

سے کانپ رہی تھی۔۔اس نے پریشے خان کو اس قدر

ڈرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا تھا جس طرح سے وہ اس

وقت ڈر رہی تھی۔۔اس نے پریشے خان کی آنکھوں

میں ہمیشہ شرارت دیکھی تھی جہاں اس وقت خوف

Alishey khan

ہچکولے کھا رہا تھا۔وہ گہری نظروں سے اسکی طرف

دیکھ رہا تھا جو بھیگی شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھ

رہی تھی۔۔

!!آئیندہ سے میں تمہیں چھت پہ نہ دیکھوں پریشے خان

۔۔۔۔وہ اسکی شکوہ کناں آنکھوں میں دیکھتا مدھم

لہجے میں بولا تھا۔۔

Alishey Jkhan

ہ۔۔ ہمم۔۔ ٹھیک۔۔۔۔وہ ہنکارا بھرتی آرام سے اس

کی بات مانتی اس سے اپنا بازو چھڑوانے لگی۔اسکے

چہرے پہ ناراضگی واضح تھی۔۔

اور چھٹی۔۔۔ابھی اورحان خان مزید کچھ بولتا جب

پریشے خان نے اسکی بات کاٹی۔۔

ہا۔۔ہاں۔۔ ہمم۔۔ نہیں۔۔۔ لکھیں۔۔۔گے۔۔۔

ہمیں۔۔۔ چھوڑ۔۔دیں۔۔ ہمیں۔۔نیچے۔۔

مورے۔۔۔کے۔۔۔پاس۔۔۔جانا۔۔۔ہے۔۔۔وہ

Alishey Khan

اسکے بولنے سے پہلے ہی اسکی بات مانتی بھیگی آواز میں

اپنے کپکپاتے لبوں سے بولتی اس سے دور ہونے لگی

جب اورحان خان نے پسٹل زمین پہ پھینک کے اسکے

کندھوں پہ دباؤ ڈالتے اسے دیوار کے ساتھ لگایا تھا،

اسکے کانپتے بدن کو محسوس کرتے وہ اس پہ جھک کے

اسکے کانپتے باریک لبوں پہ اپنے لب رکھ گیا۔

۔۔۔۔۔بنفشہ !شرم کرو !افف افف لڑکیوں بھاگو

خان اور ذلے خان جو کب سے سہیلیوں کے ساتھ

کھڑی چھت کے دروازے سے چھپ کے پریشے

Alishey khan

خان کی درگت بنتے دیکھ رہی تھی اور حان کبیر خان کو

اتنے رومانٹک موڈ میں آتے دیکھ کے بنفشہ خان شرم

سے سرخ پڑکے دھیمی آواز میں سب کو خبردار کرتی

نیچے کی طرف بھاگی تھی، باقی سب بھی شرم سے لال

پڑتی پریشے خان کو اس شیر کے چنگل میں چھوڑ کے

نیچے بھاگ گئی۔۔ گولیوں کی تھرتھراہٹ کی آواز پہ

ان سب کے منہ سے بھی چیخیں بر آمد ہوئی تھیں لیکن

فائرنگ کی آواز شدید تھی جس کی وجہ سے ان کی

چیخیں کوئی سن نہیں پایا تھا۔۔ وہ پریشے خان کے نیچے

Alishey Khan

آنے کا انتظار کر رہی تھیں لیکن تب تک وہ اپنے شوہر

کے ہتھے چڑھ چکی تھی۔۔ انہیں یہ سارا منظر کسی

ایکشن اور رومانٹک سی مووی سے کم نہیں لگا تھا۔۔

اور حان کبیر خان کو آج بھی اسکے ہونٹ جکڑنے میں

مشقت پیش آئی تو غصے سے جھنجھلاتے اس دن کی

طرح اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کے اسے زمین سے اوپر کی

اسکے جبڑے کو دبوچ کے اسکے _ طرف اٹھاتے

ہونٹوں کا پاؤٹ بناتے ہوئے انہیں اپنے لبوں کی قید

میں کے جکڑ گیا۔ وہ واحد شوہر تھا جو جب تک اپنی

Alishey khan

بیوی کے ہونٹوں کو پاؤٹ کی صورت میں گول شیپ

میں نہیں ڈالتا تھا اسے کس کرنے میں مزہ نہیں آتا

تھا۔۔اسکی بے باک جسارت پہ پریشے خان کو اپنا دل

کنپٹیوں میں دھڑکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا جبکہ چہرے

سے گویا پر تپش شعائیں نکل رہی ہوں۔اور حان کبیر

خان کے لمس میں جان لیوا شدت محسوس کرتی پریشے

خان اپنی آنکھیں زور سے میچ گئی۔وہ اسکے لبوں پہ اپنی

جنون خیزیاں دیکھاتا اس کے نچلے ہونٹ کو اپنے

دانتوں سے زخمی کرتا اب اسکے بالائی ہونٹ کو اپنے

Alishey khan

لبوں میں جکڑے ہوئے تھا۔ اسکے ظلم پہ پریشے خان

کی آنکھیں نم ہوئی تھیں، اس نے اسکی کالی اجرک کو

اپنے نازک ہاتھوں میں مٹھیوں میں دبوچا تھا، کبیر خان

پیچھے ہٹنے کی بجائے اسکے بیک ڈیپ گلے پہ بے باکی سے

اپنا ہاتھ پھیرتا اسکی ڈوریوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہا

تھا، اسکی بے باک حرکتوں پہ پریشے خان نے جی بھر

کے خود کو ملامت کی تھی جس نے اس شیر کے منہ

میں خود ہاتھ ڈالتے اپنی جان عذاب میں ڈالی تھی۔۔

Alishey khan

یہ سزا جانتی ہو کس لئے دی ہے؟ تا کہ تم آئیندہ

میرے دوستوں کے سامنے تو دور مجھے اکیلے میں بھی

کیونکہ پتھر کتوں !!یوں پتھر مار کے چھٹی نہ دے سکو

کو مارے جاتے ہیں تا کہ انہیں اپنی طرف متوجہ کر لیا

جائے یا ان کی جگہ سے ہٹا دیا جائے اور اپنی سانسیں

رکنے پہ تمہیں اتنا تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ تمہارا شوہر

جانور نہیں بلکہ ایک ثابت انسان ہے جسے ان ہونٹوں

سے نرمی سے انسانوں کی طرح مخاطب کرنا ہے نہ کہ

۔۔۔ کتنی ہی دیر !!بد تمیزوں کی طرح پتھر مار کے

Alishey Khan

اسکے ہونٹوں پہ اپنی من مرضی کرنے کے بعد وہ

انہیں آزادی بخشتا پھولی سانسوں کے درمیان اسکے

چہرے پہ پھنکارا۔ اسے واقعی ہی اسکی یہ حرکت بہت

بری لگی تھی جس کا غصہ اس نے اس کے ہونٹوں پہ

اتارا تھا یا شاید وہ آج بھی کمزور لمحے کی زد میں اس کے

ہونٹوں کو قید کرنے کی اصل وجہ اپنے غصے کے

لبادے میں چھپا گیا تھا۔۔ پریشے خان کو اپنے لبوں پہ

اس دن سے زیادہ جلن محسوس ہوئی تھی، اسے

اور حان کبیر خان پہ اس وقت اتنا غصہ آرہا تھا اس کا

Alishey khan

بس نہیں تھا اسے بھی ایسی ہی سزا دے ڈالے لیکن

شرم آرے آرہی تھی۔۔وہ اسے گولیوں سے ڈرانے

کے بعد یوں سزائیں دیتا کوئی ظالم جابر شوہر محسوس ہو

رہا تھا۔اسے صدمے کی کیفیت میں اپنے لبوں پہ ہاتھ

جماتے دیکھ کے اورحان کبیر خان کی نظریں اسکی

دھڑکنوں کی طرف اٹھی تھیں جن پہ اس نے کچھ دیر

پہلے بندوق کازور ضرورت سے زیادہ بڑھایا تھا۔۔

اس گھٹیا بلاؤز کو زیب تن کرنے کی سزا میں تمہیں کل

ابھی پہلی !!فرصت سے دوں گاپریشے ہاشم خان

Alishey khan

فرصت میں جا کے یہ آدھا ادھورا بلاؤز تبدیل کرو

۔۔۔۔۔وہ اسکی!!ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

دھڑکنوں کے مقام پہ نرمی سے اپنی انگلیاں سہلاتا

دبے دبے غصے سے گویا ہوا تھا نا محسوس انداز میں وہ

اس جگہ پہ نرمی سے ہاتھ پھیر رہا تھا جہاں اس نے غصے

سے بندوق کی نال کا زور بڑھایا تھا۔۔پریشے خان پہ

اس وقت چہرہ شرم وحیا اس قدر غالب تھی کہ وہ اس

کے نرم لمس کی نرمی ٹھیک سے محسوس بھی نہ کر

پائی۔۔اور حان کبیر خان کو اپنے ہاتھ کے نیچے اسکی

Alishey Khan

دھڑکنیں ادھم مچاتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی، اسکے

سانولے چہرے کو قندھاری ہوتے دیکھ کے وہ کچھ پل

کے لئے مبہوت ہوا تھا، لیکن اگلے ہی پل وہ اپنے ہاتھ

کی بڑھتی گستاخیوں پہ قابو پاتا اس سے فاصلے پہ ہو گیا۔

پریشے خان کی نظریں جھکی ہوئی تھیں، گھنی مڑی ہوئی

پلکیں عارضوں پہ سجدہ ریز تھیں، اسے کبھی نہیں لگا تھا

یہ انسان اس قدر رومانٹک بھی ہو سکتا ہے لیکن وہ تو

اپنی بے باک باتوں سے ہی اسکے دل کی دھڑکنوں میں

طغیانی مچانے کا ہنر رکھتا تھا جیسے۔۔ اسے جانے کی

Alishey Khan

بجائے شرما کے یہی کھڑے دیکھ کے اورحان خان نے

اپنی جیب میں ہاتھ ڈالتے وہ پتھر نکالا تھا، وہ اس پہ

بندھی ربڑ بینڈ نکال کے اس چٹھی کو کھولنے ہی والا تھا

جب پریشے خان اپنے لہنگے کو دونوں ہاتھوں میں تھامتی

تیزی سے وہاں سے بھاگی تھی، اسے چٹھی کھولتے دیکھ

کے ہی اس کے گال سرخ ہو چکے تھے اگر جو وہ اس

کے سامنے پڑھ لیتا تو پریشے ہاشم خان کا کیا بنتا؟

دوپٹا ٹھیک سے پھیلا کے لو ورنہ اسی دوپٹے کو تمہاری

گردن کے گرد لپیٹ کے تمہارا اگلہ گھونٹ دوں گا

Alishey Khan

پریشے خان !!بکھری اسی لاپرواہی سے اسے۔۔۔۔

حالت میں بھاگتے دیکھ کے اورحان کبیر خان چٹخنی کو

کھولنے کی بجائے اسکی پشت پہ نظریں جمائے غرایا،

پریشے خان نے ایک منٹ سے پہلے دوپٹا اپنے اردگرد

اچھے سے پھیلاتے لہنگے کو پھر سے سنبھالتے شرمیلی سی

مسکراہٹ کے ساتھ نیچے کی طرف دوڑ لگائی تھی۔۔

اسکا پوزیسیو انداز ناجانے کیوں پریشے خان کے دل

کو بھا چکا تھا۔۔ اسکا یہی انداز اسے اسکا وہ ظلم بھلا چکا تھا

جو اس نے کچھ دیر پہلے اسکے کانوں کے پاس بندوق

Alishey Khan

سے فائر نکالے تھے۔۔وہ ایسی ہی تھی جب کوئی اس

کے ساتھ برا کر کے اچھا کرتا تھا وہ اپنے ساتھ ہوئی

زیادتی کو جلدی بھول جایا کرتی تھی اور اگر جو نہیں

بھولتی تھی تو بھلانے کی بھرپور کوشش کیا کرتی

تھی۔۔

!میرے ان رومانٹک سرتاج "!ہنسنا بند کریں کبیر"

۔۔۔۔چھٹی پہ لکھی اس تحریر کو "نظر لگ گئی تو؟

پڑھتے اور حان کبیر خان کو خود معلوم نہ ہوا کب اسکے

عنابی لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔۔اس ملاقات

Alishey khan

کے بعد وہ شاید نہیں یقیناً جان چکی تھی کہ وہ ان

رومانٹک نہیں بلکہ اسکی سوچ سے زیادہ بے باک

پٹھان ہے۔۔اس نے کتنی ہی بار یہ تحریر پڑھ ڈالی تھی

وہ خود بھی نہیں جانتا تھا، جیب میں بجتے فون کی

تھرتھراہٹ محسوس کرتے اورحان کبیر خان ہوش

میں آیا تھااور پھر اپنے یوں مسکرانے پہ حیران ہوتا

جلدی سے اپنی مسکراہٹ کا اثر زائل کرتا یہ چٹھی پھر

سے اپنی جیب میں ڈالے شاہ کا فون یس کرتے ہوئے

کان کو لگا گیا۔۔

Alishey Khan

خیریت ہے؟ اتنی لمبی ملاقات؟ کہیں بھابھی کا قتل کر

کے ان پہ فاتحہ تو نہیں پڑ رہا؟ شاہ ہنستے ہوئے استفسار

کر رہا تھا، وہ جانتا تھا اور حان کبیر خان کو اپنی بیوی کی یہ

حرکت قطعی پسند نہیں آئی ہو گی اور اسکے بیوی کے

علاوہ اس کے ساتھ یہ حرکت کر بھی کوئی نہیں سکتا

تھا۔ ویسے بھی کسی بھی مرد کو اپنے تمام دوستوں کے

درمیان ایسی حرکت بالکل اچھی نہ لگتی بشرطیکہ وہ

غیرت مند ہو۔۔

Alishey khan

ارادہ یہی تھا لیکن بچ گئی۔۔۔۔اور حان کبیر خان نیچے

گری بندوق پکڑ کے اس کی نال پہ پھونک مارتا گھمبیر

لہجے میں بولتا مردان خانے کی سائیڈ سیڑھیوں کی

طرف بڑھ گیا۔۔اسکے جواب پہ شاہ کا قہقہ بلند ہوا تھا

۔۔وہ دونوں گہرے دوست تھے، اسی لئے ایک

دوسرے کو یوں چھیڑ لیا کرتے تھے۔۔

____

Alishey khan

از قلم۔۔۔۔۔علیشے خان

!!!!خان ن ن

۔۔۔۔۔۔کبیر خان نے غراتے ہوئے اب کی بار

سوئے ہوئے اورحان کبیر خان کو کھینچ کے تکیہ مارا تھا

جو کب سے ان کی پکار کو نظر انداز کرتا گھورے بیچ

کے سو رہا تھا۔ اور اسے تکیہ مارنے کی یہ جرآت بھی

صرف اسکا باپ ہی کر سکتا تھا۔ وہ پوری رات اپنے

دوستوں کے ساتھ ڈیرے پہ گزار کے فجر کے بعد

Alishey Khan

حویلی آیا تھا، وہ اتنا تھک چکا تھا کہ دوپہر کے چار بجے

تک سو کے بھی اسے اپنی نیند کم لگ رہی تھی کیونکہ

اسکے دوستوں نے اسے کتنی کتنی دیر کھڑا کر کے اس

پہ پیسے کی برسات کی تھی، اسکی گردن اکڑ چکی تھی۔۔

یہ نہیں تھا کہ آج وہ پہلی بار اتنی دیر تک جاگا تھا اور

اسلئیے ابھی تک سو رہا تھا۔ نہیں۔۔ بالکل نہیں۔۔۔ وہ

اتنی دیر تک صرف اتوار کے دن تک سوتا تھا ورنہ وہ

ایک ذمہ دار سردار اور بزنس مین تھا لیکن آج اس

سردار کو اتوار کی بجائے اپنی شادی والے روزیوں

Alishey Khan

لاپرواہی سے سوتے دیکھ کے کبیر خان کو خود اوپر آ

کے اسے جگانا پڑا تھا، کیونکہ ملازموں کی پکار پہ اٹھنے

والی وہ نسل نہیں تھی۔۔

ہمم۔۔۔۔۔۔۔۔۔اورحان خان نے ہنکارا بھرتے

ہوئے ان کا خود پہ پھینکا گیا تکیہ اپنے منہ پہ رکھا تھا۔۔

میں تمہارا منہ توڑ دوں گا اگر تم اگلے دو منٹ میں بیڈ

سے کھڑے نہ ہوئے تو۔۔۔۔اسے اٹھنے کی بجائے

Alishey khan

پھر سے سوتے دیکھ کے کبیر خان دبی دبی آواز میں

غرائے۔۔

آپ نے کیا کرنا ہے مجھے جگا کے؟؟ آج رات تو سب

اسی لئے مجھے ڈسٹرب ! کچھ صرف میں نے کرنا ہے

کرنے کی بجائے نیند پوری کرنے دیں۔۔ یہ نا ہوں

رات کو یہاں سے میری آنکھ لگے اور وہاں سے میری

سہاگ رات فلاپ ہو جائے۔۔ وہ اپنے منہ پہ تکیہ

رکھے اپنی مسکراہٹ دباتا ہوا جھنجھلائے انداز میں بولا

تھا، مقصد انہیں تنگ کر کے سرخ کرنا تھا، اور وہ اسکی

Alishey Khan

بے باک بات پہ سرخ پڑے تھے اور شدید پڑے تھے

یوں کہ چہرے کے ساتھ ساتھ کانوں کی لوئیں بھی

سرخ ہو چکی تھیں۔۔

خان ن ن!!! بس تھے دھاڑے بار کی اب وہ۔۔۔۔

نہیں تھا سائیڈ ٹیبل پہ پڑا لیمپ اپنے اکلوتے سپوت پہ

توڑ دیں۔۔

جی خان کی جان!! بھینچ کے خود میں تکیے کو وہ۔۔۔۔

اوندھے منہ ہوتا گھمبیر آواز میں بولا، اور حان خان کو

Alishey Jkhan

اس وقت اپنی ہنسی ضبط کرنا دنیا کا مشکل کام لگ رہا

تھا۔۔وہ سب کے سامنے سنجیدہ رہنے والا سردار باپ

اور دوستوں کے سامنے ہمیشہ اپنی اوقات دیکھا جایا

کرتا تھا۔۔وہ اپنے باپ کو یقین دلاتا تھا کہ آپ نے

ایک بے باک پٹھان کو اس دنیا میں لانے کی سنگین

غلطی انجام دی ہے۔اسکے یوں تکیے کو اپنے سینے میں

بھینچنے پہ تضاد اسکا گھمبیر بوجھل لہجہ سنتے کبیر خان

سٹپٹائے تھے۔ان کی بیوی نے بیٹا نہیں بلکہ اپنے شوہر

کا باپ پیدا کیا تھا۔۔کبیر خان نے غصے سے سوچا۔۔

Alishey khan

یہ تین گھنٹے گزرتے پتا نہیں چلنا۔۔ !!مر و یہی پہ

مر دان خانے میں اتنے مہمان دوست تمہارا پوچھ

رہے ہیں اور تمہاری نیند نہیں اکھڑ رہی ؟؟ کیا بتائیں

ان کو کہ تم لوگوں کا بے شرم سر دار گدھوں کی طرح

یوں شام کے وقت تک سو رہا ہے ؟۔۔۔ کبیر خان

اسکے شرٹ لیس سونے پہ چوٹ کرتے ہوئے غصے

سے غرائے، چہرہ ہنوز سرخ تھا۔۔

کہ !اعلان کروادیں آج پورے سوات میں !!ہمم

آج رات اور حان کبیر خان کی سہاگ رات ہے اسے

Alishey Khan

مغرب سے پہلے کوئی بھی جگانے کی جرآت نہ

کرے۔۔۔وہ جمائی لے کے بولتا خود پہ چہرے تک

چادر اوڑھ گیا۔۔کبیر خان اسے دیکھ کے رہ گئے۔۔

تمہیں سوات کا نہیں ڈھیٹوں اور بیغرتوں کا سردار

ہونا چاہئیے تھا!!اور حان خان دھاڑتے ۔۔۔کبیر خان

ہوئے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھے تھے۔۔

Thanks for this Compliment Old

Man

Alishey Khan

وہ قہقہہ لگا کے اپنے پٹھانی ایسنٹ میں خوبصورتی سے

انگریزی بولتا انہیں اولڈ مین کا خطاب دے کے اپنا

نچلہ لب دانتوں تلے دبا گیا۔ وہ واحد بیٹا تھا جو کچھ

سیکنڈز میں باپ کا غصہ ساتویں آسمان پہ پہنچا کے انہیں

سرخ کرنے کا فن رکھتا تھا۔ اور وہ اپنے قبیلے کا سردار

اور حان کبیر خان تھا۔۔

۔۔۔وہ اولڈ!! لعنت ہے تمہارے سردار ہونے پہ

مین کا لفظ سن کے اچھے خاصے غصے میں آ کے گرجتے

ہوئے اس پہ لعنت بھیج کے کمرے سے جا چکے تھے۔۔

Alishey khan

وہ ان کا نارمل بی پی اچھا خاصا ہائی کر وا چکا تھا۔ ان کے

کمرے سے جاتے ہی اور حان کبیر خان کا دلکش قہقہ

فضا میں بلند ہوا تھا۔۔ وہ اپنے چہرے سے تکیہ ہٹا کے

گھڑی پہ نظریں دوڑاتا پھر سے سو گیا، اسے اپنے کہے

کے مطابق اب تین گھنٹوں بعد اٹھنا تھا۔۔

اب میں یہ شیر وانی پہن کے اس !!واٹ دا ہیل

!!بیوقوف لڑکی کے لئے خود کو دلہے کی طرح سجاؤں گا

Alishey khan

۔۔۔۔۔اور حان کبیر خان جو ابھی سات !!داہیل

بجے شاور لے کے واشروم سے نکلا تھا اپنے بیڈ پہ کبیر

خان کی بھجوائی گئی بلیک برینڈڈ شیروانی دیکھتے وہ

جنھجلاتے ہوئے خود سے مخاطب ہوا تھا۔۔ کرسٹل

گرے سرخی مائل آنکھوں میں خفگی تھی۔ وہ اپنے

کالے گھنے بال اور پھولے کسرتی سینے پہ ٹاول پھیرتا

آنکھیں گھماتے ہوئے آئینے کے سامنے آکے کھڑا

ہوا تھا۔ وہ تیار ہو کے مردان خانے کی طرف نکلنے والا

تھا کیونکہ اس کے دوست پندرہ منٹوں تک حویلی پہنچنے

Alishey Khan

والے تھے، کبیر خان نے اسکی شادی کے لئے تینوں

دن اپنی مرضی کے سوٹ خریدے تھے، وہ اس کی

سیاہ رنگ سے سچی محبت کے بارے میں واقف تھے

اسی لئے اس کے لئے کل اور آج دونوں دن کے لئے

سیاہ لباس خرید ڈالا۔۔ کل والا سیاہ لباس تو وہ آرام سے

پہن چکا تھا کیونکہ اسے پہننے میں کوئی قباحت نہیں تھی

وہ ایسی ڈریسنگ عام روٹین میں بھی کرتا تھا لیکن یہ

بلیک شیروانی دیکھ کے اسے عجیب سی اکتاہٹ ہو رہی

تھی، اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ شیروانی پہن کے

Alishey Khan

خیر ایک تو وہ پہلے !سب کے درمیان کھڑا کیسا لگے گا

ہی اپنی من مرضی کر کے مغرب ہونے سے دو سے

تین منٹ پہلے اٹھا تھا اب اگر جو یہ آخری وقت پہ یہ

شیر وانی ریجکٹ کر کے نیچے بجھوا دیتا تو باپ نے اوپرا

کے اس کے کالے گھنے بالوں پہ استرا پھیرنے کے

علاوہ اور کچھ نہیں کرنا تھا کیونکہ جتنا آج وہ انہیں تپا چکا

تھا کوئی شک نہیں تھا وہ اسکا سر گنجا کر کے اسے بارات

کے لئے خود تیار کرتے۔۔

Alishey Khan

مورے ہم نے سنا تھا جو لڑکی اپنی بارات خود دیکھتی

ہے وہ اپنی آئیندہ زندگی میں اپنے شوہر کے لئے

خوشحالی کا باعث بنتی ہے، اسکے شوہر کی قسمت کھل

جاتی ہے! لیکن ہم اپنی بارات کیسے دیکھیں مورے؟

ہمیں تو چھت پہ جانا بھی منع ہے۔۔۔بیوٹیشن سے

تیار ہوتی پریشے خان اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک

دوسرے میں الجھاتی بے حد معصومیت سے محزلہ

خان سے مخاطب تھی جو اس وقت اسکا لہنگا اور اسکی

جیولری نکال کے رکھ رہی تھی۔اس نے تیار ہونے

Alishey Khan

کے دوران ایک منٹ بھی اپنی زبان بند نہیں کی تھی،

بیوٹیشن اسے بول بول کے تھک چکی تھی پلیز چپ کر

جائیں بیس خراب ہو جائے گی جس پہ وہ اس سے ایک

منٹ مہلت لے کے اپنی مورے سے جو مخاطب ہوتی

چپ ہی نہ کرتی۔۔ بیچاری بیوٹیشن اس انوکھی دلہن کو

بے حد ضبط سے تیار کر رہی تھی جس کی زبان پٹر پٹر

چل رہی تھی۔

جس طرح سے میری بچی کل چھت پہ گئی تھی آج بھی

اسی طرح سے چوری چپکے سے چلی جانا بنفشہ اور زلے

Alishey Khan

کو لے کے ۔۔۔ محزلہ خان نے اسے پیار سے جواب دیا

تھا، انہیں اپنی بہو پہ ٹوٹ کے پیار آیا تھا جسے اپنے

شوہر کی قسمت کی خود سے زیادہ فکر تھی ۔۔ پوری

حویلی میں یہ بات کسی سے بھی چھپی نہیں تھی کہ

پریشے خان اپنے شوہر اور حان کبیر خان کو ٹوٹ کے

چاہتی ہے ۔۔ محزلہ خان کے دیئے گئے مشورے پہ

پریشے خان کی آنکھوں کے آگے گزری رات کے

منظر لہرائے تھے، کتنا ستایا تھا پوری رات بنفشہ، زلے

اور اسکی سہیلیوں نے اسے ۔۔۔ اب وہ شاید مر کے

Alishey khan

انہیں اوپر اپنے ساتھ نہ لے کے جاتی۔وہ کانوں کی

لوں تک سرخ پڑتی اپنا نچلہ لب دانتوں میں دبا گئی۔۔

اسکے چہرے پہ بکھرے قوس قزح کے رنگ دیکھ کے

بیٹیوشن بھی کچھ پل کے لئے مبہوت ہوئی تھی۔۔

مورے کبیر نے ہمیں منع کیا تھا چھت پہ جانے

سے۔۔۔۔وہ اپنی ناک سکوڑتی ہوئی نروٹھے پن سے

بولی۔لہجے میں کچھ اداسی تھی کہ آج وہ چاہ کے بھی

چھت پہ جاکے اپنی بارات نہیں دیکھ سکتی تھی کیونکہ

اورحان کبیر خان کی نظر آج چھت پہ ہی ہونی تھی۔۔

Alishey khan

تو میری بچی نے پہلے کبھی اس کی سنی ہے جو آج سنے

گی؟۔۔۔۔ محزلہ خان آئیبر و اٹھا کے ہنستے ہوئے بولی

تھیں جس پہ پریشے خان بھی کھکھلا کے ہنس دی۔

بیٹیوشن نے رشک سے پریشے خان کو دیکھا تھا جس کی

ساس ماؤں سے بڑھ کر تھی۔۔

--

Alishey Khan

بلیک خوبصورت سی شیروانی میں ملبوس اور حان کبیر

خان اپنی گھنی سیاہ بیرڈ پہ ہاتھ پھیرتا بالکل ابھی

راہداری سے ہوتا ہوا مردان خانے کی طرف جانے

والا تھا جب اسکے تمام دوستوں کی گاڑیاں ایک ساتھ

حویلی کے پورچ میں داخل ہوئی تھیں۔اس کی

مورے نے باقاعدہ اسکی نظر اتار کے اسے یہاں بھیجا

تھا،اسے کلے کے بغیر دیکھ کے انہوں نے منہ

بسورتے ہوئے اسکے بال بگاڑے تھے،ان کا کہنا تھاوہ

اس دن اپنے بیٹے کو کلے میں دیکھنا چاہتی تھیں جس پہ

Alishey Khan

دراز قد اورحان کبیر خان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے

ان کی طرف دیکھا تھا۔۔اسکا کہنا تھا وہ پہلے ہی اتنا لمبا

ہے کلا پہن کے اس نے کسی کھمبے سے کم نہیں لگنا تھا۔

اسکے اتنا سا کہنے پہ محزلہ خان کھکھلا اٹھی تھیں وہ اپنے

بیٹے کی شادی پہ بے تحاشہ خوش تھیں۔اپنے سب

دوستوں کو دیکھ کے اورحان کبیر خان کے لبوں کو

خوبصورت سی مسکراہٹ نے چھوا تھا،وہ تمام دوست

ایک دوسرے پہ جان دیتے تھے،رات میں اورحان

خان نے انہیں کافی بار حویلی رکنے کو بولا تھا لیکن وہ

Alishey khan

سب ہی تقریباً بیوی شدہ تھے کوئی ایک دو ہی کنوارہ بچ

چکا تھا اسی لئے سب صبح وقت پہ آنے کا وعدہ کر کے

اپنے اپنے گھروں اور ہویلیوں کو روانہ ہو گئے۔۔وہ

سب ڈھول اور بینڈ باجوں کے ساتھ ہویلی میں داخل

ہوئے تھے، یہ پہلی بارات تھی جو دولہے کے بغیر

اتنے شور و غل سے ہویلی میں داخل ہو رہی تھی کیونکہ

دولہا پہلے سے ہی ہویلی میں موجود تھا۔

۔۔۔۔اسکے تمام دوست اپنی! سلام گھر جمائی صاحب

گاڑیوں سے نکل کے اپنے سینے پہ ہاتھ دھڑ کے سر کو

Alishey khan

خم دیتے اسے ایک ہی انداز سے سلام کر کے آئے

تھے جس کا وہ سب پلین بنا کے آئے تھے۔۔ اور حان

خان جو ان سب کو اتنے پیار سے دیکھ رہا تھا ان کے

سلام کرنے کے انداز پہ اس نے دانت کچکچاتے ہوئے

ان سب کی طرف دیکھا تھا جو کل سے اسے چھیڑنے

کی غرض سے بار بار گھر جمائی بول رہے تھے، کیونکہ وہ

سب جانتے تھے اسکی دلہن اسکی حویلی سے ہی کوئی ہے

وہ اسے کسی دوسری حویلی سے رخصت کروا کے نہیں

لا رہا۔ جب وہ کل اسے ہر طرح سے تنگ کرنے میں

Alishey Khan

ناکام رہے تو گھر جمائی بولنا شروع کر دیا جس پہ وہ اچھا

خاصا چڑ رہا تھا۔۔

۔۔۔۔۔وہ !!میں تم لوگوں کا خون کر دوں گا کمینوں

اپنے کالے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے غرایا۔

یہ اس کا فیورٹ جملہ تھا اسے ہر اس انسان کا خون کرنا

پسند تھا جو اسکی ناک میں دم کر کے رکھتا تھا جن میں

پریشے خان پہلی فہرست میں تھی۔ وہ اس کے جواب

پہ قہقہ لگاتے ہوئے پٹھانوں کے انداز میں خوبصورتی

سے بھنگڑا ڈالتے اسکی طرف بڑھے تھے۔۔ اسکے گرد

Alishey Khan

گول دائرہ بنائے وہ ہنستے ہوئے بھنگڑا ڈال رہے تھے،

اور حان کبیر خان نے گہری سانس بھرتے ہوئے ان

کی طرف دیکھا تھا۔ وہ یقیناً رات کی طرح اسکی گردن

اکڑانے کا پلین بنا کے آئے تھے۔۔

پریشے خان تیار ہونے کے بعد اپنی ہیل کی بھی پروا

کئے بغیر اپنی تمام سہیلیوں کو لئے اوپر چھت کی طرف

بڑھی تھی لیکن چھت کا بند دروازہ دیکھ کے اس نے

اپنا منہ بسورا تھا کیونکہ اسکا ان رومانٹک سرتاج چھت

کا دروازہ مردان خانے کی طرف سے لاک کروا چکا تھا

Alishey khan

یوں کہ اب زنان خانے کی طرف سے کوئی بھی چھت

کی طرف نہ آپاتا۔۔وہ اپنی منکوحہ سے واقف تھاوہ ہر

وہ کام کرے گی جو اسے ناپسند ہے اسی لئے اسے خود

ہی کوئی نہ کوئی خفاظتی قدم اٹھانا پڑا۔۔پریشے خان

کے نعرے "کبیر" غصے سے چھت کا دروازہ بجاتی

لگاتی رہی لیکن اسکی آواز چھت کے دروازے سے

گزرتی تو کوئی کبیر اسکی آواز سنتا نا؟وہ منہ پھلا کے

سب کے ساتھ نیچے اترتی اپنی بارات دیکھنے کا آئیڈیا

سوچنے لگی پھر اسے یاد آیا تھا اورحان کبیر خان کے

Alishey Khan

کمرے کے ٹیرس کے کونے پہ جاکے اپنی بارات

بڑے آرام سے دیکھ سکتی تھی ہاں کام تھوڑا رز کی تھا

لیکن ناممکن نہیں تھا وہ سب کو لئے اور حان کبیر خان

کے کمرے کی طرف بڑھی تھی جس کی زوار خان نے

ابھی کچھ دیر پہلے ہی خوبصورتی سے سجاوٹ کروائی

تھی۔ وہ اور حان خان کے کمرے کے ٹیرس پہ چھپ

کے کھڑی پورچ سے نظر آتے مناظر دیکھتی چہک

رہی تھی جہاں اسکے کبیر کے دوست اور زوار خان

اسکے ارد گرد بھنگڑے ڈالتے اس پہ پیسے اچھال رہے

Alishey khan

تھے، ڈھول کی تھاپ سنتے ہوئے پریشے خان خود پر

سے قابو کھوتی ہوئی خود بھی کھکھلاتے ہوئے ہلکا پھلکا سا

بھنگڑا ڈالنے لگی، وہ اس وقت بے حد خوبصورت لگ

رہی تھی۔۔ ذلے اور بنفشہ بار بار اسے دیکھ کے

ماشاءاللہ بولتی اپنے گلے سے لگا رہی تھیں جو آج پہلی

بار تیار ہو کے سب دلہنوں کے ریکاڈ توڑ چکی تھی۔

اور حان کبیر خان جو اپنے تمام دوستوں کو آنکھوں کے

اشارے سے بس کرنے کا بولتا اپنی آنکھیں گھما رہا تھا

اچانک سے اسکی نظریں اپنے ٹیرس کی طرف اٹھی

Alishey khan

تھیں، اس نے بے خودی میں ٹیرس کی طرف نظریں

اٹھائی تھیں جب وہاں کسی کو ہاتھ لمبا کیئے بھنگڑا ڈالتے

دیکھ کے اس کی کرسٹل گرے آنکھیں پھیلی تھیں،

اس نے یوں بھنگڑا ڈالنے والی کا چہرہ تو نہیں دیکھا تھا

لیکن ہاں اپنی تیز نظروں سے وہ صرف اسکا بازو ہی

دیکھ پایا تھا جس پہ اسکا سرخ دوپٹا سیٹ کیا گیا تھا،

اور حان کبیر خان وثوق سے کہہ سکتا تھا وہ لڑکی کوئی

اور نہیں بلکہ اسکی بیوقوف منکوحہ پریشے خان ہے،

اور حان کبیر خان کا رنگ کل کی طرح غصے سے سرخ

Alishey Khan

ہوا تھا، وہ اسے تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں

جانے دیتی تھی۔ وہ قدرے کونے کی طرف تھی،

بہت غور کرنے سے صرف اسکے بائیں بازو والی سائیڈ

ہی دیکھی جاسکتی تھی، اور حان کبیر خان کو سمجھ نہ آیا وہ

کس طرح سے اوپر جاکے اسکے منہ پہ تماچے بجائے جو

پاگلوں کی طرح بھنگڑے ڈال رہی تھی۔۔ زنان خانے

میں تمام عورتیں آچکی تھیں وہ ابھی اوپر بھی نہیں جا

سکتا تھا۔۔

Alishey Khan

پری پرے !!لالہ یہی پہ دیکھ رہے ہیں ہٹ جا !!پری

۔۔۔اور حان کبیر خان کو یہاں دیکھتا پا کے !!!ہٹ

بنفشہ خان اسکے پیچھے آتی بھوکھلاہٹ سے بولی تھی جو

کسی کی بھی سنے بغیر ہنوز بھنگڑا ڈالنے میں مصروف

تھی۔۔

پری تیرا کبیر یہی دیکھ رہا ہے۔۔۔اب کی بار اسکی

سہیلی اسکے کان میں بلند آواز میں بولی تھی جس پہ وہ

ہوش میں آتی چیخ مارتے ہوئے ٹیرس سے دور ہوئی

تھی۔۔اس نے جھک کے نیچے کی طرف دیکھنے کی

Alishey khan

غلطی نہیں کی تھی ورنہ وہ اسکی گردن اڑا کے رکھ

دیتا۔۔ اسے پیچھے ہٹتے دیکھ کے اور حان خان اپنے

دوستوں کو لئے مردان خانے کی طرف بڑھ گیا، اسکے

نقوش تن چکے تھے، اگر اسکی جگہ کسی دوسرے مرد

کی نظر اسکے بازو کی طرف اٹھ جاتی تو اورحان کبیر

خان اسکا یہی بازو جڑ سے اکھیڑ دیتا۔۔ صد شکر اسکے

تمام دوست شغل میلے اور فائرنگ میں مصروف تھے

اور ویسے بھی وہ یہاں وہاں جھانکنے والے نہیں

تھے۔۔

Alishey Khan

ہائے کبیر نے دیکھا؟؟ سچی؟؟؟۔۔۔۔۔۔وہ کپکپاتے

ہوئے لبوں سے بولتی ٹیرس سے اور حان کبیر خان

کے کمرے کی طرف آئی تھی۔۔

آج کل سے بھی زیادہ رومانٹک سزا کے !!ہاں جی پچی

۔۔۔ذلے محزلہ خان کے !!لئے تیار رہے ہماری بچی

انداز میں بولتی اسکی بلائیں لیتے ہوئے قہقہ لگا رہی تھی،

پریشے خان نے سرخ پڑتے ہوئے ان سے اپنا رخ

موڑا تھا وہ کل رات سے یوں ہی اسکا جینا حرام کرتی

اسے چھیڑ رہی تھیں۔ پریشے خان کا دل اس وقت لرز

وہ صرف ایک !!رہا تھا وہ نا جانے اسکا کیا حال کرے گا

منٹ کے لئے اس بات کو سوچ کے پریشان ہوئی تھی

لیکن دھول کی تیز ہوتی تھاپ پہ وہ اپنی پریشانی بھولتی

اب کی بار اور حان کبیر خان کے کمرے میں ہی بھنگڑا

ڈالتی گول گول گھوم رہی تھی، وہ اتنی دیر پریشانی میں

نہیں رہ سکتی تھی، وہ زندہ دل لڑکی خود کے ساتھ

ساتھ سب کو خوش کرنا بھی جانتی تھی۔۔

Alishey Khan

سردار اور حان کبیر خان کی شادی پہ کھانے کا اچھا

خاصہ اہتمام کیا گیا تھا، اور حان خان کو اس شیر وانی سے

عجیب سی چڑ ہو رہی تھی، وہ اسی بیزاری کی وجہ سے

اپنے دوستوں کے لاکھ کہنے پہ بھی کچھ نہیں کھا رہا تھا

۔۔سب کو کھانا کھاتے دیکھ کے وہ اپنے آئی فون میں

مصروف ہو چکا تھا۔۔فون یوز کرتے ہوئے اسکا چہرہ

ایک دم سے غصے سے سرخ ہوا تھا، اسے کسی نمبر سے

پریشے خان کی ایک سائیڈ کی تصاویر بھیجی گئی تھیں

،جس میں اسکا چہرہ تو واضح نہیں تھا لیکن ہاں اسکا بائیاں

Alishey khan

بازو واضح تھاوہ سرخ دلہنوں والے دوپٹے کے ساتھ

ڈھکا ہوا تھا۔ ان تصاویر کو دیکھ کے اورحان خان کے

دل میں بھانبھڑ جلے تھے وہ طیش و اشتعال کے عالم میں

صوفے سے اٹھا تھا۔۔ اسے یوں اٹھتے دیکھ کے اس

کے دوستوں نے کھانے سے ہاتھ کھینچتے اسے

فکر مندی سے دیکھا تھا۔۔

خان؟ سب ٹھیک ہے ؟۔۔۔ اسے بیٹھے بٹھائے غصے

میں آتے دیکھ کے ان سب کا فکر مند ہونا بنتا تھا۔۔

Alishey khan

ہاں!! سب ٹھیک ہے!! ان سب کو فکر مند۔۔۔۔

ہوتے دیکھ کے وہ اپنا چہرہ بے تاثر کرتا اپنی گھنی کالی

بیرڈ پہ ہاتھ پھیرتے آنہیں ریلکس کرنے کی غرض

سے بولا۔۔

ویر شاہ کو جب تسلی نہ ہوئی (شاہ ویر) پکا؟؟۔۔۔۔۔۔

تو صوفے سے اٹھتے ہوئے اپنی بات پہ زور دیتے

ہوئے استفسار کیا تھا۔

Alishey khan

سب ٹھیک ہے بس راحم چوہدری کو اسکی !!ہمم

۔۔۔وہ چہرے پہ چٹانی تاثرات !!موت یاد کر رہی ہے

سجائے کسی غیر مرئی نقطے میں نظریں جمائے بولا تھا،

اسکے پتھریلے اور مضبوط لہجے پہ سب دوستوں نے

پریشانی سے نظروں کا ملاپ کرتے پھر سے اور حان

کبیر خان کی طرف دیکھا تھا جو اپنی شیروانی کے اوپری

بٹن کھولتا گہرے سانس بھرتے ہوئے اپنا غصہ

کنٹرول کر رہا تھا۔۔ صرف کچھ ہی دیر میں مہمان

Alishey khan

جانے والے تھے اس کے بعد وہ راحم چوہدری سے

نمٹنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

-

رات کے اڑھائی بج رہے تھے لیکن وہ ابھی تک اپنے

کبیر کا انتظار کرتی اسکے بیڈ پہ بیٹھی منہ لٹکائے گلاب

جامن کھانے میں مصروف تھی۔وہ اور حان کبیر خان

کے لئے روایتی پٹھانی دلہنوں کی طرح پور پور سجی نظر

Alishey khan

لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔ نیند

سے اسکی آنکھیں بند ہو رہی تھیں لیکن وہ سونے کی

بجائے ملازمہ سے اپنی پسند کے گلاب جامن کی بڑی

سی ٹرے منگوائے اسکے کمرے کی ایل سی ڈی آن

کرتی مزے سے کارٹون دیکھتے ہوئے ان سے انصاف

کر رہی تھی۔ وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اسی کام میں

مصروف گلاب جامن کی آدھی ٹرے کھا چکی تھی۔۔

گلاب جامن اسکا عشق تھے وہ بیٹھے بیٹھے کتنے ہی گلاب

جامن کھا جایا کرتی تھی۔۔وہ ابھی اسی کام میں

Alishey khan

مصروف تھی جب دراز قد اور حان کبیر خان کمرے کا

دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا۔۔ اپنے

کمرے کی سجاوٹ دیکھ کے اس نے سنجیدگی سے

نظریں دوڑائی تھیں۔۔

آہہ۔۔ کبیر۔۔۔۔۔ پریشے خان جو گلاب جامن کھاتی

کارٹون دیکھنے میں مصروف تھی، اور حان خان کو

کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کے وہ جلدی سے آدھا

گلاب جامن واپس سے ٹرے میں پھینکتی خود پہ

گھونگھٹ کر گئی۔ اور حان کبیر خان جو صدمے سے

Alishey khan

ایل سی ڈی پہ لگے کارٹون کی طرف دیکھ رہا تھا پریشے

خان کی چیخ نما آواز سنتے اسکی نظروں کا مرکز اپنا بیڈ بنا

تھا جو خوبصورت وائٹ اور ریڈ نیٹ کے ساتھ ساتھ

خوبصورت ہی گلاب کے گلدستوں کے ساتھ سجایا گیا

تھا، بیڈ پہ بیٹھی اپنی سجی سنوری دلہن کو دیکھ کے غصے

کے علاؤہ ایسا کوئی جذبہ نہیں جو اس وقت اور حان کبیر

خان کے دل میں بیدار ہوا ہو، وہ اسکا چہرہ دیکھ نہیں پایا

تھا کیونکہ اس نے برق رفتاری کے ساتھ گھونگھٹ

اپنے چہرے پہ الٹایا تھا۔۔ اور حان خان اسے نظر

Alishey khan

انداز کرتا ایل سی ڈی کی طرف بڑھا تھا، کارٹون بند

کرنے کے بعد وہ بیڈ کی طرف بڑھنے کی بجائے اپنی

الماری کی طرف بڑھ گیا۔۔ اسے اپنی طرف آنے کی

بجائے الماری کی طرف بڑھتے دیکھ کے پریشے خان

نے اپنی چھوٹی سی ناک سکوڑی۔۔

ک۔۔ کبیر۔۔۔ ہم۔۔۔ یہاں۔۔۔ ہیں۔۔۔ گھو

ہمیں الماری میں مت !! نگھٹ کے نیچے

ڈھونڈھئیے۔۔۔۔ وہ پہلے تو اسے مخاطب کرتی فطری

شرم وحیا کے احساس سے لڑکھڑائی لیکن پھر لہجے کی

Alishey khan

لڑکھڑاہٹ پہ قابو پاتی بے حد معصومیت سے فروانی

سے بول گئی۔۔اور حان کبیر خان اسکی بات سن کے

بھی نظر انداز کرتا الماری سے اپنا نائٹ سوٹ نکالنے

لگا۔۔اس دوران اس نے دیکھا تھا اسکی الماری میں

اب اس سے زیادہ کپڑے پریشے خان کے تھے جنہیں

دیکھ کے اسے ایک نئے سرے سے تپ چڑھی تھی وہ

اپنی چیزیں شئیر نہیں کرتا تھا اسی لئے اپنے بیڈ اور

الماری میں اسکا حصہ ڈالنا اسے ایک آنکھ نہیں بھایا

تھا۔۔

Alishey khan

!کبیر کیا آپکو ہماری آواز نہیں آرہی؟ہم بیڈ پہ ہیں

ہم کب سے آپ سے منہ دیکھائی لینے کے لئے آپکا

انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔اسے نائٹ سوٹ نکالتے

دیکھ کے وہ نروٹھے پن سے بچوں سے انداز سے بولی

۔۔اس نے ابھی اسے بلیک شیروانی میں نظر بھر کے

دیکھا بھی نہیں تھا اور وہ تھا کہ اسے چینج کرنے والا

تھا؟پریشے خان کو غصہ سا آیا تھا۔۔

مجھے نہیں دیکھنا تمہارا میک اپ سے لدہ اتنا حسین

۔۔۔۔وہ اب کی بار تپے ہوئے لہجے میں سر!!چہرہ

Alishey khan

جھٹک کے بولتا اپنی شیر وانی اتار کے صوفے پہ پھینک

رہا تھا۔ وہ اسکی بجائے صرف منہ دیکھائی لینے کا انتظار

کر رہی تھی؟ اور حان کبیر خان کو اسکے مطلبی سے

رویے سے غصہ آیا تھا، وہ راحم چوہدری کی وجہ سے

پہلے کم غصے میں تھا جو وہ اسے مزید غصہ دلا رہی

تھی؟ اسکے جواب پہ پریشے خان نے ڈبڈباتی آنکھوں

سے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

اچھا یہ اپنی شادی کے گلاب جامن کھالیں پھر!!

آدھے سے زیادہ ہم کھا چکے ہیں باقی آپکے رکھے ہیں!

Alishey Khan

۔۔۔۔وہ اسکے غصے کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرتی

اسے معصومیت سے گلاب جامن کا لالچ دے رہی

تھی، کیونکہ چاہے وہ ہمیشہ کی طرح جتنے بھی غصے میں

تھا وہ اسے اپنی منہ دیکھائی بخشنے والی بالکل نہیں تھی

۔۔وہ اسے کوئی بھی جواب دیئے بناواشروم میں گھسنے

والا تھا جب پریشے خان ساری شرم وحیا بالائے طاق

رکھتی جلدی سے بیڈ سے اٹھتے ہوئے اورحان خان کی

طرف بڑھی تھی، اپنے بلڈ ریڈ گوٹے اور نگینوں کے

کام سے لبریز لہنگے کو اپنے چوڑیوں سے سجے ہاتھوں کی

Alishey Khan

مٹھیوں میں دبوچتی وہ تیزی سے اسکے مقابل آ کے

کھڑی ہوئی تھی، گھونگھٹ ہنوز چہرے پہ تھا، اور حان

خان اسکی اتنی جرآت اور تیزی پہ حیران ہوا تھا، وہ

اتنے بھاری لہنگے کو اٹھائے اتنی سپیڈ سے اسکی طرف

آئی تھی اور حان خان کا حیران ہونا بنتا تھا۔۔

کب سے ہم آرام سے بول رہے ہیں تو سر پہ چڑھے جا

منہ دیکھائی نکالیں !!رہے ہیں۔۔ چڑھے جا رہے ہیں

۔۔۔وہ اسکی سفید قمیض!!! فورا !!ہماری ؟؟ جلدی

کو سینے سے اپنی مٹھیوں میں دبوچتی کیوٹ سے غصے

Alishey Khan

سے خفگی سے درمیانی آواز میں غرائی۔ اسکے انداز پہ اورحان کبیر خان بے حد ضبط سے اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی سعی کرنے لگا۔ اس نے کم از کم آج تو اس سے اتنا اوور ریکٹ ایکسپکٹ نہیں کیا تھا اسے لگ رہا تھا آج وہ کچھ شرم وحیا کا مظاہرہ کرے گی لیکن وہ ہمیشہ وہ کام وہ حرکت انجام دیتی تھی جو اورحان کبیر خان نے سوچی بھی نہیں ہوتی تھی۔۔ اسکی چوڑیوں سے سجی کلائیوں کو اپنے سینے پہ محسوس کرتے اس نے اسکے گھونگھٹ سے سجے چہرے کی طرف دیکھا تھا۔۔

Alishey Khan

اور تمہاری کوئی منہ !مجھے چینج کرنا ہے !!ہاتھ ہٹاؤ

چینج کرلو جا !!دیکھائی نہیں ہے میرے پاس

۔۔۔۔وہ دبے دبے غصے سے بولا۔۔اسکے !!کے

بائیں بازو کو دیکھ کے وہ تمام تصاویر یاد آئی تھیں جو

اسے مردان خانے میں ان ناؤن نمبر سے موصول

ہوئی تھیں۔۔

ہم پچھلے پورے چھ !!کتنے بدلحاظ ہیں آپ کبیر !!ہاااا

گھنٹوں سے اس بیڈ پہ بیٹھے اپنی منہ دیکھائی کا انتظار کر

رہے تھے اور آپ ہماری منہ دیکھائی ہی نہیں

Alishey Khan

لائے؟؟اس قانونِ جرم کی سزا آپ کو صبح عدالت

سے (مورے)میں ہماری جج صاحبہ (ڈائیٹنگ روم)

ہم معاف نہیں کریں گے !!مل کے رہے گی

۔۔۔۔وہ اپنی ایڑھیوں کو زمین سے اٹھا کے اسکا!! آپکو

کالر اپنے ہاتھوں میں دبوچتی ڈراماٹک انداز میں اپنی

منہ دیکھائی کا رونا رو رہی تھی، صد شکر تھا کہ اس

وقت اس کی ہچکیوں کی بیٹ بند تھیں۔۔

۔۔۔۔اسکے ہاتھ اپنے!!!کالر سے ہاتھ ہٹاؤ پریشے خان

کالر پہ دیکھتے اور حان کبیر خان غصے سے غرایا۔۔وہ

Alishey khan

ایک سر پھرا پٹھان تھا جسے اپنے گریبان پہ کسی کا ہاتھ

برداشت نہیں ہوتا تھا اپنے دوستوں کا بھی نہیں!۔

اسکی دھاڑ پہ پریشے خان کے ہاتھ ایک پل کو لرزے

تھے لیکن اگلے ہی پل وہ ان کی لرزاہٹ پہ قابو پا

گئی۔۔

لو بھلا اس میں اتنا چیخنے والی کی بات ہے؟؟لیں ہٹا

ذرا ہمیں اپنا موبائل تو دیکھائیں؟ہم نے اپنی دیئے!

آخر کو ہم پہلی بار دلہن بنے ہیں! تصاویر بنانی ہیں

ہماری تصاویر تو ہونی چاہئیے تا کہ کل کو ہمارے بچے دیکھ

Alishey Khan

سکیں!! کے ہٹانے ہاتھ سے گریبان اسکے وہ۔۔۔۔

بعد اپنے الفاظ پہ غور کئے بنا اسکے ہاتھ سے اسکا قیمتی

موبائل تھام گئی۔ اور حان خان جو اسکے آخری جملے پہ

آبیبر واچکا کے اسکی طرف دیکھ رہی تھا اسے اپنے ہاتھ

سے فون چھیننے والے انداز مین پکڑتے دیکھ کے وہ خود

کے غصے پہ ایک دفعہ پھر سے ضبط کا خول چڑھاتا

واشروم کی طرف بڑھنے لگا کہ وہ اسکا بازو تھام گئی۔۔

کبیر۔۔۔ یہ تو کھل ہی نہیں رہا فیس آئی ڈی مانگ رہا

ہے اپنا چہرہ ادھر کریں ذرا۔۔۔ وہ اسکا بازو ہلاتی

Alishey khan

روہانسے انداز میں اسے فون کی طرف متوجہ کرنے

لگی، گھونگھٹ اس نے ابھی تک اپنے چہرے سے

نہیں ہٹایا تھا جسے دیکھ دیکھ کے اب ورحان خان کو

بیزاری سی ہو رہی تھی، اور حان خان نے اسکے ہاتھ

سے فون پکڑ کے اسے ایک سیکنڈ میں کیمرہ آن کر کے

واپس پکڑا دیا، وہ پھر سے اپنے قدم آگے کی طرف

بڑھانے لگا جب وہ اسکا مضبوط ہاتھ تھام گئی، اور حان

خان نے اب کی بار اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے گہری

سانس بھری تھی، یہ لڑکی کیوں اسکے ضبط کیا امتحان

Alishey Khan

لے رہی تھی ؟؟وہ اس وقت کسی سے بھی گفتگو کرنے

کی بجائے اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے باتھ لینا چاہتا

تھا لیکن وہ اسکے کام میں حلل ڈالنے کی بھرپور کوشش

کر رہی تھی۔۔

کیا تکلیف ہے پریشے خان ؟؟۔۔۔وہ اسکی طرف

رخ موڑ تا غصے سے دبی دبی آواز میں غرایا۔۔

غصہ کیوں کر رہے ہیں کبیر ؟ہم آپ کو کھا تھوڑی جا

رہے ہیں ؟؟بس ہماری چند تصاویر بنا دیں ہم سے یہ

Alishey khan

سیلفی والی بھلا ٹھیک سے نہیں لی جارہی۔۔۔۔۔وہ

اسکے غصے پہ مصنوعی حیرانگی کا اظہار کرتی اب اپنی

تصاویر کا رونا رو رہی تھی،اسکی فرمائش سن کے

اورحان کبیر خان کا میٹر شارٹ ہوا تھا۔۔

میں تمہیں فوٹو گرافر نظر آرہا ہوں پریشے

خان؟؟۔۔۔۔وہ غصے سے کرخت لہجے میں گویا

ہوا۔۔

Alishey Khan

اور ! نہیں تو آپ تو ہمیں شوہر شوہر نظر آرہے ہیں

شوہر تو بیویوں کے ایسے کم بنا کہے کر دیتے

۔۔۔وہ خفگی سے ناز و انداز سے بولتی اپنا!! ہیں

گھونگھٹ اٹھا کے اسکی طرف دیکھتی اب اسے اس کا

فون تھمارہی تھی تا کہ وہ اسکی تصاویر لے سکے۔ اسے

گھونگھٹ پلٹتے دیکھ کے اورحان کبیر خان کی نظریں

اس کے چہرے پہ مرکوز ہوئی تھیں۔۔ سانولی رنگت

پہ اوور وائٹ کی بجائے نیچرل میک اپ کئے پتلے

باریک ہونٹوں کو بھرا ابھرا بنانے کی غرض سے بلڈ

Alishey Khan

ریڈ لپ اسٹک سے اچھا خاصا رنگا گیا تھا۔۔ سونے کے

زیورات میں سجی پریشے خان ماتھے پہ آج بھی

خوبصورت سی ماتھا پٹے لگائے جبکہ ڈارک براؤن

بالوں کا آگے سے خوبصورت بریڈ ہئیر سٹائل اور باقی

آدھے بالوں کا اونچا جوڑا بنائے سر پہ اچھے سے دوپٹا

سیٹ کئے وہ اس وقت بے تحاشہ خوبصورت لگ رہی

تھی۔۔ کانوں میں بڑے بڑے اویزے، ناک پہ

خوبصورت سی موتیوں سے سجی نتھ، گلے میں چوکر

جبکہ کلائیوں پہ بھر بھر کے چوڑیاں پہنے آج پیروں

Alishey khan

میں وہ گولڈن پیک پہنے ہوئے تھی۔۔اورحان خان

ایک منٹ میں اسکا اوپر سے نیچے تک جائزہ لے چکا تھا،

بلاؤز کی فٹنگ اور گہر اگلہ آج بھی کل کی طرح تھا یا

اورحان کبیر خان کے مطابق اس سے تھوڑا سا زیادہ

واحیات کہا جاسکتا تھا۔۔وہ سجی سنوری پریشے خان

اس وقت اورحان کبیر خان کے دل کے تار ہلا گئی۔

اسکے چہرے کے خوبصورت اور معصوم نقوش دیکھ

کے اورحان کبیر خان کو پھر سے وہ تصاویر یاد آئی

تھیں،وہ گھونگھٹ ڈال کے بھنگڑا تو یقیناً نہیں ڈال

Alishey khan

رہی تھی تو کیا جس نے اس کی تصاویر لی تھی وہ صرف

ایک سائیڈ سے لی تھیں؟ کیا اس گھٹیا انسان نے اسکے

چہرے کی تصاویر نہیں لی ہوں گی؟ کیا اسکے توبہ شکن

سراپے کی نہیں لی ہوں گی؟ کبیر خان کے دل میں یہ

سوالات بری طرح سے مچل اٹھے جس پہ وہ اپنا نائٹ

سوٹ زمین پہ پھینکتا اسے شدید غصے سے اسے دیوار

کے ساتھ لگاتا اسکے نزدیک ہوا تھا۔۔

میرے ٹیرس پہ کیا کر رہی تھی تم؟؟۔۔۔۔۔۔وہ اسکا

جبڑہ اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں لئے شدید غصے سے

Alishey khan

بلند آواز میں دھاڑا۔۔پریشے خان جو اسکے دیکھنے کے

انداز پہ سرخ پڑ رہی تھی اسے یوں اچانک اتنے غصے

میں آتے دیکھ کے اس نے اپنی گھنی پلکوں کی جھالڑ

اٹھائے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا تھا البتہ اسکے

سوال پہ اسکا دل کانوں میں دھڑکا تھا، تو وہ واقعی ہی

اسے بھنگڑا ڈالتے دیکھ چکا تھا۔۔

میں نے پوچھا میرے ٹیرس پہ کھڑی بھنگڑے کیوں

۔۔۔اور حان کبیر !!!!ڈال رہی تھی تم پریشے خان

خان چلایا۔وہ اسکے چلانے پہ تھوک نگلتی ہوئی

Alishey Khan

معصومیت سے اسکی طرف دیکھنے لگی۔ اپنے جبڑے پہ

اسکی سخت پڑتی گرفت کو محسوس کرتے وہ بمشکل اپنی

سسکی پہ قابو پائے ہوئے تھی۔۔

ہ۔۔ ہم۔۔ ایسے۔۔ ہی۔۔۔

بارات۔۔۔ دیکھنے۔۔۔ آئے۔۔ تھے۔۔۔ وہ اپنے

ازلی انداز سے سر جھکائے مجرموں کی طرح معصومیت

سے اسے جواز پیش کرنے لگی۔۔

Alishey khan

کیا تم پاگل ہو پریشے خان یا جان بوجھ !!واٹ داہیل

کے ایسی حرکتیں کرتی ہو؟؟ تمہیں میرے کمرے کے

ٹیرس پہ کھلے منہ کھڑے بھنگڑا ڈالتے ہوئے ذرا شرم

نہیں آئی تھی؟۔۔۔وہ ایک ہاتھ سے اسکے جبڑے پہ

اپنی گرفت مضبوط کرتا دوسرے ہاتھ سے اسکا بائیاں

بازو زور سے پیچھے کمر کی طرف موڑتا اسکے کان کے

پاس غیض وغضب سے دھاڑا تھا۔اسے زور سے اپنا

بازو موڑتے دیکھ کے پریشے خان نے نم آنکھوں سے

سسکی بھری تھی۔

Alishey Khan

اتنی خوشی کس بات کی ہے تمہیں؟؟ کیا اتنا تڑپ رہی

ہو تم اور حان کبیر خان کو پانے کے لئے؟؟ تو بولو

یہ سب !! تمہاری ساری تڑپ آج ہی ختم کر ڈالوں

کرنے کے لئے تمہیں ان اوچھے ہتھکنڈوں کو آزمانے

کی ضرورت نہیں ہے!!! وہ شدید غصے اور بے ۔۔۔

باکی کے ملے جلے تاثرات سے غراتا ہوا اسکا بازو مزید

اسکی کمر کی طرف موڑ گیا۔۔ پریشے خان سے اب کچھ

بھی بولنا محال ہو رہا تھا، اسکے الفاظ پہ وہ سرخ پڑنے کی

بجائے اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی جو اسکے بارے

میں ایسے خیالات رکھتا تھا۔۔وہ اسکی خوشی کو کن

معنوں میں اخذ کر چکا تھا؟ پریشے خان کی آنکھوں سے

آنسو موتیوں کی لڑیوں کی طرح جھل مل کرتے

عارضوں پہ گرے تھے،وہ کراہتے ہوئے اس سے اپنا

بازو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔

پریشے خان کو سمجھ کیا رکھا ہے آپ نے؟؟ آپ بار

بار ہماری تذلیل کریں گے اور ہم خاموش رہیں گے؟

ہمیں درد ہو رہا ہے۔۔ !ہمارا بازو چھوڑیں !!ناممکن

وہ اپنی پوری قوت سے اس کے ہاتھوں سے اپنا جبڑہ

Alishey khan

آزاد کرتی ہذیانی انداز میں معصومیت سے چلائی۔۔

اسکے یوں رو کے چلانے پہ اورحان خان کو بے ساختہ

اپنی سختی کا احساس ہوا تھا، اسکی اونچی آواز ناگوار

گزری تھی لیکن وہ انجانے میں اس سے کچھ زیادہ ہی

سختی برتی چکا تھا جس پہ وہ اپنا غصہ دباتا ہوا جلدی سے

اسکا بازو اپنے ہاتھ کی گرفت سے آزاد کر گیا۔۔

اورحان خان کے بازو چھوڑنے کی دیر تھی جبکہ وہ اپنے

بائیں بازو کو دائیں ہاتھ سے دباتی ہچکیوں سے روتے

ہوئے الماری کی طرف بڑھی تھی۔۔وہ ہچکولے

Alishey khan

کھاتے وجود کے ساتھ چینج کرنے کی غرض سے

الماری سے اپنا کوئی سوٹ نکال رہی تھی۔ اور حان

خان نے رخ موڑتے ہوئے اسکی پشت کی طرف دیکھا

تھا، وہ ہچکیوں سے لرزتے بدن کے ساتھ الماری سے

لائٹ براؤن سادہ سی شلوار قمیض نکال رہی

تھی۔۔ شلوار قمیض صوفے پہ رکھتی وہ آئینے کی

طرف بڑھتے ہوئے اپنے دوپٹے سے پنز اتارنے لگی،

ہچکیاں ہنوز جاری تھیں، پریشے خان سے اپنا بائیاں

بازو بالکل بھی موو نہیں ہو رہا تھا، وہ ایک ہاتھ سے پنز

Alishey khan

نہیں اتار پا رہی تھی، بائیں بازو میں بھرتی تکلیف پہ

اسکی ہچکیاں مزید بلند ہوئی تھیں، وہ غصے سے اپنے سر

سے کھینچ کے دوپٹا اتارنے والی تھی جب اورحان کبیر

خان کچھ قدموں کا فاصلہ تہہ کرتا اسکی طرف بڑھا۔۔

جاہلوں کی طرح ہاتھ چلانے کی بجائے اپنے ہاتھوں کو

صحیح سے استعمال کر کے ان پنز کو اتارا جا سکتا ہے۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ دوپٹے سے دور کرتا دبے دبے غصے سے

بولتے ہوئے اس پہ لگی پنز اتارنے لگا۔۔

Alishey khan

جاہلوں کی طرح بازو موڑنے کی بجائے منہ سے بھی

بات کی جاسکتی ہے۔۔وہ بھی جوابا خاموش نہیں رہی

تھی،غصے سے ہچکیوں کے درمیان بولتی وہ اسکے ہاتھ

اپنے دوپٹے سے ہٹانے لگی،اسکے ٹکے سے جواب پہ

اورحان کبیر خان نے ضبط سے اپنی آنکھیں میچ کے

کھولی تھیں۔۔

ہر بات میں یوں مقابلہ کروگی میرا؟؟۔۔۔وہ غصے سے

دانت پیس کے بولتا اپنے ہاتھ پیچھے کرنے کی بجائے

ہنوز اسکی پنز اتار رہا تھا۔۔

Alishey Khan

ذرا سی منہ دیکھائی مانگی تھی اتنا غصہ کرنے کی کیا

ضرورت تھی؟ فون مانگنا اچھا نہیں لگا تھا تو مت دیتے

یوں پہلے ہی دن اپنی بیوی سے ایسا برتاؤ کون کرتا

ہے؟۔۔۔۔وہ اداسی سے اسکی طرف دیکھتی اذیت

سے بولتی ہچکیاں بھر رہی تھی، اسے واقعی ہی اورحان

کبیر خان کے اس عمل سے بے حد تکلیف پہنچی تھی۔

اسکے اتنے معصوم انداز پہ اورحان خان کا دل دھڑکا تھا

۔

Alishey Khan

مجھے غصہ تمہارے !!تم بات کو ہمیشہ غلط رخ دیتی ہو

۔۔۔اسکے معصوم بننے !!ٹیرس پہ بھنگڑا ڈالنے پہ آیا تھا

پہ وہ اسے آنکھیں دیکھا کے کرخت لہجے میں بولتا اسکا

دوپٹا اتار کے ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھتا اب اسکے کانوں

میں موجود وزنی ائیر نگ اتار رہا تھا۔۔اسکے دوپٹا اتار

نے پہ اسکے گال سرخ ہوئے تھے۔۔

ہاں اور آپ نے سمجھ لیا ہم آپکو پانے کے لئے تڑپ

رہے تھے ؟۔۔۔۔وہ استہزایا انداز میں نم آنکھوں

سے مسکرا کے بولتی اس کے ہاتھ اپنے آئیر نگ سے ہٹا

Alishey khan

گئی۔اسکے دوسری بار ہاتھ جھٹکنے پہ اورحان کبیر خان

نے شدید غصے سے اسکی طرف دیکھا تھا،وہی پہ اپنے

بولے گئے الفاظ یاد کر کے خود پہ غصہ بھی آیا تھا۔۔

منع کیا تھا نا کل ایسا گھٹیا بلاؤز پہننے سے؟؟تو پھر کیوں

پہنا آج؟۔۔۔وہ بات بدلتا ہوا زبردستی اسکے

ائیر نگ خود اتارنے کے بعد اب اسکی گردن سے

چوکر اتارتا ہوا اسکے کان میں غصے سے بولا۔۔

Alishey khan

عورتوں میں ہی !لہنگوں پہ ایسے ہی بلاؤز ہوتے ہیں

۔۔۔۔وہ نیپے!!اتارنے جارہی ہوں دور ہٹیں !پہنا تھا

تلے انداز میں بولتی اپنی کلائیوں سے چوڑیاں اتار کے

ڈریسنگ ٹیبل پہ پٹکتی اپنے آنسو رگڑ کے صاف کر رہی

تھی، اسکا روڈ لہجہ بتا رہا تھا اسکا موڈ بری طرح سے

خراب ہو گیا ہے۔۔

کس کے لئے پہنا تھا؟؟۔۔۔اسکے روڈ انداز میں کہے

گئے اس جملے کو سننے کے بعد وہ اسکے سرخ ہوتے

گالوں کو دیکھ کے دانت پیس کے استفسار کر رہا تھا۔

Alishey Khan

لہجہ گھمبیر ہوا تھا۔۔اسکے سوال پہ پریشے خان کو اپنی

ناقدری یاد آئی تھی۔۔

اپنے لئے۔۔۔وہ سپاٹ انداز میں اسے جواب دیتی

اب ٹشو اٹھا کے اپنی لپ اسٹک صاف کرنے لگی۔۔

ابھی اس نے ٹشو اپنے لبوں پہ رکھا ہی تھا جب وہ اسکے

ہاتھ سے یہ ٹشو کھینچ کے دور پھینکتا اسکا رخ اپنی طرف

موڑ گیا۔۔اسکے اداس چہرے سے شرارت بالکل

غائب دیکھ کے اورحان کبیر خان کو بالکل اچھا نہیں لگا

تھا۔۔وہ اسے ڈریسنگ مرر کے ساتھ لگا کے اسکے

Alishey khan

ارد گرد ہاتھ رکھتا اسے گہری نگاہوں سے دیکھنے لگا۔۔

اسکے انداز میں مظلومیت کی بجائے دبنگ سا انداز تھا

جو سردار اور حان کبیر خان کی بیوی میں ہونا چاہیئے

تھا۔۔جب وہ اسے نہیں بخشتی تھی تو کسی دوسرے کو

کیا خاک بخشتی ہو گی؟؟اور حان کبیر خان نے بے

ساختہ سوچا۔۔

میں نے تو سنا تھا بیویاں شوہروں کو خود کی طرف

راغب کرنے کے لئے گہرے گلے والی نائنٹیز اور

لباس پہنتی ہیں یوں کہ وہ اپنے بدن کی گہرائیوں کے

Alishey khan

تو کیا !! نظارے دیکھاتی اپنے شوہروں کو لبھا سکیں

یہاں ایسا کوئی سین نہیں ہے ؟؟۔۔۔۔ اور حان

خان اسے جان بوجھ کے چھیڑنے کی غرض سے اسکے

بلاؤز کے ڈیپ گلے پہ اپنی بے باک نظریں جما کے

بوجھل گھمبیر آواز میں گویا ہوا۔۔

اگر !! ہم ان بیویوں میں سے نہیں ہیں سردار صاحب

ہمیں آپ کو خود کی طرف راغب کرنے کے لئے

ایسے ہتھکنڈے اپنانے ہوتے تو ہم اپنی سانولی رنگت

کے مطابق میک اپ کرنے کی بجائے بیس کے نام پہ

Alishey khan

شادی سے مہینہ پہلے فائزہ بیوٹی !!میدہ منہ پہ مل لیتے

!!کریم بائیس اکتیس نوے کے ڈبے ختم کر ڈالتے

لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا کیونکہ ہم پریشے ہاشم خان

ہیں جنہیں اس دنیا میں اگر کسی سے سب سے زیادہ

اگر تو آپ کو لگتا ہے !!پیار ہے تو وہ پریشے خان ہے

یہ لہنگا ہم نے آپکو لبھانے کے لئے ذیب تن کیا ہے تو

کیونکہ یہ لہنگا صرف ہم نے ایک !!بالکل غلط لگتا ہے

اتنی !روایتی دلہن بننے کے لئے ذیب تن کیا ہے

تیاری زندگی میں پہلی بار صرف اس لئے کی ہے تاکہ

Alishey Khan

ہماری طرف سے ہمارے شوہر کی کوئی حق تلفی نہ ہو

لیکن اگر آپ کو ہمارا دلہن بننا یا خوش رہنا پسند ! جائے

تو ہم آئندہ سے کبھی آپ کے لئے تیار اور ! نہیں ہے

خوش نہیں ہو گے ہم صرف اپنے لئے تیار اور خود کے

لئے خوش ہوا کریں گے !! راستہ دیں !!وہ۔۔۔۔

دبنگ لہجے میں بولتی ایک دفعہ تو اورحان کبیر خان کے

ہوش پوش اڑا چکی تھی۔۔وہ واقعی ہی خود میں ایک

سردار کی بیوی کے گٹس رکھتی تھی۔وہ آج اسے پہلی

بار سردار صاحب بول رہی تھی، اپنے نام کے ساتھ

Alishey Khan

اور حان خان کا نام لگانے کی بجائے ہاشم خان کا نام لگا

رہی تھی۔

اتنا ایٹیٹوڈ کس بات کا ہے؟؟۔۔۔۔اور حان خان نے

اسکے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لاتے گھمبیر لہجے میں

آئیبرو آچکا کے استفسار کیا تھا۔۔

۔۔۔۔وہ اسکی!! اپنے نام کے ساتھ جڑے نام کا

کرسٹل گرے آنکھوں میں اپنی ڈارک براؤن

آنکھیں گاڑتی ایک ایک لفظ چبا کے بولی تھی۔۔اسکے

Alishey Khan

جواب پہ اورحان کبیر خان کا سینہ چوڑا ہوا تھا لیکن اس

کے اگلے جملے پہ وہ دانت پیس کے رہ گیا۔۔

پریشے خان کے نام کے ساتھ جڑے ہاشم طلال خان

۔۔۔وہ ناز ! کیا نہیں ہونا چاہئیے ؟! کے نام کا ایٹیٹوڈ ہے

و انداز سے اپنی ڈارک براؤن آنکھیں ٹپٹپا کے بولتی

اورحان کبیر خان کو دانت کچکچانے پہ مجبور کر گئی۔

اسے لگ رہا تھا وہ اپنے نام کے ساتھ جڑے اسکے نام کا

ذکر کر رہی ہے۔۔

Alishey khan

اب راستہ چھوڑیں گے؟ یا روایتی مردوں کی طرح

اپنی دلہن کو خود کے لئے سجے دیکھ کے پہلے اسکی

تذلیل کرنے کے بعد اب آپ کے بھی ارمان جاگ

چکے ہیں؟۔۔ اسے گہری بے باک نظروں سے خود کی

طرف دیکھتا پا کے وہ متوازن لہجے میں استفسار کر رہی

تھی، بازو میں درد اب بھی شدید تھی۔۔ اسے بھگو بھگو

کے طنز مارتے دیکھ کے اورحان خان غصہ ہونے کی

بجائے امپریس ہو رہا تھا، اسے خود کے لئے ایک بچی کی

بجائے ایک ایسی ہی بیوی کی چاہ تھی جو اسکی باتوں کا

Alishey Khan

مقابلہ کرنا جانتی ہوں کیونکہ اگر اسکی بیوی اسکی باتوں

کا مقابلہ کر سکتی تھی تو یقیناً اسکی شدتوں کو جھیل بھی

سکتی تھی۔۔اور حان کبیر خان جو ابھی اس سے اچھا

خاصا امپریس ہو رہا تھا وہ یہ بات بھول چکا تھا پریشے

ہاشم خان زیادہ دیر سیریس اور شرارتوں سے دور

نہیں رہ سکتی تھی، اس وقت پریشے خان کو دیکھ کے

کوئی بھی کہہ سکتا تھا وہ آج کے بعد کبھی نہیں ہنسے

گی۔۔لیکن یہ غلط تھا۔۔

Alishey khan

اتنے کمزور اعصاب کا مالک نہیں ہے اور حان کبیر

ہونہہ۔۔۔وہ سر جھٹک کے بولتا اس سے ! !خان

فاصلے پہ ہوا تھا، اسکے فاصلے پہ ہونے کی دیر تھی جب

پریشے خان ڈریسنگ مرر کا سٹول کھینچ کے اس پہ

چڑھتی اور حان کبیر خان کے بائیں بازو پہ زور سے اپنے

دانت گاڑ گئی، یہ سب اس نے بے حد پھرتی سے کیا

تھا، اسے اپنے کندھے پہ اپنے تیز موتیوں سے دانت

گاڑتے دیکھ کے اور حان کبیر خان نے حیران ہوتے

آئینے سے نظر آتے اسکے عکس کو دیکھا تھا، اسکے بلاؤز

Alishey khan

کے پچھلے بے حد ڈیپ گلے سے نمایاں ہوتی اسکی

شفاف بل کھاتی کمر دیکھ کے اور حان خان کی کرسٹل

گرے آنکھیں خمار آلود ہوئی تھیں، وہ جلدی سے

اسکی کمر سے اپنی نظروں کا زاویہ بدلتا اپنے کندھے کی

طرف دیکھنے لگا جہاں وہ شدت سے اپنے دانت

گاڑنے کے بعد دو تین زوردار مکے مارتی سٹول سے

نیچے اتری تھی۔۔ اور حان کبیر خان نے اسے ایسا

کرنے سے منع نہیں کیا تھا، وہ اسکی ایک ایک حرکت

بغور دیکھتا آئیبرو آچکا گیا۔

Alishey Khan

آئندہ ہمیں تکلیف !!یہ ہمارا بازو موڑنے کی سزا تھی

۔۔۔۔۔وہ !!دینے سے گریز کیجئیے گا سردار صاحب

اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے کے ساتھ

جھاڑتی پہلے سے زیادہ دبنگ انداز میں اترا کے بولی

!! تھی لیکن لہجے میں وہی ازلی معصومیت

۔۔۔۔وہ ایمپریس انداز میں !!!آئی لائک اٹ بے بی

بولتا اسے بازو سے پکڑ کے دیوار کے ساتھ لگاتا اسکے

بلاؤز کے ڈیپ گلے پہ جھکا تھا، اسکی دھڑکنوں پہ جان

لیوا گستاخی کرتے وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کے اسے

Alishey khan

زمین سے اٹھا گیا۔۔پریشے خان کا چہرہ اس وقت

بھانپ چھوڑ رہا تھا، وہ شرم سے دوہری ہوتی اور حان

کبیر خان کی طرف دیکھ رہی تھی جو ہنوز اسکی

دھڑکنوں پہ جھکا اب اپنی بیرڈ اچھی طرح سے

رگڑتے اسکے وجود میں سنسناہٹ پیدا کرتے ہوئے اپنا

چہرہ اٹھا کے اسکے بھانپ چھوڑتے چہرے کی طرف

دیکھنے لگا۔ اسکے سرخ لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں کو

دیکھ کے وہ اسکا جبڑہ اپنے ہاتھ کی گرفت میں لئے ان کا

پاؤٹ بناتا شدت سے انہیں اپنی گرفت میں لے گیا۔

Alishey khan

اسکی سانسیں شدت سے خود میں انڈھیلتے وہ اپنی خمار

آلود کرسٹل گرے آنکھوں سے اسکی پھیلی ڈارک

براؤن آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ ان لبوں کی سرخی

اچھی طرح سے اپنے لبوں سے چنتا وہ اسکی سانسیں

بکھیرتے ہوئے ان ہونٹوں کو آزادی بخش گیا۔۔

یہ سردار اورحان کبیر خان کو سزا دینے کی سزا تھی بے

بی گرل!!۔۔۔وہ دلفریب انداز میں بولتا اسکے جبڑے

کو آزاد کرتے اسے آنکھ ونک کرتا اپنا نائٹ سوٹ

اٹھائے واشروم کی طرف بڑھ گیا۔۔ اسکے واشروم

Alishey khan

میں بند ہونے پہ پریشے خان نے پھولی سانسوں نے

درمیان اپنی ادھم مچاتی دھڑکنوں پہ ہاتھ رکھتے تھوک

نگلتے ہوئے واشروم کے بند دروازے کو دیکھا تھا۔۔

اپنی دھڑکنوں پہ اسکی جان لیوا گستاخی یاد کرتی وہ کانوں

کی لوں تک سرخ پڑتی اپنے کانوں کو ہاتھ لگا گئی جہاں

سے دھواں نکلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔

روحِ محبت۔۔۔۔۔ قسط6

از قلم۔۔۔۔۔ علیشے خان

Alishey khan

کیا مطلب اب تم یہاں میرے ساتھ بیڈ پہ سو

گی؟؟ اسے سادی سی براؤن شلوار قمیض میں ملبوس

بیڈ پہ بیٹھتے دیکھ کے فون میں مصروف اورحان کبیر

خان نے آئیبر واچکا کے اسکی طرف دیکھتے ہوئے

استفسار کیا تھا۔۔

نہیں تو کیا مطلب سردار اورحان کبیر خان کی بیوی کی

اوقات اتنی سی ہے کہ وہ ستی ہوئی ہیروئین کی طرح

زمین پہ سوئے گی؟؟۔۔پریشے خان اپنے دوپٹے کو

شانوں سے اتار کے تکیے کے پاس رکھتی مصنوعی

Alishey Khan

حیرت سے جواباً گویا ہوئی۔۔ اسکے جواب پہ اورحان

کبیر خان نے لاجواب ہوتے گہری نگاہوں سے اسکی

طرف دیکھا تھا جو اپنے دوپٹے سے ندارد سراپے سے

بے خبر ایل سی ڈی آن کر رہی تھی۔۔

۔۔۔۔۔ بلیک نائٹ سوٹ میں !! بات کرو بکواس نہ کرو

ملبوس اورحان کبیر خان کو جب کوئی جواب نہ سوجھا تو

تپے ہوئے انداز میں دبی دبی آواز میں غراتا پھر سے

اپنے فون میں مصروف ہو گیا۔۔ اسکے بے معنی جواب

پہ پریشے خان نے جمائی لے کے اس کی طرف ایک

Alishey khan

نظر دیکھ کے کندھے اچکاتے ہوئے اپنی نگاہیں ایل سی

ڈی کی طرف مرکوز کی تھیں۔۔ کارٹون نیٹورک

لگائے وہ سائیڈ ٹیبل پہ پڑی اپنی بقیا آدھی گلاب

جامن کی ٹرے کو اٹھا کے اپنی گود میں رکھتی مصروف

انداز میں ٹوم اینڈ جیری دیکھنے لگی۔۔ یہ اسکے فیورٹ

کارٹون تھے جنہیں وہ ریپیٹ دیکھ کے بھی بور نہیں

ہوتی تھی۔۔

۔۔۔۔ وہ اپنے فون!! آواز آہستہ کروان کارٹونز کی

میں مصروف جھنجھلائے انداز میں بولا جس پہ پریشے

Alishey Khan

خان نے آواز آہستہ کرنے کی بجائے مزید تیز کی تھی،

دھیان ہنوز ایل سی ڈی کی طرف تھا، وہ گلاب جامن

کے ساتھ انصاف کرتی مصروف انداز میں کارٹون

دیکھ رہی تھی۔۔ اسے آواز کم کرنے کی بجائے تیز

کرتے دیکھ کے اورحان کبیر خان نے غصے سے قہر

برساتی نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔ وہ راحم

چوہدری کی بھیجی گئی تصاویر کو بار بار دیکھ کے پہلے ہی

بہت تپ رہا تھا اور اس پہ تضاد اسکی بیوی اسے تپانے کو

کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی۔۔

Alishey Khan

کارٹون بند کرو پریشے خان!!! ۔۔۔۔وہ اب کی بار ختمی

لہجے میں بولا تھا، لہجے میں غصے اور ناگواری کی رمک

واضح تھی۔

کیوں؟؟ ۔۔۔۔۔۔پریشے خان نے اپنا رخ اسکی

طرف موڑتے ہوئے دانت پیس کے اس سے وجہ

استفسار کی تھی۔۔

مجھے سونا ہے!! ۔۔۔۔وہ بھی اسی کے انداز میں

دانت پیس کے بولا۔۔

Alishey khan

جب آپ موبائل بند کریں گے تب ہم بھی کارٹون

صاف الفاظ میں یوں بولیئے نا ابھی!! بند کر دیں گے

آپ کو سونا نہیں صرف مجھ پہ روعب جھاڑنا ہے!

۔۔۔وہ اسکے ہاتھ میں پکڑے فون پہ چوٹ کرتی

آنکھیں گھما کے معصومیت سے ناک سکوڑ کے بولتی

منہ میں گلاب جامن ڈالے پھر سے کارٹون دیکھنے

لگی۔۔

Alishey Khan

مجھے فون استعمال کرتے ہوئے ہی نیند آتی ہے پریشے

۔۔۔وہ!!خان اسی لئے فوراسے پہلے ٹی وی بند کرو

اسکے نزدیک ہوتا اسکے کان میں غرایا۔۔

ہمیں کارٹون دیکھ کے ہی نیند آتی ہے کبیر خان اسی

لئے ہمیں ڈسٹرب کرنے کی بجائے خاموشی کا مظاہرہ

۔۔۔وہ بھی اسکے نزدیک ہوتی اسکے کان میں !! کیجئیے

معصومیت سے غرائی، اسکے یوں نزدیک ہونے پہ

اور حان کبیر خان نے بغور اسکی طرف دیکھا تھا، جس

کے لب انجانے میں اسکی کان کی لوں کے ساتھ ٹچ

Alishey khan

ہوئے تھے۔۔اسکے پتلے ہونٹ اس وقت گلاب

جامن کی شیریں سے بھیگے ہوئے تھے،وہ کب سے بنا

رکے شیریں میں ڈوبے گلاب جامن کھارہی تھی،

اورحان خان اسکے آدھی سے زیادہ ٹرے کھانے پہ

حیران ہوا تھا لیکن چہرہ بے تاثر رکھا تھا۔۔

کارٹون بند کرو پریشے خان ورنہ نتیجے کی ذمہ دار تم خود

ہوگی!!۔۔۔وہ اسکے لبوں کو فوکس میں لئے بوجھل

گھمبیر آواز میں گویا ہوا۔۔

Alishey khan

آپ ایسا کریں ڈریسنگ روم کے صوفے پہ جا کے سو

جائیں، کیونکہ وہاں تک آپ کو ہمارے کارٹونز کی آواز

نہ آپ ڈسٹرب ہوں گے اور نہ !!نہیں آئے گی

ہم۔۔۔وہ بے حد معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپا کے

اسے مشورے سے نواز رہی تھی جس پہ اورحان کبیر

خان عش عش کر اٹھا مطلب وہ اس کمرے کا مالک لمبا

چوڑا سردار اپنی شادی کی پہلی رات ڈریسنگ روم کے

چھوٹے سے صوفے پہ سوئے گا؟ یہ دن بھی آنا تھا؟

اورحان کبیر خان مر نہ جاتا اپنی اتنی تذلیل پہ؟؟ وہ

Alishey khan

شدید تپے ہوئے انداز میں سوچتا اسے کہنی سے پکڑ

کے اپنے تکیے پہ گراتا اس پہ سایہ فگن ہوا تھا، پریشے

خان نے تھوک نگلتے ہوئے اورحان کبیر خان کی

طرف دیکھا تھا جو اسکے اوپر اپنا وزن ڈال کے لیٹا اب

اسکے ہاتھ سے ریموٹ چھین کے ایل سی ڈی بند کر رہا

تھا۔۔

ہے نا؟؟۔۔۔۔۔اورحان ! ہماری شادی ہو چکی ہے

خان اسکے بالوں کی لٹ کو اپنی انگلی میں گول گول

گھماتا گھمبیر آواز میں اس سے بے تکا سا سوال کر رہا تھا

Alishey Khan

جس پہ پریشے خان نے اپنے بالوں کی لٹ کی طرف

آنکھیں گھماتے ہوئے معصومیت سے ہاں میں سر ہلایا

تھا،وہ جیسے جیسے اسکے بالوں کی لٹ گھما کے چھوڑ رہا تھا

وہ یونہی اپنے نظریں گھماتی بے حد کیوٹ لگ رہی

تھی۔۔

!!تو ہمیں اپنے سونے کا طریقہ بھی چینج کر لینا چاہیئے

دیکھو پہلے تم کارٹون دیکھ کے سوتی تھی اور میں فون

اب !یہ تو بہت ان رومانٹک طریقہ ہے !یوز کر کے

چونکہ ہم دونوں شادی شدہ ہیں تو ایک دن میں

Alishey khan

تمہارے اوپر سوؤں گا اور دوسرے دن تم میرے

ہاؤ رومانٹک ؟؟۔۔۔۔۔ وہ اسے اپنی باتوں میں !!اوپر

الجھاتا گھمبیر آواز میں بے باکی سے بولتا اسکی لٹ کو

گھمائے جارہا تھا، اسکے بے باک الفاظ پہ پریشے خان

گردن تک سرخ پڑی تھی، پریشے خان کو نا جانے

ان ”کیوں لگا وہ اسکی کل والی چیٹھی پہ لکھے الفاظ

پہ چوٹ کررہا ہو، اس نے “رومانٹک سرتاج

معصومیت سے نفی میں سر ہلاتے اسکے کندھوں پہ

اپنے ہاتھوں کا دباؤ ڈالتے اسے خود سے دور ہٹانے کی

Alishey khan

ناکام سی کوشش کی تھی۔منہ سے کچھ بولنے کی ہمت

ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔

کیاہوا؟میری زبان دراز بیوی کی زبان کہاں گئی

اب؟؟۔۔۔۔۔اسکی خاموشی پہ وہ دانت پیس کے

بولتا آپنا آئیبر واچکا گیا۔۔

ک۔کب۔کبیر۔۔ہم۔ہمارا۔۔۔سا۔۔سانس۔۔ر

ک۔۔جائے۔۔گا۔۔۔ہٹیں۔۔پلیز۔۔۔وہ تھوک

نگلتے ہوئے روہانسے انداز میں بولی،اورحان کبیر خان

Alishey Khan

کو اپنے اوپر یوں لیٹے دیکھ کے اسے بے حد شرم

محسوس ہو رہی تھی۔۔

ابھی تو میں نے ایسا کچھ کیا ہی نہیں ہے بے بی گرل

۔۔۔۔!!جس سے تمہاری سانس سینے میں اٹک جائے

وہ اس کے بالوں کی لٹ چھوڑ کے اسکے دل کے مقام

پہ انگلی بجاتا قدرے اسکے ہونٹوں کے پاس جھک کے

گھمبیر آواز میں گویا ہوا، اسکی اتنی سی قربت پہ پریشے

خان کے ماتھے پہ ننھی ننھی سی پسینے کی بوندیں نمودار

ہوئی تھیں، گال بے حد سرخ ہو چکے تھے، اسکی سانولی

Alishey khan

رنگت پہ قوس قزح کے بکھرے رنگ بے حد

خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے۔۔

ہ۔ہم۔۔ صبح۔۔ مورے۔۔ کو۔۔بتائیں۔۔گے۔۔۔

پریشے خان نے روہانسے ہوتے اسے غائب دماغی سے

دھمکی لگائی تھی، اسکی اس دھمکی پہ اورحان کبیر خان

کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔۔

؟؟۔۔۔وہ دانت(بیوقوف عورت) کیا بتاؤ گی انہیں

کچکچا کے بولتا اس پہ اپنا مزید وزن ڈال گیا۔۔

Alishey Khan

ی۔یہی۔۔کہ۔۔آپ۔۔۔ہم۔۔پہ۔۔۔

اپنا۔۔۔دو۔۔سو۔۔کلو۔۔کا۔۔۔وزن۔۔ڈال۔۔۔

کے۔۔۔سوئے۔۔۔۔اس نے بڑے معصوم انداز

میں لڑکھڑاتے لہجے میں بولتے ہوئے اور حان کبیر

خان کے ہوش اڑائے تھے۔۔تو کیا یہ بیوقوف لڑکی

اب ہمارے کمرے کی باتیں بھی لیک کرے گی؟؟

اور حان خان نے غصے سے سوچا۔۔

پہلی بات تو یہ کہ میں دو سو کلو کا ہاتھی نہیں ہوں اور

دوسری بات یہ کہ میں جیسے چاہو تمہارے ساتھ سو

Alishey khan

سکتا ہوں کیونکہ تم میرے نکاح میں ہو اور تیسری اور

آخری بات مورے کی بجائے پورے سوات میں بھی

اب !!اعلان کروا دو گی نا میں پھر بھی یوں ہی سوؤں گا

۔۔۔وہ اسکے جبڑے کو اپنے ہاتھ کی !!کر لو جو کرنا ہے

درمیانی گرفت میں دبوچتا ایک ایک لفظ چبا کے بولتا

ہوا اسکی گردن میں اپنا چہرہ چھپا گیا، مقصد اسے تنگ

کرنا تھا کیونکہ وہ ہمیشہ اسے تنگ کرتی تھی، آج

اور حان کبیر خان کی باری تھی اور وہ اس سے گن گن

کے بدلے لینا چاہتا تھا۔ اسکی زبردستی پہ پریشے خان

Alishey khan

نے اپنی آنکھوں کو چندھیا کرتے ہوئے اسے

معصومیت سے گھورا تھا، اسکی گرم سانسوں کی تپش

اپنی گردن پہ محسوس کرتے پریشے خان کا دل زوروں

سے دھڑک رہا تھا، اور حان خان اپنے سینے پہ اسکی تیز

تیز دھڑکنوں کا رقص بخوبی محسوس کر رہا تھا۔۔

ہم۔۔ ہمیں۔۔ سا۔۔ سانس۔۔ کا۔۔۔

مسئلہ۔۔۔ ہے۔۔۔ کبیر۔۔۔ اس نے بھیگی آواز میں

اسے حقیقت بتائی تھی، آج پہلی بار کوئی اس سٹائل

میں اس کے اوپر سویا تھا اس کا کنفیوز ہونا بنتا تھا۔۔ وہ

Alishey khan

اس وقت کو پچھتا رہی تھی جب اس نے اسکے ہی بیڈ پہ

بیٹھتے اس سے مقابلے بازی سٹارٹ کی تھی، کیا تھا جو وہ

کارٹون کی آواز تھوڑی کم کر دیتی تو معاملہ یہاں تک

پہنچتا ہی مت!!

اکھڑنے لگیں تو میرے ہونٹوں سے کھینچ لینا۔۔۔۔

اسکی غیر ہوتی حالت پہ وہ اپنی مسکراہٹ روکتا سنجیدگی

سے اسے مشورے سے نواز رہا تھا، اسکی اس قدر بے

باک بات پہ پریشے خان نے منہ کھولتے ہوئے حیرت

سے پھٹی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا تھا، وہ نہیں

Alishey khan

جانتی تھی وہ ایسی باتیں بھی کر سکتا ہے کیونکہ وہ اسے

جانتی ہی کب تھی۔ وہ اس کی بے باک بات پہ جوابا

خاموش رہی، وہ اس کا محرم تھا اسے اس کی اس قدر

قربت سے ڈر لگنے کی بجائے ایک فطری سی شرم وحیا

محسوس ہو رہی تھی۔۔ اسکی خاموشی پہ وہ سائیڈ ٹیبل پہ

ہاتھ مار کے ریموٹ سے کمرے کی لائٹس آف کر گیا،

کمرے میں رومانٹک لائٹس کی نیم روشنی اور گلاب

کے پھولوں کی بھینی بھینی سی خوشبو تھی، پریشے خان

کی زبان اس وقت تالو سے چپکی ہوئی تھی، وہ اسے دور

Alishey Khan

دھکیلنے کی بجائے خاموشی کا مظاہرہ کرتی معصومیت

سے گہرے گہرے سانس بھرنے لگی، اسے واقعی ہی

سانس کا مسئلہ تھا لیکن اورحان کبیر خان کو یہ بات شاید

جھوٹ لگ رہی تھی۔۔وہ جتنی مرضی شرارتی اور منہ

پھٹ تھی لیکن وہ اتنا جانتی تھی وہ اسکے نکاح میں ہے

وہ اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے البتہ وہ تو حیران

تھی اس نے ابھی تک روایتی پٹھانوں کی طرح اس

سے اپنا حق طلب کیوں نہیں کیا؟ پھر ایک بدگمان سا

خیال آیا کہ شاید وہ اسکی سانولی رنگت کی وجہ سے اسے

Alishey Khan

پسند نہیں کرتا۔ آہستہ آہستہ شاید دونوں کے

درمیان سب ٹھیک ہو جائے کیونکہ پریشے خان نے

بھی تو شرارتوں کے علاوہ اسے اپنی طرف راغب

کرنے کی ذرا سی بھی کوشش نہیں کی تھی۔ تالی ایک

ہاتھ سے تھوڑی بجتی ہے؟ وہ دونوں اب ایک پاک

بندھن میں ایک کمرے میں ایک دوسرے کے حصار

میں موجود تھے، پریشے خان کو اپنے اللہ پہ یقین تھا وہ

اور حان کبیر ان کے دل میں اس کے لئے محبت ضرور

ڈالے گا۔ جب وہ اس سے خار کھانے والا شخص اسے

Alishey khan

ہر وقت غصے سے گھوریوں سے نوازنے والا پٹھان

اسکے یوں اتنے قریب آکے سو سکتا ہے تو یقیناً اللہ

اسکے دل میں اسکی شریک حیات کے لئے عزت اور

محبت بھی ڈال سکتا ہے۔۔

وہ شاید سوچکا تھا کیونکہ پریشے خان اسکی گہری ہوتی

سانسیں اپنی گردن پہ باآسانی محسوس کر سکتی تھی

لیکن پریشے خان کو نیند نہیں آرہی تھی، وہ گہرے

گہرے سانس بھرتی سونے کی کوشش کرنے لگی، اسکی

مونچھوں اور گھنی بیرڈ کی چھبن سے جہاں اپنی گردن

Alishey Khan

پہ گدگدی سی محسوس ہو رہی تھی وہی پہ اسکے باڈی

بلڈر وجود کے وزن سے جان بھی ہوا ہو رہی تھی۔۔

پریشے خان کو کچھ ہی منٹوں بعد شدید کھانسی کا دورا پڑا

تھا، وہ اپنے منہ پہ ہاتھ رکھتی اپنی کھانسی روکنے لگی

تاکہ اسکی نیند نہ خراب ہو جائے لیکن جب حلق خشک

ہونے لگا تو وہ منہ سے ہاتھ ہٹاتی زور زور سے کھانسی

کرنے لگی۔۔

ک۔کبیر۔۔۔۔پریشے خان نے رکتی سانسوں کے

درمیان اسکے کندھے پہ زور زور سے ہاتھ مارا تھا،

Alishey khan

اور حان خان جو اسکے بالوں کی خوشبو محسوس کرتا

سکون سے نیند کی وادیوں میں جا چکا تھا، پریشے خان کی

لڑکھڑاتی آواز پہ اس نے جلدی سے آنکھیں کھولتے

ہوئے اسکے چہرے کی طرف دیکھا تھا جو شدید کھانسی

کی وجہ سے سرخ پڑ رہا تھا۔۔

ہم۔۔ ہمارا۔۔ ان۔۔ ہی۔ ہیلر۔۔۔

ہم۔۔ ہمارے۔۔ کمر۔۔ کمرے۔۔۔ میں۔۔ ہے۔۔

پلیز۔۔۔ ہمیں۔۔۔ ان

ہیلر۔۔ لینے۔۔۔ جانا۔۔ ہے۔۔ وہ شدید کھانسی کے

Alishey khan

درمیان اٹک اٹک کے بولی تھی، اسکی اکھڑتی سانسوں

پہ تضاد اسکے منہ سے ان ہیلر کا سنتے اورحان کبیر خان

کی کرسٹل گرے آنکھیں پھیلی تھیں، مطلب وہ سچ

بول رہی تھی اسے واقعی ہی سانس کا مسئلہ تھا۔

اورحان کبیر خان اپنا وزن اسکے نازک بدن سے اٹھاتا

کہنیوں کے بل اونچا ہوا تھا، اسے بری طرح سے

کھانستے دیکھ کے وہ جلدی سے اس کے لبوں سے اسکا

ہاتھ ہٹاتا اس کے باریک ہونٹوں سے جھک گیا۔۔

اسکے لبوں کا پاؤٹ بنائے وہ اسکے ہونٹوں کو وا کرتا ان

میں اپنی سانسیں انڈھیلنے لگا۔۔ پریشے خان نے

حیرانگی سے اسے اتنا رحم دل بنتے دیکھا تھا۔۔ وہ

پورے دس منٹ تک اسکے ہونٹوں پہ جھکا اسے اپنی

سانسیں بخش رہا تھا، پریشے خان کی سانسیں نارمل ہو

چکی تھیں لیکن اورحان کبیر خان کو ابھی بھی تسلی نہیں

ہوئی تھی وہ ہنوز یوں ہی جھکا رہا۔۔ اورحان کبیر خان کو

یاد آرہا تھا اس نے جب بھی اسے کس کی تھی اسکی ذرا

سی شدت پہ اسکی سانسیں اکھڑ جایا کرتی تھیں لیکن

تب اس نے اتنا نوٹس نہیں لیا تھا۔۔

Alishey khan

ٹھیک ہو؟؟۔۔۔۔۔۔ اسے نارمل ہوتے دیکھ کے وہ

اسکے ہونٹوں کو آزادی بخشتا فکر مندی سے گویا ہوا،

پریشے خان نے نم آنکھوں سے مسکرا کے ہاں میں سر

ہلایا۔۔ اسکی اتنی سی فکر مندی پہ پریشے خان ہواؤں

میں اڑ رہی تھی لیکن چہرے پہ تاثرات نارمل رکھے

کیونکہ وہ پہلے کم مغرور تھا جو وہ اس کے اس فکر مند

انداز پہ خوشی سے پاگل ہوتی اسے مزید مغرور بننے پہ

مجبور کر دیتی؟ اس کے ہاں میں سر ہلانے پہ وہ سر جھٹکتا

Alishey Khan

ہوا اس کے اوپر سے ہٹ کے اس سے کچھ فاصلہ پہ

لیٹ گیا۔۔

سو جاؤ اب سکون سے اور خبردار جو تم نے کارٹون

لگائے ورنہ تمہاری خیر نہیں ہے میرے

۔۔۔۔۔وہ اپنے منہ پہ تکیہ رکھ کے بولتا ہوا!! ہاتھوں

اوندھے منہ لیٹ گیا، لیکن اب کی بار سکون کی نیند نہ

آئی تو روز کی طرح شرٹ اتار کے زمین پہ پھینکتا پھر

سے اوندھے منہ گر گیا۔ اسے یوں شرٹ اتارتے

دیکھ کے نیم روشنی میں بھی پریشے خان کے گال سرخ

ہوئے تھے نظریں اسکی چوری پشت کی طرف اٹھی

تھیں، اسکے پھولے چوڑے کندھے دیکھ کے اس نے

بے ساختہ تھوک نگلا تھا، وہ کتنی ہی دیر اسکی چوڑی

دودھیا سفید پشت پہ نظریں جمائے رہی اسے خود بھی

معلوم نہیں تھا۔ وہ شاید پھر سے سوچ چکا تھا۔۔ پریشے

خان کو اسکا تکیے کو خود میں بھینچ کے سونا بالکل اچھا

نہیں لگ رہا تھا، اسکے بازو میں موجود تکیے کو وہ قہر

برساتی نظروں سے دیکھ رہی تھی جو کچھ دیر پہلے اس

کے چہرے پہ تھا، خیر اسے دیکھتے دیکھتے اسے خود بھی

Alishey khan

معلوم نہ ہوا وہ کب اپنی سانسوں میں گھلی اسکی

سانسوں کی خوشبو محسوس کرتی شرمیلا سا مسکراتے

ہوئے آنکھیں موند گئی۔۔

پریشے خان صبح کے نو بجے اٹھی تھی، لیٹ اٹھنے پہ اسے

خود پہ افسوس ہوا کیونکہ وہ فجر کی نماز مس کر چکی تھی،

وہ باتھ لے کے بالکل ابھی واشروم سے نکلی تھی جب

اورحان کبیر خان کو ہنوز ویسے ہی سوتا پایا جیسے وہ رات

Alishey.khan

میں اوندھے منہ گر کے تکیہ کو خود میں بھینچتے ہوئے

سویا تھا، پریشے خان نے نوٹ کیا تھا وہ ایک دفعہ جس

انداز میں سو جاتا تھا وہ پوری رات ویسے ہی سو سکتا تھا،

جب کہ پریشے خان تو سوتے ہوئے پورے بیڈ کا چکر

لگانا اپنا فرض سمجھتی تھی، ابھی بھی صبح خود کو اور حان

کبیر خان کے برہنہ کندھے پہ سوتے دیکھ کے وہ سرخ

پڑتی جلدی سے بیڈ سے نیچے اتری تھی، اور پھر بنا اسکی

برہنہ چوڑی پشت کو دیکھے وہ واشروم کی طرف بھاگ

گئی۔۔

Alishey khan

پریشے خان اپنے بال سکھاتی ہوئی آئینے میں نظر آتے

اورحان کبیر خان کا عکس دیکھ رہی تھی، اسے ابھی بھی

وہ تکیہ بری طرح سے چبھ رہا تھا جسے اورحان خان

اپنے حصار میں لئے اپنی نیند پوری کر رہا تھا۔۔ بالوں کو

خشک کرنے کے بعد وہ الماری سے سرخ پیروں کو

چھوتی پٹھانی فراک نکالے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ

گئی۔۔ کچھ ہی منٹوں میں وہ واپس سے آئینے کے

سامنے تھی، اپنے ڈارک براؤن بالوں کو کھلا چھوڑے

اس نے میک اپ کے نام پہ لبوں پہ صرف لائٹ سا

Alishey khan

پنک گلوز لگایا تھا۔۔ پیروں پہ نفیس سی سینڈل پہنے

ہاتھوں میں مورے کے دیئے سونے کے کنگن جب

کہ کانوں میں چھوٹے سے ٹاپس اور چھوٹی سی ناک پہ

ہیرے کی چمکتی لونگ پہنے وہ بالکل تیار تھی، سانولی

رنگت میں وہ اتنی سی تیاری میں بھی کوئی اپسرا معلوم

ہو رہی تھی۔ گال اسکے ویسے بھی ہر وقت گلابی رہتے

تھے لیکن آج وہ گال گلابی ہونے کی بجائے سرخ تھے

۔۔ خود تیار ہونے کے بعد اور حان کبیر خان کے لئے

سفید شلوار قمیض پہ بادامی اجرک نکالے وہ صوفے پہ

Alishey Khan

رکھ چکی تھی، پیروں پہ پہننے کے لئے پشاوری چپل نیچے

سینٹرل ٹیبل کے ساتھ رکھی تھی، اسکی قیمتی گھڑی جو

وہ تقریباًروزانہ پہنتا تھا، ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھے وہ اس

کا والٹ، گلاسس اور گاڑی کی چابیاں سیٹ کر کے

ٹھیک سے رکھ گئی۔۔ یہ سب کرتے ہوئے اسے یاد آیا

تھا وہ پرفیوم لگانا بھول گئی ہے، جس پہ وہ اپنے سر پہ

ہاتھ مار کے اور حان کبیر خان کی پرفیومز اٹھا اٹھا کے

دیکھنے لگی، ایک پرفیوم کی شیشی وہ واپس رکھتے رکھتے

پھر سے تھام گئی کیونکہ یہ وہی خوشبو تھی جو وہ ہر روز

Alishey khan

لگایا کرتا تھا، وہ بڑے حق سے اس کی پرفیوم کا خود پہ

تھوڑا سا چھڑکاؤ کرتے اسے بھی کچھ آگے کی طرف

اسکی چیزوں کے ساتھ رکھ گئی۔۔ اب وہ ایک اچھی

بیوی لگ رہی تھی۔۔ اس نے ابھی تک اپنے سر پہ

دوپٹا نہیں لیا تھا، شفون کا دوپٹا شانوں پہ لئے وہ

اورحان کبیر خان کی طرف بڑھی۔۔

کبیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پریشے خان اپنے ڈارک

براؤن لمبے بال کان کے پیچھے کرتی اس پہ تھوڑا سا جھکتے

ہوئے اسے بے حد معصومیت سے پکار رہی تھی لیکن

Alishey khan

وہ ڈھیٹ ابن ڈھیٹ جو اپنے باپ کی کرخت آواز پہ

نہیں اٹھتا تھا اپنی نازک سی بیوی کی معصوم اور میٹھی

آواز سے کیسے اٹھتا؟ وہ اپنی مرضی کا مالک تھا موڈ ہوتا

تو صبح چار بجے اٹھ کے فجر کی نماز ادا کرنے چلا جاتا اور

اگر نہیں تو سرداری بھاڑ میں جھونک کے کتنی کتنی دیر

سویا رہتا۔۔ویسے زیادہ تک وہ نو بجے اٹھ جانے کا عادی

تھا۔۔

کبیر آٹھ جائیں نا۔۔۔نیچے سب انتظار کر رہے ہوں

گے!!اسے کب سے اٹھانے میں ناکامی کا سامنا۔۔۔۔

کرتے وہ اسکے پاس بیٹھتی ہوئی اسکے برہنہ بازو پہ اپنی

انگلی پھیرتے ہوئے سرخ پڑتی شرم سے بولی۔۔

اہمم!!! تنگ نہیں کرو۔۔۔سب کو پتا ہے آج ہم لیٹ

اٹھیں گے۔۔۔وہ جھنجھلائے انداز میں بولتا تکیے کو

مزید خود میں بھینچ گیا لیکن اپنے پھولے بائیسیپ پہ

اسکی رینگتی ہوئی انگلی بھی نہیں ہٹائی تھی۔۔

کیوں لیٹ اٹھیں گے ؟۔۔۔۔پریشے خان نے نا سمجھی

سے استفسار کیا تھا، وہ اسکا زو معنی انداز نہیں سمجھی

تھی۔۔

سہاگ رات کے بعد والی صبح پہ سب شادی شدہ

۔۔۔اس نے بنا کسی لگی!!جوڑے لیٹ ہی اٹھتے ہیں

لپٹی کے اسے نیند میں ڈوبی آواز میں بے باکی سے

جواب دیا۔۔اسکے جواب پہ پریشے خان نے منہ

کھولتے ہوئے اسکی طرف دیکھا تھا، وہ جلدی سے اس

کے برہنہ بازو سے اپنی انگلی ہٹا گئی۔۔

Alishey khan

۔۔۔۔وہ!ا۔ آپ۔۔نہ۔۔ا ٹھیں۔۔ہم جا رہے ہیں

معصومیت بھرے غصے سے بولتی جلدی سے بیڈ سے

اٹھی تھی۔

آدھا گھنٹہ !!خبردار جو تم نے ایک قدم بھی باہر نکالا

۔۔۔وہ!!صبر کرلو گی تو کوئی قیامت نہیں آجائے گی

تکیہ زمین پہ پھینکتا غصے سے بولا۔وہ میڈیم صبح صبح اسکی

نیند خراب کر کے خود نیچے جا رہی تھی تا کہ اسکا باپ

اسے اوپر آ کے گالیوں سے نوازے۔۔۔

Alishey khan

تو اس میں اتنا غصہ کرنے والی کیا بات ہے؟ یہ بات

۔۔۔اسے فضول!! آپ آرام سے بھی بول سکتے تھے

میں غصہ کرتے دیکھ کے وہ ریلکس انداز میں بولتی نیچے

گرا ہوا تکیہ اٹھا کے بیڈ پہ رکھ رہی تھی۔۔

۔۔۔۔وہ آنکھیں گھما کے بولتا ہوا!! مجھے مت سیکھاؤ

بیڈ سے اٹھا تھا، اسکے کٹاؤ دار پھولے سینے کی طرف

دیکھتے وہ ایک دفعہ پھر سرخ پڑتی اپنی نظروں کا زاویہ

بدل گئی۔۔بیڈ سے اٹھتے ہوئے اورحان کبیر خان نے

بے ساختہ اسکا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیا تھا، وہ سرخ

Alishey khan

فراک میں سرخ گلاب بنی ہوئی تھی، وہ محسوس کر چکا

تھا اس میڈیم نے اسکی پرفیوم لگائی ہے، کمرے کو

نفاست سے صاف کیا گیا تھا سوائے بیڈ کے کیونکہ وہ

بیڈ پہ سو رہا تھا، باقی پورا کمرے سے بکھری ہوئی چیزیں

وہ خود ہی اٹھا چکی تھی، اپنے کپڑے جوتے صوفے پہ

رکھے دیکھ کے اور حان کبیر خان نے آئیر وا ٹھا کے

اس کی طرف دیکھا تھا جو اب بیڈ شیٹ ٹھیک کرتی

اپنے بالوں کو بار بار کان کے پیچھے کر رہی تھی۔۔

Alishey Khan

اور حان کبیر خان کو اس سے اتنے سگھڑ پن کی امید

نہیں تھی۔۔

یہاں کھڑے وقت کیوں برباد !جائیں اب ہاتھ لینے

کر رہے ہیں؟۔۔۔اسے ابھی بھی یہی کھڑے دیکھ

کے وہ اپنی گھنی مڑی ہوئی پلکوں کی جھالر اٹھا کے اس

کی طرف دیکھتی سوالیہ انداز میں بولی لیکن جلد ہی پھر

سے نظروں کا زاویہ بدل گئی۔۔اسکا شرم سے نظروں

کا زاویہ بدلنا اور حان کبیر خان نے بخوبی نوٹ کیا تھا۔۔

Alishey Khan

تمہارے پیروں سے کچھ فاصلے !!تمہیں نہیں دیکھ رہا

۔۔۔۔۔وہ اپنے!! کیچ کرواؤ !یہ میری شرٹ پڑی ہے

کالے گھنے بالوں میں انگلیاں پھیرتا اسکی خوش فہمی

دور کر رہا تھا یا اللہ جانے خود کو تسلی دے رہا تھا۔۔

تو ہم نے کب کہا آپ ہمیں دیکھ رہے تھے ؟۔۔۔۔۔

وہ نیچے زمین سے اسکی شرٹ اٹھا کے اسے کیچ کرواتی

حیرانگی سے معصوم لہجے میں بولی۔۔

Alishey Khan

کسی بات کا !!ہر وقت زبان چلانا ضروری نہیں ہوتا

اگر جو مرنے !!جواب نہیں دو گی تو زندہ ہی رہو گی

۔۔۔۔۔وہ اس کے !!لگو گی تو میں بچالوں گا تمہیں

بات بات پہ جواب دینے پہ غصے سے تپے ہوئے انداز

میں جو منہ میں آئے بولتا ہوا شرٹ کو وہی پہ پھینک

کے واشروم کی طرف بڑھ گیا۔۔پریشے خان نے اپنی

مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے واشروم میں بند ہوتے

دیکھا تھا۔۔

"اگر جو مرنے لگو گی تو میں بچالوں گا تمہیں"

Alishey Khan

ان الفاظ کو دماغ میں دہراتے ہوئے پریشے خان کو

رات کا وہ منظر یاد آیا تھا جب اس نے فکر مندی سے

اسے سانسیں بخشی تھیں۔۔

خان ہویلی کے ڈایینگ روم میں تمام مکین ناشتے کے

ٹیبل پہ بیٹھے اور حان کبیر خان اور پریشے خان کا انتظار

کر رہے تھے، وہ سب ساڑھے نو کے ٹیبل پہ بیٹھے

ہوئے تھے اور اب خیر سے نو پنتالیس ہو رہے تھے

Alishey khan

لیکن ان دونوں کے نیچے آنے کے کوئی آثار نظر نہیں

آرہے تھے۔۔ ریشمہ خان کے کہنے پہ سب ناشتہ

شروع کرنے ہی والے تھے جب سفید شلوار قمیض

میں ملبوس دراز قد اورحان کبیر خان اور سرخ فراک

میں ملبوس اسکے سینے تک پریشے خان اپنے وجود پہ بڑی

سی نفیس میرون ادر لئے اس کے ہمراہ ہی ڈائینگ روم

میں داخل ہوئی تھی۔۔ سرخ فراک کے ساتھ شفون

کا سرخ ہی دوپٹا تھا لیکن اورحان کبیر خان نے اسے

سنجیدگی سے یہ دوپٹا اتار کے بالوں کو باندھنے اور خود

Alishey khan

پہ بڑی سی چادر لینے کا حکم دیا تھا جیسے وہ پہلے لیتی تھی،

پریشے خان نے اسکی اس بات پہ بنا برا منائے اپنے بال

باندھ کے چادر اوڑھی تھی۔۔وہ دونوں کمرے سے

باہر نکلنے لگے تو اورحان کبیر خان اسکے پتلے باریک

لبوں پہ لپ لگا لپ گلوز بھی سنجیدگی سے اپنے انگوٹھے

سے صاف کرتا باہر کی طرف بڑھ گیا، پریشے خان اس

اچانک افتاد پہ جھینپتی ہوئی سٹل ہوئی تھی اور پھر اسے

تیز قدم اٹھاتے دیکھ کے وہ بھاگتی ہوئی اس کے ہم قدم

ہوئی۔۔اورحان کبیر خان نے اسکی نکالی ہر چیز زیب

تن کی تھی جسے دیکھ کے وہ کافی خوش تھی ورنہ اسے

لگ رہا تھا وہ اپنی مرضی کے کپڑے نکال کے پہنے گا۔

ان کے ڈائینگ روم میں داخل ہوتے ہی سب نے

انہیں کافی غور سے دیکھا تھا سوائے ارتضیٰ خان، ارباز

خان اور ہاشم خان کے۔۔وہ تینوں اپنی کرسیوں سے

کھڑے ہوتے پریشے خان کا ماتھا چوم رہے تھے، باپ

کے سینے سے لگتی پریشے خان کی آنکھیں نم ہوئی

تھیں، وہ عید کے عید ہی ان کے سینے سے لگتی تھی،

اسی لئے کل شادی والے روز اور آج ان کے ساتھ

Alishey khan

لگتے اسکی آنکھیں خود بخود نم ہوئیں۔ اور حان کبیر

خان سب کو سلام کئے سنجیدگی سے باپ کے ساتھ والی

کرسی سنبھال گیا جہاں وہ ہمیشہ بیٹھا کرتا تھا۔۔ پریشے

خان نے ریشمہ خان کے ساتھ والی کرسی سنبھالنی چاہی

لیکن وہ اسے اشارے سے اور حان کبیر خان کے ساتھ

بیٹھنے کی حکم دے گئی جس پہ وہ نفی میں سر ہلا گئی لیکن

پھر ان کے آنکھیں دیکھانے پہ وہ اپنی ناک سکوڑتی

ہوئی اور حان کبیر خان کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ

گئی۔۔

Alishey khan

۔۔۔۔۔ محزلہ خان نے اپنے !! کیسی ہے میری بچی

بائیں طرف بیٹھی پریشے خان کو پیار سے اپنے ساتھ

لگاتے اسکا حال دریافت کیا تھا۔ اور حان کبیر خان کو

اب اس ماحول سے کوفت ہونے لگی سب کی گہری

نظریں خود پہ محسوس کرتے وہ اچھا خاصا تپ رہا تھا اور

اس پہ تضاد ماں کا یوں پریشے خان کا حال پوچھنا اسے

مزید تپا گیا۔۔ وہ سب یوں ریکٹ کر رہے تھے جیسے

گزری رات میں نا جانے کون سا انقلاب آیا ہو۔۔

Alishey Khan

جس دلہن کو پہلی رات منہ دیکھائی نہ ملے وہ کیسی ہو

سکتی ہے مورے!! اپنے چہرے پہ پریشے خان ۔۔۔۔

مصنوعی اداسی سجاتی بے حد معصومیت سے ان کے

سینے سے لگے اپنا حال سنا رہی تھی۔۔ آواز اتنی ضرور

تھی کہ اورحان کبیر خان کے باپ تک بھی جاسکتی،

جبکہ باقی سب نے اس کا جواب اتنے غور سے نہیں سنا

تھا۔۔ اسکے معصوم بننے پہ اور ماں باپ کے آنکھیں

دیکھانے پہ اورحان کبیر خان نے غصے سے دانت پیستے

Alishey khan

ہوئے پریشے خان کی طرف دیکھا تھا۔ اسے یقین نہیں

تھا وہ ایسا بھی کر سکتی ہے۔

لعنت ہے تم پہ!! کبیر خان مدھم آواز میں ۔۔۔۔۔۔

فقط یہی بول پائے تھے کیونکہ سب کے سامنے اس

سے زیادہ وہ اسکی بے عزتی نہیں کرتے تھے۔۔

میں اسکا علاج کر لیتی!! ناشتہ کرو میری بچی

ہوں!! محزلہ خان مسکرا کے اسکی چادر ۔۔۔۔

درست کرتی اور حان کبیر خان کی طرف دیکھ کے

Alishey Khan

دانت پیستے ہوئے بولی تھیں۔۔پریشے خان معصومیت

سے نظریں جھکائے اچھی بہو اور اچھی بیوی بنتے ہوئے

اورحان کبیر خان کی پلیٹ میں ناشتہ رکھنے لگی۔۔

جس دن یہ ٹوٹ جائیں !!ہاتھ سلامت ہیں میرے

ابھی یہ زحمت !گے تب میرے لئے ناشتہ نکال دینا

۔۔۔اسے اچھا!!کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

بنتے دیکھ کے وہ اسکے کان میں غصے سے بولا۔اسکی

سرگوشی کبیر خان نے بخوبی سنی تھی۔۔

Alishey khan

اسکے ہاتھ سلامت ہیں یہ خود اپنا ناشتہ !!پری بچے

نکال سکتا ہے!! آپ اپنا ناشتہ کریں!! کبیر خان۔۔۔

اپنے سپوت کو قہر برساتی نظروں سے گھورنے کے

بعد نرمی سے پریشے خان سے مخاطب ہوئی تھی کو

چہرے پہ روہانسے تاثرات سجاتی اپنی پلیٹ میں ناشتہ

نکالنے لگی۔۔وہ یوں روہانسی ہونے کی ایکٹنگ کر رہی

تھی جیسے اور حان کبیر خان نے اسکی بھینس بھگا دی

ہو۔ماں باپ کو بیوی کی سائیڈ ہوتے دیکھ کے اور حان

Alishey khan

کبیر خان غصے سے اپنی گھنی کالی بیرڈ پہ ہاتھ پھیر تا

ناشتے کیئے بغیر کرسی سے اٹھا تھا۔

کہا جارہے ہیں خان ؟۔۔۔۔۔ اسے اٹھتے دیکھ کے

ریشمہ خان نے سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔

!آپ جانتی ہیں دادی جان میں ناشتہ لیٹ کرتا ہوں

مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے۔۔ وہ متوازن لہجے

میں بولتا ایک نظر پریشے خان کو دیکھ کے ڈایینگ روم

کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Alishey Khan

اگر تم سات بجے سے لیٹ ہویلی پہنچے خان تو تمہیں

رات میں !!اگلے دو دن تک ہویلی ٹکنے نہیں دوں گا

۔۔۔کبیر خان اسکی!!ولیمے کی تقریب ہے تمہاری

چوڑی پشت کو گھورتے سنجید گی سے بولے۔زوار خان

کاقہقہہ بے ساختہ تھا۔صبح صبح سب کے سامنے اپنی اتنی

بے عزتی اور زوار خان کے یوں ہنسنے پہ اور حان کبیر

خان نے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں، پریشے خان نے ابھی

اسکی زندگی میں قدم ہی رکھا تھاجب اسکا باپ سب

کے سامنے اسکی بے عزتی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔اور حان

Alishey Khan

خان کا دل کیا پریشے خان کا سر پھاڑ دے جس نے صبح

صبح منہ دیکھائی نہ دینے والی بات لیک کرتے ہوئے

اسکے ماں باپ کو تپ چڑھائی تھی۔۔

۔۔۔۔وہ دانت پیس کے !!جانتا ہوں تقریب ہے

احسان کرنے والے انداز میں بولتا اپنی آنکھوں پہ سیاہ

چشمہ چڑھاتا حویلی سے نکلتا چلا گیا۔۔

____

روحِ محبت۔۔۔۔قسط 7

Alishey Khan

از قلم۔۔۔۔علیشے خان

دو لاکھ دس۔۔۔۔۔دو لاکھ پچیس۔۔۔۔دو لاکھ

پینتیس۔۔۔دو لاکھ پچاس۔۔۔دو لاکھ

ستر۔۔۔۔دو لاکھ اسی۔۔۔ تقریباًرات کے بارہ بجے

اورحان کبیر خان اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا،جب

پریشے خان کے کچھ ایسے الفاظ سن کے اس نے ٹھٹک

کے صوفے کی طرف دیکھا تھا جس سمت سے اس کی

آواز آرہی تھی،وہ سادہ سی سیاہ شلوار قمیض میں

ملبوس صوفے پہ بیٹھی سینٹرل ٹیبل پہ اپنی سلامیوں

Alishey khan

کے انویلپ کھولتی بچوں کی طرح اپنے پیسے گن رہی

تھی۔ سفید ایمبرائیڈڈ میکسی اس سے کچھ فاصلے پہ

صوفے پہ پڑی تھیں، جبکہ سفید ہیل سینٹرل ٹیبل کے

نیچے۔۔۔ پریشے خان کی سلامیوں سے کچھ فاصلے پہ

اسکی وہ تمام جیولری پڑی تھی جو اس نے آج ولیمے کی

تقریب پہ پہنی تھی، اور حان کبیر خان نے آج ولیمے پہ

صرف اسکی ایک ہی جھلک دیکھی تھی جب وہ رات کو

اپنے کمرے میں تقریب کے لئے تیار ہونے آیا تھا، وہ

کبھی بھی اپنے کمرے میں نہ آتا اگر اسے معلوم ہوتا

Alishey khan

پریشے خان کو بیوٹیشن تیار کر رہی ہے، وہ جب کمرے

میں داخل ہوا تھا تب بیوٹیشن اسکا دوپٹا سیٹ کرتی

اسے فائینل لک دیکھ رہی تھی۔۔وہ جو اسے دیکھتے ہی

سٹل ہوا تھا ماں کے کھانسنے پہ وہ بیوٹیشن کی طرف

ایک بھی غلط نگاہ ڈالے بغیر ڈریسنگ روم میں بند ہو گیا

۔۔پریشے خان جو اسے اپنی طرف دیکھتا پا کے مسکرا

رہی تھی، اسے سڑے ہوئے آلو کی طرح ڈریسنگ

روم میں بند ہوتے دیکھ کے اس نے ناک چڑھائی

تھی۔۔وہ تیار ہونے کے بعد بھی اسے دیکھے بغیر ہی

Alishey khan

کمرے سے جا چکا تھا، پریشے خان نے بھی آج خود کو

اس وزنی میکسی میں زیادہ تھکا یا نہیں تھا، وہ ساڑھے

دس بجے تک اسکا انتظار کر کے میکسی تبدیل کر چکی

تھی، اب وہ تبدیل لباس میں تھی، اسے تبدیل لباس

میں دیکھ کے اور حان کبیر خان کو نا جانے کیوں اتنی

تپ چڑھ رہی تھی۔

دو لاکھ نوے۔۔۔۔۔ابھی وہ مزید پیسے گننے والی

تھی جب کمرے میں کسی دوسرے کی موجودگی

Alishey Khan

محسوس کر کے اس نے اپنی لمبی مڑی ہوئی پلکوں کی

جھالڑ اٹھائی تھی۔۔

!!آپ ؟؟ آئیں نا آپ بھی اپنی سلامی نکالیں !!کبیر

۔۔۔اور حان کبیر !!ہم دونوں ساتھ بیٹھ کے گنتے ہیں

خان کو اپنی طرف دیکھتا پا کے وہ چہک کے بولی۔ اسکے

بے تکے مشورے پہ اور حان خان نے اپنی کنپٹیوں کو

مسلتے ہوئے اپنی گلے کے گرد لٹکی گرے اجرک اتار

کے بیڈ پہ پھینکی تھی۔۔ وہ اسے جواب دیئے بنا

ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھتا اپنی گھڑی اتار رہا تھا۔۔

Alishey Khan

لو بھلا ہم کونسا آپ کے پیسوں پہ ڈھاکہ مار لیں گے جو

کنجوسوں کی طرح منہ بنایا ہوا ہے ؟؟۔۔۔۔ اسکا

سیریس چہرہ دیکھ کے وہ اپنی چھوٹی سی ناک سکوڑتی

معصومیت سے سر جھٹک کے بولی۔ اسکے لفظ کنجوس پہ

اور حان کبیر خان نے اپنی آنکھیں میچ کے کھولتے

صوفے کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔ اسکی وائٹ

میکسی اٹھا کے اسکی گود میں پھینکتا وہ صوفے پہ بیٹھ کے

اب اپنی پشاوری چپل کے سٹیپ کھول رہا تھا۔۔

Alishey khan

اللہ اللہ ہماری شادی کا قیمتی جوڑا یوں پھینک خراب

کریں گے ؟؟۔۔۔پریشے خان اپنے پیسے چھوڑ کے

اپنے ولیمے کی میکسی احتیاط سے تھامتی معصومیت اور

خفگی کے ملے جلے تاثرات سے بولی تھی۔۔

تو کس نے بولا تھا اتنی جلدی اتار دو اپنی شادی کا

جوڑا؟۔۔۔وہ اپنا جوتا اتار کے اسکی طرف دیکھتا

دانت پیس کے بولا پھر اپنے ہی جملے پہ وہ خود حیران

ہوتا اب پریشے خان کی طرف دیکھنے لگا جو خود

استفہامیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

Alishey khan

میرا مطلب اگر اتنی ہی پسند آ گیا تھا تو ایک ہفتے تک نہ

اتارتی!!کا بات کے اچکا کے کندھے پل ہی اگلے وہ۔۔۔

رخ موڑ گیا۔۔

ایسا کریں یہ الماری !!اب ہم نے ایسا بھی نہیں کہا

میں رکھ آئیں ہم تب تک اپنی سلامی گن رہے

ہیں!!میں ہاتھ اسکے بولتی کے ہلا سر میں نفی وہ۔۔۔

اپنی وائٹ میکسی تھما کے پھر سے مصروف انداز میں

اپنے پیسے گننے لگی۔۔ اسکے آرڈر پہ اور حان کبیر خان

Alishey khan

نے اسے داد دینے والے انداز میں دیکھا تھا، جو ایک

سردار پہ نوکروں کی طرح حکم چلا رہی تھی۔۔

جہاں تک میری نظر کام کر رہی ہے تو مجھے تمہارے

ہاتھ بھی سلامت دکھ رہے ہیں اور پیر بھی اللہ کے

کرم سے تمہارے سلامت ہیں !! تو خود انہیں ہلانے کا

شرف بخش کے صوفے سے الماری تک کا سفر تہہ کر

لو !! تمہارا نوکر نہیں ہوں میں !! وہ اپنی گود میں پڑی

اسکی میکسی پھر سے اس کی گود میں پھینکتا ایک ایک لفظ

چبا کے بلند آواز میں بولا۔۔

Alishey Khan

اور خبر دار !!اچھا ہم یہ الماری میں رکھ کے آتے ہیں

جو آپ نے ہمارا ایک پانچ سو روپیہ بھی یہاں سے

۔۔۔وہ منہ پھولا کے اپنی میکسی احتیاط سے !!اٹھایا تو

اٹھاتی صوفے سے اٹھی تھی لیکن پھر اسے اپنے

پیسوں کی طرف دیکھتا پا کے وہ اسے انگلی اٹھا کے

معصوم انداز میں دھمکی دینا بھی نہیں بھولی تھی۔

اور حان کبیر خان نے پہلے تو اپنی سلامی کھول کے یوں

کنجوسوں کی طرح نہیں گننی تھی لیکن اسکی کنجوس

دھمکی سن کے اس نے تپتے ہوئے اپنی گرے قمیض

Alishey khan

کہ جیبوں میں ہاتھ ڈالا تھا، جو کافی بھری بھری لگ

رہی تھیں۔۔ پریشے خان جو اسے دھمکی دے کے

مڑنے والی تھی اسے اپنی جیب سے یکے بعد دیگرے

انویلپ نکالتے دیکھ کے وہ بے ساختہ رک کے اسکی

طرف دیکھنے لگی۔ اسکے انویلپ کافی موٹے اور بھاری

دکھ رہے تھے یوں کہ اپنے اندر بہت موٹی موٹی رقم

اسے ندیدوں کی طرح اپنے انو یلپس کی ! سمائے ہوں

طرف دیکھتا پا کے وہ دل میں فتح مندی سے مسکرایا تھا،

اسے اپنے حسن کے علاؤہ آج تک کسی چیز پہ غرور

Alishey Khan

نہیں ہوا تھا لیکن آج اسے اپنی سلامی کے پیسوں پہ

غرور ہوا تھا جسے پریشے خان یوں دیکھ رہی تھی جیسے

ابھی اس سے چھیننے کا ارادہ رکھتی ہو۔۔

یہ ساری آپ کی سلامی ہے کبیر ؟؟۔۔۔۔۔۔پریشے

خان نے معصومیت سے اپنی بڑی بڑی ڈارک براؤن

آنکھیں پھیلا کے استفسار کیا۔۔۔وائٹ میکسی جس کی

وہ کب سے احتیاط برت رہی تھی اسکی سلامیوں پہ اپنی

نیت خراب کرتے ہوئے وہ میکسی اس کے ہاتھوں سے

کب کی چھوٹ کے زمین پہ گر چکی تھی۔۔

Alishey khan

۔۔۔۔۔اسکے بے تکے سوال!!!نہیں محلے والوں کی

پہ وہ استہزایا انداز میں تپ کے جواب دیتا اسکی

سلامیوں کو سینٹرل ٹیبل کے کونے کے ساتھ لگاتا اب

اپنی سلامیوں کے انویلپ کو ترتیب دے رہا تھا۔۔

آپ ہماری سلامیوں !!یہ ہماری سلامیوں کی جگہ ہے

کے ساتھ ایسا سلوک کیسے کر سکتے ہیں؟؟۔۔۔وہ

صدمے سے صوفے پہ بیٹھ کے بولتی اسکی سلامیوں کو

سائیڈ کراتے ہوئے اپنے پیسوں کو پہلے کی طرح

پھیلانے لگی۔۔

Alishey khan

ہم نے اتنی مشکل سے یہ پیسے گنے تھے لیکن

۔۔ آپ۔۔ آپ۔۔۔نے۔۔۔سب۔۔

خراب۔۔۔کر۔۔۔دیا۔۔۔اپنے سارے پیسے مکس

ہوتے دیکھ کے وہ نم آنکھوں سے اسکی طرف دیکھ کے

شکوے سے بولی، اس نے اتنی محنت لگا کے گنے ہوئے

اور نہ گنے ہوئے پیسے الگ کئے تھے۔۔ اتنی سی بات پہ

اسکی نم ہوتی آنکھوں کو دیکھ کے اورحان کبیر خان کے

اپنے انویلپ کھولتے ہاتھ رکے تھے۔۔ اس نے رخ

موڑتے ہوئے اپنے قریب بیٹھی پریشے خان کی طرف

Alishey khan

دیکھا تھا جس کی سحر زدہ آنکھوں میں آنسو جمع ہو رہے تھے۔۔وہ بڑی بڑی باتوں کی بجائے چھوٹی چھوٹی باتوں پہ کیوں رو جاتی تھی؟اور حان خان سوچ کے رہ گیا۔وہ بنا کچھ بولے اسکی سلامی کے پیسے پکڑ کے گننے لگا!!

جو پیسے پریشے خان نے!!سات لاکھ پچاس ہزار۔۔۔۔گھنٹہ لگا کے گنے تھے وہ تیزی سے چار سے پانچ منٹوں میں اس سے ڈبل ٹرپل پیسے گن کے اسکی گود میں رکھ گیا۔۔پریشے خان جو اپنی آنکھوں کو پھیلائے اسکی اتنی تیزی دیکھ رہی تھی،اپنی گود میں سات لاکھ

Alishey Khan

پچاس ہزار دیکھ کے اسے پہلے جتنی خوشی نہیں ہوئی

تھی کیونکہ اورحان کبیر خان کے پیسے اسے اپنی

سلامیوں سے زیادہ لگ رہے تھے جو اب وہ اسے

جلانے کی غرض سے گن رہا تھا۔۔ اورحان خان کی

سلامیوں میں ایک بھی پانچ سو یا ہزار کا ایک بھی نوٹ

نہیں تھا، اسکے پاس چیک اور پانچ پانچ ہزار کے نوٹوں

کی لائن لگی ہوئی تھی، ایک ایک انویلپ سے پانچ ہزار

کے نوٹوں کی ایک سے دو گڈیاں تو لازمی نکل رہی

تھیں۔ پریشے خان کبھی اسکی سلامیوں کو دیکھتی تو کبھی

Alishey khan

اسکے چہرے کی طرف۔۔۔وہ ان کرکراتے نوٹوں کو

تیزی سے گنتا آہستہ سے اپنے سر کو خم دیتا بے حد پیارا

لگ رہا تھا۔اسکی ٹھوری کے خوبصورت ڈمپل کی

طرف دیکھتے پریشے خان کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔

اس کی نظریں خود کی طرف محسوس کرتے ہوئے

اورحان کبیر خان نے اپنے تمام پیسے گن کے اس کی

طرف دیکھا تھا۔۔

باقی مردان خانے والے !!ایک کڑوڑ چالیس لاکھ

جیبوں میں !!کمرے کی الماری میں رکھ کے آیا ہوں

Alishey khan

اتنے ہی پورے آئے تھے۔۔۔وہ اپنی سلامیوں کو

ایک نظر دیکھ کے پھر سے پریشے خان کی طرف دیکھتا

اترا کے بولتا صوفے پہ نیم دراز ہوتا اسکے تاثرات پہ

غور کرنے لگا۔۔پریشے خان کے چہرے سے لگ رہا تھا

وہ کبھی اپنی گود میں پڑی اپنی !!وہ ابھی رو دے گی

سلامی کی طرف دیکھتی تو کبھی اورحان کبیر خان کی

سلامی کی طرف۔۔۔۔

ہمیں !!ہمارے ساتھ سب ہمیشہ بے ایمانی کرتے ہیں

ہم سب کو ان کے پیسے صبح !!نہیں چاہئیے کسی کے پیسے

Alishey khan

۔۔۔۔وہ اپنی گود سے اپنی !!واپس کر دیں گے

سلامیاں اٹھا کے سینٹر ل ٹیبل پہ پٹکتی بھیگے لہجے میں

بولتے ہوئے صوفے سے اٹھنے لگی جب اور حان کبیر

خان کے اگلے جملے نے اسے مزید تپایا تھا۔۔

پانچ لاکھ کے کھلے لے لوں تمہاری سلامی سے ؟ اپنا

صدقہ نکالنا ہے لیکن میرے پاس کھلے نہیں

۔۔۔اور حان کبیر خان اپنی مسکراہٹ ضبط !!ہیں

کرتے ہوئے سنجیدگی سے گویا ہوا۔ اور پھر اسکے

جواب کا انتظار کئے بغیر وہ اسکے پیسوں سے کھلے پانچ

لاکھ کے نوٹ لے کے ایک پانچ ہزار کے نوٹوں کی

گڈی اسکی سلامی میں رکھ گیا جس کی وجہ سے اسکی

سلامی پہلے سے کافی کم لگ رہی تھی یوں کہ اور حان

کبیر خان کی سلامی کے سامنے نہ ہونے کے

برابر!! جواب اہوا تپا کوئی اسے جو خان پریشے۔۔۔

دینے والی تھی اپنی نہ ہونے کے برابر سلامی دیکھ کے

اسکا صدمے سے برا حال ہوا تھا، اسکا دل کیا وہ دھاڑیں

مار مار کے روئے۔۔ اور اگلے ہی پل وہ اپنے چہرے پہ

ہاتھ رکھ کے پھوٹ پھوٹ کے روتی ہوئی بیڈ کی

Alishey Khan

طرف بڑھ گئی۔۔اسے واقعی ہی بہت برا لگا تھا سب

نے اس سے کئی گنا زیادہ سلامی اور حان کبیر خان جو

کیوں؟؟ وہ روتے ہوئے بیڈ پہ اوندھے منہ !!دی تھی

گری۔۔اسے یوں روتے دیکھ کے اور حان کبیر خان

بھوکلاتا ہوا صوفے سے اٹھ کے اسکی طرف بڑھا

تھا۔۔

کون مر گیا ہے جو یوں بین ڈال رہی ہو؟۔۔۔۔وہ

بیڈ کے پاس آتا اسے کہنی سے پکڑ کے سیدھا کرتا اسکے

قریب بیٹھتے ہوئے آئیبر واٹھا کے سنجید گی سے استفسار

Alishey khan

کرنے لگا۔۔ پریشے خان نے اپنی بھیگی ڈارک براؤن

آنکھیں اٹھا کے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔ اسکی سحر زدہ

آنکھوں کو رونے کی وجہ سے سرخی مائل ہوتے دیکھ

کے اور حان کبیر خان کا دل ان میں ڈوب کے ابھرا

تھا۔۔ اسکے ہچکولے کھاتے وجود کو دیکھتے وہ اسکی کمر

میں ہاتھ ڈالتا اسے بیڈ سے اوپر کی طرف اٹھاتا اسکے

چہرے پہ جھکا۔۔

میرے باپ نے مجھے سلامی کے نام پہ ایک ٹکا بھی

باقی خاندان والوں نے دی بھی تو میں نے !! نہیں دیا

Alishey khan

یہ تمام سلامی مجھے میرے !لینے سے انکار کر دیا

دوستوں نے ڈبل کر کے واپس کی ہے کیونکہ میں نے

ان کی شادی پہ دوست ہونے کا حق نبھاتے ہوئے

انہیں اچھی خاصی رقم تھمائی تھی۔۔اس دفعہ میرا حق

تھا تو میں کیوں لینے سے انکار کرتا؟ جن کی وجہ سے تم

غلط رو رہی ہو کیونکہ رونا تو میرا بنتا ہے انہوں !رو رہی

نے میرے ایک دفعہ انکار کرنے پہ پیسے واپس سے

جیبوں میں ڈال لئے یہ نہیں کیا کہ بندہ منت کر کے

۔۔۔وہ اسکے لبوں کے قریب!!زبردستی تھما دے

Alishey khan

اپنے لب لاتا اسکے آنسو اپنے ہاتھ کی پوروں سے

صاف کرتا بوجھل گھمبیر لہجے میں بولا تھا، اسکے آنسو

ناجانے کیوں برداشت نہیں ہو رہے تھے۔۔

سچی؟؟۔۔۔۔۔۔۔وہ ہچکولے کھاتے وجود کے ساتھ

اپنے آنسو رگڑ کے صاف کرتے ہوئے بولی۔

مچی!! کے دے جواب سے نرمی اسے وہ۔۔۔۔۔۔

اپنی گود میں اٹھاتا ہوا صوفے کی طرف بڑھ گیا۔۔

اسکی اتنی نرمی پہ پریشے خان حیرانگی سے اسکی طرف

Alishey Khan

دیکھنے لگی، یہی اور حان کبیر خان کل اس پہ غصہ

اتارتے ہوئے اسکی جان کو آیا ہوا تھا اور ابھی کچھ دیر

پہلے بھی تو وہ اسکا دل جلا رہا تھا تو پھر اب یوں اچانک وہ

پریشے !!اتنا نرم کیوں ہوا تھا پریشے خان سمجھ نہ سکی

خان اسے دیکھ ہی رہی تھی جب وہ اسکے نازک وجود کو

اپنے سینے میں قید کئے صوفے پہ بیٹھا تھا۔۔ سینٹرل

ٹیبل سے اپنی اور اسکی ساری سلامی اٹھا کے وہ اسکی

گود میں رکھتا گیا۔۔ پریشے خان یک ٹک اسکے

خوبصورت چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی، وہ گرے

Alishey khan

شلوار قمیض میں ملبوس اپنے چہرے پہ نرم تاثرات

سجائے اس وقت بے حد دلکش لگ رہا تھا اور اس پہ

تضاد اسکی ٹھوری پہ موجود وہ خوبصورت ساڈمپل اسکا

دل دھڑکانے کے لئے کافی تھا۔۔

یہ مت سمجھو کہ میں تمہارے رونے سے بلیک میل

یہ سارے پیسے تمہاری منہ دیکھائی کے !!ہو گیا ہوں

۔۔۔۔ !!دے رہا ہوں صرف مورے کے کہنے پہ

اسے اپنی طرف دیکھتا پا کے وہ اپنے چہرے کے

تاثرات پھر سے سنجیدہ کرتا اپنے سیاہ بالوں میں ہاتھ

Alishey khan

پھیر کے بولا۔۔۔اسکے یوں تپ کے کہنے پہ پریشے

خان نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی تھی، اسے زوار خان

سے پتا چلا تھا کہ اسکی مورے اور باپ سے اچھی خاصی

شامت آئی ہے جس پہ وہ غصے سے منہ پھولا کے گھوم

رہا ہے اور واقعی ہی یہ سچ تھا وہ جس غصے سے کمرے

میں داخل ہوا تھا اس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا وہ

واقعی ہی ماں باپ کی ڈانٹ پہ کافی تپا ہوا تھا۔

۔۔۔۔وہ!! پیسے نہیں چاہیئے مجھے منہ دیکھائی چاہئیے

بھرم دیکھاتے ہوئے آنکھیں گھما کے بولی۔۔

Alishey khan

ٹھیک ہے نہ لو یہ آفر صرف محدود مدت کے لئے تھی

جسے تم ضائع کر چکی ہو۔۔۔وہ کندھے اچکا کے ریلکس

انداز میں بولتا اسکی گود میں موجود پیسے واپس پکڑنے

لگا جب وہ اسے آنکھیں دیکھا کے ان تمام پیسوں کو

اپنے بازوؤں میں قید کر گئی یوں جیسے مور اپنے بچوں کو

اپنے پروں میں چھپا رہی ہو۔۔

خبر دار جو ہمارے پیسوں پہ نیت خراب کی تو۔۔۔۔وہ

ناک سکوڑ کے معصومیت سے بولتی اور حان کبیر خان

کی دھڑکنیں منتشر کر گئی۔اسکی نیت ان پیسوں پہ تو

Alishey Khan

نہیں البتہ اسکے ہلتے گلابی لبوں پہ اچھی خاصی خراب ہو

رہی تھی لیکن اگر ابھی اسے کس کرتا تو وہ سر پہ چڑھ

جاتی۔۔

۔۔۔۔۔!!مجھے چینج کرنا ہے !!چلو اب اٹھو یہاں سے

وہ اس کے لبوں سے اپنی نظروں کا زاویہ بدلتا

مصروف لہجے میں بولتے ہوئے اپنی جیب سے فون

نکال گیا۔۔ وہ اسے اپنی گود میں بٹھا کے پچھتا رہا تھا، وہ

نہیں جانتا تھا وہ اسکے دل کو تیز تیز دھڑکانے کا باعث

کیوں بن رہی ہے۔۔۔

Alishey khan

آپ کو پتا ہے رمضان کا چاند نظر آ !!اچھا اٹھتی ہوں

۔۔۔۔وہ اپنی اور اسکی پوزیشن دیکھ کے شرم !!گیا ہے

سے لال ہوئی تھی لیکن اگلے ہی پل اسے یاد آیا تھا

رمضان کا چاند نظر آ چکا ہے جس پہ وہ اس سے دور ہٹنا

بھول کے اسکی گرے قمیض کے بٹنوں کے ساتھ چھیڑ

چھاڑ کرتی چہک کے بولی نظریں ہنوز اسکی ٹھوری کے

خوبصورت سے ڈمپل پہ جمائے ہوئے تھی۔۔

Alishey Khan

نہیں مجھے کیوں پتا ہو گا؟ میں تو کسی الگ دنیا کی مخلوق

ہوں نا؟؟۔۔۔۔وہ اپنے ازلی طنزیہ لہجے میں بولتا پھر

سے اپنے فون مین مصروف ہو گیا۔۔

۔۔۔۔وہ!!سیدھے منہ جواب دینا نہیں ہوتا آپ سے

خفگی سے بولی، وہ جوابا خاموش رہا، وہ اسکے اپنی گود سے

اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔

آپ کے دوست کتنے اچھے ہیں !!ویسے کبیر

۔۔۔۔اپنے پاس ڈھیروں کی تعداد میں پیسے دیکھ !!نا

Alishey Khan

کے پریشے خان نظریں اٹھا کے اورحان کبیر خان کی

طرف دیکھتی ایک بار پھر چہک کے بولی، اسکے الفاظ پہ

اورحان کبیر خان نے اپنا فون بند کرتے غصے سے اسکی

طرف دیکھا تھا۔۔

کیوں اچھے ہیں؟؟۔۔۔اسکے لبوں سے کسی دوسرے

کی تعریف ذہر لگی تھی اورحان کبیر خان کو۔۔

تو کیا ابھی بھی وہ ! اتنے سارے پیسے دیئے آپ کو

اچھے نہیں ہیں؟؟ اللہ اللہ کتنے احسان فراموش ہیں

Alishey khan

کسی کی نیکی یوں نہیں بھولنی چاہیے۔۔۔وہ !آپ

اسے دادیوں کی طرح سمجھاتی ہوئی اب اپنے کانوں کو

ہاتھ لگاتی بے حد معصوم لگ رہی تھی۔۔

اچھے تو وہ ہیں لیکن انہیں اچھا کہنے کا حق صرف میں

۔۔۔۔وہ دانت پیس کے تپے ہوئے لہجے !!رکھتا ہوں

میں بولتا اسکا جواب سنے بغیر شدت سے اسکے باریک

لبوں کا پاؤٹ بنائے ان پہ جھک گیا جو کب سے ہلتے

ہوئے اسے بے چین کر رہے تھے۔پریشے خان نے

اس اچانک افتاد پہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو مزید

Alishey Khan

پھیلائے اس کی طرف دیکھا۔۔ وہ اسکی سانسوں میں

اپنی سانسیں الجھائے اسکے باریک لبوں پہ اپنی شدت

بڑھاتا جارہا تھا، پریشے خان کی سانسیں بکھری تھیں،

پریشے خان کی بکھرتی سانسوں کو محسوس کرتے ہوئے

وہ اس میں اپنی سانسیں انڈھیلتے اسکے ڈارک براؤن

کھلے بالوں میں اپنے دونوں ہاتھ پھنسا گیا۔۔ پریشے

خان اسکے جان لیوا انداز پہ شرم وحیا سے پاگل ہوئی

تھی، وہ اسکی قمیض سینے سے اپنی مٹھیوں میں جھکڑتی

اپنے لبوں پہ اسکی شدتیں برداشت کرنے لگی۔۔ اپنی

Alishey Khan

قمیض پہ پریشے خان کے ہاتھوں کی سخت گرفت مضبوط

کرتے وہ اسکے لبوں پہ اچھی خاصی شدت دیکھاتا

انہیں آزادی بخش گیا۔۔اسے گہری گہری سانسیں

بھرتے دیکھ وہ ایک دفعہ پھر اسکے ہونٹوں پہ جھک کے

اسے اپنی کچھ سانسیں فراہم کرتا اسکی گردن پہ جھکا

تھا،اسکی گردن پہ شدت سے دانت گاڑتے وہ پریشے

خان کو مچلنے پہ مجبور کر گیا۔۔

میں آئیندہ سے تمہارے ان ہونٹوں سے کسی غیر مرد

کی تعریف تو دور کسی کا ذکر بھی مت سنوں پریشے

Alishey khan

۔۔۔۔اسکے مچلنے پہ وہ اسکی گردن سے اپنا چہرہ!!خان

اٹھاکے اسکی آنکھوں میں دیکھتا غرایا۔ اسکے یوں لہو

رنگ آنکھوں سے دھاڑے پہ پریشے خان نے سہمتے

ہوئے اس کی طرف دیکھا تھا، اس نے اسکے ہونٹوں پہ

تو نہیں لیکن ہاں اسکی گردن پہ اچھی خاصی بے رحمی

دیکھائی تھی۔۔

اس میں اتنا غصہ کرنے والی کیا بات ہے ؟ہم نے تو بس

۔۔۔۔۔وہ اسکے حد سے زیادہ غصہ !!یونہی بولا تھا

کرنے پہ ہمیشہ کی طرح ریلکس انداز میں کندھے اچکا

Alishey khan

کے گویا ہوئی، البتہ گردن پہ اسے شدید جلن محسوس ہو رہی تھی۔ وہ جب بھی بلا فضول میں غصہ کرتا تھا وہ یوں ہی بول کے اسے احساس دلاتی تھی کہ یہ بات وہ آرام سے بھی کر سکتا ہے ضروری نہیں ہے ہر بات میں غصہ کیا جائے۔۔

۔۔۔۔وہ اسے آنکھیں! ! تم یونہی بھی مت بولو دیکھا کے روعب سے بولتا ہوا خود سے دور کرتے صوفے سے اٹھا تھا۔

Alishey Khan

اور ایسا کرو یہ پیسے مجھے پکڑاو میں صبح ہوتے ہی تمہیں

اپنے ذاتی پیسوں سے تمہاری منہ دیکھائی کے پیسے

دوں گا!! وہ اسکی گود سے تمام پیسے اٹھا کے۔۔۔

دانت کچکچا کے بولتا ہوا اپنی الماری کی طرف بڑھ گیا،

پریشے خان اسکی طرف دیکھ کے رہ گئی، اسکی باتیں

اسکے سر کے اوپر سے گزر رہی تھیں۔۔

ہمارے پیسے۔۔۔۔ اپنی گود خالی ہوتے دیکھ کے وہ

صدمے کی کیفیت میں فقط اتنا ہی بول پائی۔۔

Alishey Khan

ابھی یہاں سے اٹھ کے بیڈ پہ !!بولا ناصبح دے دوں گا

آج پہلی سحری ہے میں نہیں چاہتا تم !!سونے بھاگو

پرانے تماشے کرتی ہوئی سحری کا وقت گزرنے کے

۔۔۔وہ روعب سے اپنے !!بعد اپنی آنکھیں کھولو

بھاری لہجے میں گویا ہوتا وہ تمام پیسے الماری میں رکھ

کے اپنا نائٹ سوٹ پکڑے واشروم کی طرف بڑھ

گیا۔۔

آج پہلی سحری ہے میں نہیں چاہتا تم پرانے تماشے

کرتی ہوئی سحری کا وقت گزرنے کے بعد اپنی آنکھیں

Alishey khan

۔۔۔۔اسے واشروم میں بند ہوتے دیکھ کے!! کھولو

اس نے بلند آواز میں اسکی نقل اتاری تھی اپنے

چہرے کے زاویے بگاڑتے ہوئے۔۔اپنی میکسی اور

جیولری اٹھا کے احتیاط سے سنبھالتی وہ اپنی گردن پہ

انگلی پھیرتی بیڈ کی طرف بھاگی تھی۔۔

۔۔۔۔گردن پہ پہلے سے زیادہ!!! بے رحم کبیر خان

جلن محسوس کرتی وہ معصومیت سے ناک چڑھا کے خود

سے گویا ہوئی۔۔

Alishey Khan

یا اللہ انہیں ہماری !! ہمارے سارے پیسے رکھ لئے

شادی کی شادی کی سلامیاں اور منہ دیکھائی واپس سے

۔۔۔وہ اپنے !! آمین ! ہمیں دینے کی توفیق عطا فرما

دونوں ہاتھ جوڑ کے اللہ سے بلند آواز میں دعا مانگ

کے منہ پہ ہاتھ پھیرتی تکیے پہ گری تھی، شانوں پہ

دھڑا سیاہ دوپٹا اتار کے وہ گول مول لپیٹ کے تکیے کے

پاس رکھ گئی۔۔ آج اس نے کارٹون لگانے کی غلطی

بالکل نہیں کی تھی کیونکہ وہ اسکی کل کی بے باکیاں

ابھی تک بھولی نہیں تھی۔۔ کچھ گھنٹوں بعد پہلی سحری

Alishey khan

تھی، وہ ٹھیک بول رہا تھا اسے جلد سو جانا چاہئیے۔۔۔وہ اسکی بات پہ عمل کرتی کروٹ کے بل لیٹ کے سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔

اور حان کبیر خان تقریباً دس منٹ بعد نیوی بلیو نائٹ سوٹ میں ملبوس واشروم سے نکلا تھا۔ اپنے گیلے بالوں میں انگلیاں پھیرتا وہ گہری سانس خارج کرتا بیڈ کی طرف بڑھا تھا جہاں وہ تقریباً بیڈ کے بیچ و بیچ سو رہی تھی۔۔وہ ابھی سونے کی بجائے فون استعمال کرنے والا تھا، اس نے اب ایک ہی دفعہ سحری کے بعد اپنی

Alishey khan

نیند پوری کرنی تھی۔۔اسکے پیچھے بیڈ پہ نیم دراز ہوتے

اورحان کبیر خان نے گہری نظروں سے اسکی پشت کی

طرف دیکھا۔اس کے گہری سانس بھرتے وجود کو

دیکھ کے وہ سمجھ چکا تھا وہ سو رہی ہے۔۔

یہ آج پہلی اور آخری بار تھی جو میں تمہارے یوں

ہماری کمرے کی بات لیک کرنے پہ خاموش ہو گیا

آئندہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو !ہوں پریشے خان

۔۔۔وہ اس کی طرف جھک کے اس کے کان کے !!گا

پاس دبی دبی آواز میں غراتے ہوئے اسکی کان کی لوں

Alishey khan

دانتوں میں دبا گیا لیکن وہ کافی گہری نیند میں جا چکی

تھی، شاید وہ کافی تھکی ہوئی تھی۔ وہ اسکے غرانے کی

پروا کئے بغیر نیند میں ہی اسکی طرف رخ موڑتی اسکے

سینے پہ اپنا سر رکھ گئی، اسے یوں اچانک سے اپنے سینے

پہ سر رکھتے دیکھ کے اورحان کبیر خان کی دھڑکنیں تیز

ہوئی تھیں، اسکی چھوٹی چھوٹی سانسیں اپنے سینے پہ

محسوس کرتے وہ دھڑکتے دل سے اسکے معصوم نقوش

پہ نظریں جمائے ہوئے تھا۔۔ اسکے چہرے پہ سانولی

رنگت خوب جچتی تھی، اسکے معصومیت سے لبریز

Alishey Khan

نقوش دیکھ کے کوئی بھی پہلی نظر میں دھوکا کھا سکتا تھا

کہ پریشے خان کا شرارت سے دور دور تک کوئی واسطہ

نہیں ہے۔۔وہ بے ساختہ اس کے ماتھے پہ نرمی سے

اپنے لب رکھتا اسکے گرد اپنے بازو کا حصار قائم کر

گیا۔۔اسکے ماتھے پہ لب رکھتے ہی اورحان کبیر خان کو

اپنے پور پور میں سکون اترتا محسوس ہوا تھا۔۔وہ ایک

بازو اسکے کندھے کے گرد جمائے دوسرے ہاتھ سے

اپنا فون استعمال کرنے لگا۔۔

Alishey khan

اسے مسلسل فون استعمال کرتے تین گھنٹے گزر چکے

تھے لیکن اس نے اس دوران ایک منٹ بھی سونے

کے لئے آنکھیں بند نہیں کی تھی کیونکہ ایسے سحری

میں اٹھنے سے مسئلہ ہوتا۔۔

اور حان کبیر خان نے ابھی وقت پہ نظریں دوڑائی

تھیں جب اسکے کمرے کے دروازے پہ زور سے

دستک ہوئی تھی۔۔

Alishey khan

لالہ آٹھ جائیں سحری کا وقت ہو چکا ہے اور پری کو بھی

اٹھا دیں!! بنفشہ خان دروازہ کھٹکھٹاتے ہی بلند

آواز میں بولی۔۔

بچے میں جاگ رہا ہوں!! اورحان خان نے۔۔۔۔

بلند آواز میں اسے جواب دیا تھا کہ وہ جاگ رہا ہے وہ

"اسے اٹھانے میں وقت ضائع نہ کرے جس پہ وہ

"ٹھیک ہے لالہ۔ بولتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی

Alishey khan

۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان کبیر خان نے اپنا!!!پریشے

فون سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے پریشے خان کا کندھا ہلایا تھا جو

گھوڑے بیچ کے سو رہی تھی، اسکے یوں ہلانے پہ بھی وہ

ذرا نہیں اٹھی تھی۔۔

اٹھو سحری کا وقت جانے والا !!!پریشے خان

۔۔۔۔اور حان کبیر خان نے اسے سحری کا وقت !!ہے

ختم ہونے کا ڈراؤ ڈالا تھا جیسے اسکی ماں اسے بچپن میں

ڈالتی تھیں اور وہ جلدی اٹھ کے بیٹھ جاتا تھا لیکن

پریشے خان صرف ڈھیٹ ہی نہیں بلکہ مہا ڈھیٹ تھی

Alishey khan

جسے سحری کے وقت سے کوئی لینا دینا نہیں تھا، اس

وقت اسے اپنی نیند پیاری تھی۔۔

۔۔۔وہ اپنے!!میں تم سے مخاطب ہوں !!پریشے خان

سینے میں چھپتی پریشے خان کے کان کی طرف جھکتا سختی

سے غرایا، وہ اس سے زیادہ اسکے نخرے برداشت

نہیں کر سکتا تھا۔۔

Alishey Khan

ہمم۔۔۔۔۔پریشے خان نے نیند میں ہنکار ابھرتے

اسکی نیوی بلیو ٹی شرٹ سینے سے اپنی مٹھیوں میں

جکڑی تھی۔۔

۔۔۔۔۔وہ دانت پیس!! اٹھو سحری کا وقت جا رہا ہے

کے پھر سے اپنی بات دہرا رہا تھا۔۔

ہمیں بہت نیند آرہی !!ہم صبح روزہ رکھ لیں گے کبیر

آنکھیں کھولنے سے درد ہو رہا ہے پلیز ہمیں !ہے

ڈسٹرب مت کریں۔۔۔وہ نیند میں ڈوبی آواز میں

Alishey.khan

اسے جواب دیتی اسکے سینے میں اپنا چہرہ گھسا کے پھر سے پر سکون نیند سو گئی، وہ اسکی بے تکی بات پہ اسکی طرف دیکھ کے رہ گیا۔۔

میں تم پہ پانی کا پورا جگ انڈھیل دوں گا پریشے خان اگر تم اگلے ایک منٹ کے اندر اندر بیڈ سے نہ اٹھی تو!! وہ کرخت لہجے میں دبی دبی آواز میں بولتا۔۔۔۔ اسکا چہرہ اپنے سینے سے نکالتا اب اسے کہنی سے پکڑ کے بیڈ پہ اٹھا کے بٹھا رہا تھا۔۔

Alishey khan

اللہ جانتے ہیں ابھی !! کبیر ہم دونوں سو جاتے ہیں

!ہماری نئی نئی شادی ہوئی ہے ہم بہت تھکے ہوئے ہیں

!!وہ ہماری مجبوری سمجھ کے ہمیں معاف کر دیں گے

۔۔۔۔!!ہم پہلے دو روزے بعد میں قضا رکھ لیں گے

وہ اپنی نیند سے سرخ ہوتی ڈارک براؤن آنکھوں میں

بے حد معصومیت لئے اورحان کبیر خان کی طرف

دیکھتی اپنے ساتھ ساتھ اسے بھی سونے کے روزے

قضا کر دینے کے مشورے دے رہی تھی۔ اسکے

مشورے پہ اورحان کبیر خان کا دماغ بھک سے اڑا تھا،

Alishey khan

وہ دانت پیستے ہوئے اسے اپنی گود میں اٹھائے واشروم کی طرف بڑھ گیا۔ اسے شاور کے نیچے کھڑا کر کے روف شاور آن کرتا وہ ایک ہی منٹ میں پریشے خان کی نیند بھگا چکا تھا۔۔ اسکے اتنے ستم پہ پریشے خان نے پیر پٹک کے جھوٹا رونا روتے ہوئے اسکی طرف دیکھا تھا جسے گھنٹہ فرق نہیں پڑ رہا تھا، وہ اسکے بدن سے چپکتے کپڑوں سے نظریں چراتا اسے دو منٹ میں باہر آنے کا بول کے واشروم کا دروازہ بند کرتا باہر آ گیا۔۔

Alishey Khan

کبیر!! اللہ پوچھے آپ کو!! وہ معصومیت سے۔۔۔۔ بھیگی آواز میں چلائی جس پہ وہ اپنی مسکراہٹ روکتا واشروم کے بند دروازے کو دیکھ کے ڈریسنگ مرر کی طرف بڑھ گیا۔۔

تمہارا یہی علاج ہے! (اگر کل سے ایسے ڈرامے کرو گی تو ایسی رومانٹک سزا دوں گا کہ تمہاری سات نسلیں یاد رکھیں گی!!) وہ اپنے کالے گھنے بالوں میں۔۔۔ برش کرتا بلند آواز میں لہجے کو سنجیدہ بناتے ہوئے غرایا۔۔

Alishey khan

روحِ محبت-----قسط8

از قلم----علیشے خان

زوار خان اگر تم اگلے ایک منٹ میں نیچے نہ آئے تو

----عاصم!!اوپر آکے حشر برا کر دوں گا تمہارا

خان سیڑھیوں کے پاس کھڑے چلا چلا کے زوار خان

کو سحری کے لئے اٹھا رہے تھے جو نہ ذلے خان کے

کہنے پہ اٹھا تھا اور نہ ہی بنفشہ خان کے کہنے پہ--اسے

Alishey khan

جو بھی سحری کے لئے اٹھانے جاتا وہ الٹا اسے غصے سے

اپنی سرخی مائل لائٹ گرین آنکھیں سے گھور کے

دیکھتا پھر سے سو جاتا اسی لئے عاصم خان اس وقت اپنی

سحری چھوڑ کے اسے خود اٹھانے کی غرض سے یوں

چلا رہے تھے۔

آ رہا ہوں ڈارلنگ ایک تو میرے بغیر آپ سحری بھی

نہیں کر سکتے !! زوار خان پہ ان کے چلانے پہ۔۔۔۔

غصے سے چادر اور تکیہ بیڈ سے نیچے پھینک کے کمرے

سے نکل کے ریلینگ تک آتا دانت کچکچا کے بولا تھا،

Alishey Khan

اسکے کچھ کچھ بے باک جواب پہ انہوں نے جواباً گھور

کے اسے دیکھا اور پھر اسکے اٹھنے پہ شکر کا کلمہ پڑھتے

ڈائینگ روم تک چلے گئے، زوار خان اپنے کمرے میں

واپس آ کے واشروم تک جاتا منہ ہاتھ دھو کے اپنی

شرٹ پہنتا بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے نیچے کی

طرف بڑھ گیا۔۔

!! نظر نہ لگے ہماری بچی کو کسی کی !!ماشاءاللہ چشم بدور

کیسے آنا ہوا اس وقت ڈائینگ روم تک ؟۔۔۔۔زوار

خان جو برے موڈ کے ساتھ ڈائینگ روم میں داخل ہو

Alishey khan

رہا تھا سامنے اور رحان کبیر خان کے پہلو میں بیٹھی

پریشے خان کو تیزی سے کھاتے دیکھ کے وہ طنزیہ انداز

میں استفسار کرتا ہوا کرسی سنبھال گیا۔۔زوار خان

کے سوال پہ سب نے بمشکل اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

سوائے اور رحان خان کے جس کا چہرہ بالکل سنجیدہ

تھا۔۔وہ سنجیدگی سے چھوٹے چھوٹے نوالے لیتا ایک

نظر اپنے پہلو میں بیٹھی پریشے خان کو دیکھنے لگا جو

گرے شلوار قمیض میں ملبوس کڑھائی والی کالی چادر

اپنے پورے وجود پہ اوڑھے براسامنہ بنائے سحری کر

Alishey khan

رہی تھی۔۔اس کے صبح صبح یوں شاور کے نیچے کھڑا

کرنے پہ وہ اس سے کافی خفا تھی لیکن اور حان کبیر

خان جانتا تھا وہ کمرے میں واپس جانے تک یہ خفگی

بھول جائے گی۔۔

ہم آپکا سر پھاڑ دیں گے زواری گھوڑے کی سواری اگر

۔۔۔۔اسکے طنز پہ وہ باپ!!ہمیں صبح صبح تنگ کیا تو

سے نظریں بچا کے اپنے ہونٹوں کے گرد ہاتھ رکھتی

زوار خان کی طرف دیکھتی دانت پیس کے بولتے

ہوئے اسکا نام بگاڑتی ساتھ ساتھ اسے آنکھیں دیکھا

Alishey khan

رہی تھی، ہاشم خان اسکے بچوں سے انداز پہ اپنی

مسکراہٹ دبائے سحری کرتے رہے وہ جانتے تھے وہ

ان سے فضول میں ڈرتی ضرور ہے لیکن اپنا بدلہ اتارنا

یا کسی کو پلٹ کے جواب دینا وہ کبھی نہیں بھولتی۔۔

لالہ بولا کرو !! تمہیں کتنی بار بولا ہے بڑا ہے وہ تم سے

اسے۔۔ ابھی زوار خان جواباً کچھ بولنے ہی والا تھا جب

اورحان کبیر خان نے سنجیدگی سے پریشے خان کو

متوازن لہجے میں ڈپٹا تھا، وہ اسے بارہا منع کر چکا تھا زوار

خان کو اسکے نام سے مت بلایا کرے لیکن وہ پریشے

ہی کیا جو اور حان کبیر خان کی سن لے ؟ زوار خان جو

اپنے نام کے بگڑنے پہ اچھا خاصا سلگا تھا اسکی اور حان

کبیر خان کے ہاتھوں آتی خانے دیکھ کے چوڑا ہوتے

ہوئے اترا کے سحری کرنے لگا۔۔ چہرے پہ فتح مند سی

مسکراہٹ تھی۔۔ یہ ان دونوں کا روز کا تھا وہ دونوں

جب تک ایک دوسرے کو چھیڑ نہیں لیتے تھے ان کا

دن نہیں گزرتا تھا۔۔ اب تو باقی سب ان کی اس چھیڑ

چھاڑ کے عادی ہو چکے تھے جبکہ اور حان کبیر خان کو

Alishey khan

شروع سے ہی ان کی اس نوک جھوک سے سخت چڑ

تھی۔۔

انہیں لالہ بول کے ہم لالہ لفظ !!دو سال ہی بڑے ہیں

کی توہین کیوں کریں؟ ہمارے صرف دو ہی لالہ ہیں

ارتضیٰ ہاشم خان اور ارباز ہاشم خان جو ہمیں تنگ

ہم پہ جان !کرنے کی بجائے ہم سے پیار کرتے ہیں

۔۔۔۔وہ اور حان کبیر خان کی ڈپٹ کو! چھڑکتے ہیں

کسی خاطر میں نہ لاتی ناک سکوڑ کے سر جھٹکتی ڈائیٹنگ

ٹیبل پہ بیٹھے ارتضیٰ خان اور ارباز خان کی طرف دیکھ

Alishey Khan

کے پیار سے معصوم لہجے میں گویا ہوئی۔۔ دونوں

بھائیوں کو ٹوٹ کے اپنی بہن پہ پیار آیا تھا جو ان کی جگہ

کبھی بھی کسی کو نہیں دیتی تھی۔۔

ہاں بھئی مجھے تو ویسے ہی میرے ماں باپ نے گود لیا تھا

میں کسی کا لگتا ہی کیا ہوں؟ !!اب تم بھی غداری کر جاؤ

میں کیوں ہی کسی کے لئے ضروری ہوں گا سوائے اپنی

ہونے والی بیوی کے؟ بس ایک دفعہ میری شادی ہو

یہاں باپ سے حصہ !جائے میں یہاں نہیں رہوں گا

پکڑوں گا اور وہاں انہیں ماتھے پہ سلام ٹھوک کے اللہ

Alishey Khan

خافظ کرتا اپنی بیوی کو لئے دوسرے جہان نکل جاؤں

مجھے یوں جانور سمجھ کے سحری !!جہاں سکون ہو !گا

میری قدر ہو !!کے لئے چیخ چیخ کے نہ اٹھایا جائے

میری بیوی پیار سے میرے بالوں میں ہاتھ پھیر کے

مجھے۔۔۔۔زوار خان جو ایموشنل انداز میں تقریر کم

بکواس زیادہ کر رہا تھا اسکی زبان کو بریک اور حان کبیر

خان نے لگوائی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسے زیادہ فری !!!!!!زوار خان

ہوتے دیکھ کے اور حان کبیر خان نے غصے سے اسے

پکار اٹھا جو بہنوں کا لحاظ کئے بغیر سحری کرتے ہوئے

دن دھاڑے خواب دیکھ رہا تھا۔ عاصم خان نے اپنے

چھوٹے سپوت کو دیکھ کے دانت کچکچائے تھے جبکہ

باقی سب اپنی مسکراہٹ دبا رہے تھے۔۔

اب ہمارا ابھی نمبر آنے دیں !! آپ نے تو کرلی شادی

کب تک یوں آنکھیں دیکھا دیکھا کے اپنے روعب

!! گرم خون ہوں !! کے نیچے رکھیں گے ؟ جوان ہوں

۔۔ وہ اور حان کبیر خان کی !! ایک دن باغی ہو جاؤں گا

بات کو کسی بھی خاطر میں لائے بنا بے حد ڈراماٹک

Alishey khan

انداز میں ابھی مزید کچھ بولنے ہی والا تھا جب سائرن

بجنے کی آواز سنائی دی تھی۔ سب کھانے سے اپنے

ہاتھ کھینچ چکے تھے سوائے زوار خان اور پریشے خان

کے جو ہر چیز کو پس پشت ڈالتے فٹافٹ پانی کا آخری

گھونٹ لگایا تھا۔۔ زوار خان صدمے سے اپنی سحری

دیکھ رہا تھا جو ابھی بالکل ویسے کی ویسی پڑی تھی اس

نے ابھی کھایا ہی کیا تھا؟۔ پریشے خان کو پانی کے گلاس

کے ساتھ چپکتے دیکھ کے اور حان کبیر خان نے آنکھیں

Alishey Khan

میچ کے کھولتے اس کے ہاتھ سے گلاس چھین کے ٹیبل

پہ رکھا تھا۔۔

اذان ہونے والی ہے اتنی سحری کرنے کی بعد بھی

روزہ توڑو گی کیا؟؟۔۔۔اسے روہانسے ہوتے دیکھ

کے وہ اسکے کان کی طرف جھکتا دبی دبی آواز میں

ناگواری سے بولا۔

آپ ہماری سحری پہ نظر رکھے ہوئے تھے؟۔۔۔وہ

اسکے الفاظ پہ غور کرتی اس کی طرف رخ موڑ کے ایک

Alishey Khan

ایک لفظ چبا کے بولی تھی، ایک تو پہلے ہی اس پہ تپی ہوئی تھی اور اس پہ تضاد وہ اسے زیادہ سحری کرنے کا طعنہ دے رہا تھا۔۔ پریشے خان کے جواب پہ سب کو اپنی طرف دیکھتا پا کے اور حان کبیر خان اپنی کنپٹی انگلی سے مسلتا ہوا کرسی سے کھڑا ہوا تھا۔۔ اس وقت اذانیں ہو رہی تھیں اسی لئے وہ بنا جواب دیئے اٹھ گیا ورنہ اسے ضرور بتاتا کہ جب کوئی اس کے آگے سے بار بار پراٹھا اٹھا کے کھائے گا تو بندے کی نظر اس انسان تک کیونکر نہیں جائے گی؟

Alishey Khan

نماز پڑھنے جانا !!میرے کپڑے نکالو آ کے

۔۔۔وہ سنجیدگی سے بولتا ہوا ڈائینگ روم سے !!ہے

نکلتا چلا گیا۔وہ منہ بنا کے اٹھتی ہوئی اس کے پیچھے

ہولی۔۔

نہ ہی اس !تائی جان میرے کپڑے استری نہیں ہیں

مجھے لالہ کے !وقت کوئی ملازمہ حویلی میں موجود ہے

۔۔۔۔ارتضیٰ خان اپنے !!ساتھ نماز ادا کرنے جانا ہے

ڈارک براؤن بالوں میں ہاتھ پھیرتا سنجیدگی سے

محزلہ خان سے مخاطب ہوا تھا۔۔

Alishey khan

تم کپڑے نکال کے !!ذلے کر دیتی ہے بچے

۔۔۔ محزلہ خان نے نرمی سے جواب دیا۔۔!رکھو

ہمم۔۔م۔میں۔۔کر۔۔دیتی۔۔ہوں۔۔۔۔ محزلہ

خان کے بولنے پہ ذلے خان لڑکھڑاتے لہجے میں

نظریں جھکا کے بولی۔ ارتضیٰ خان بنا کچھ بولے سر کو

خم دیتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ زلیخا خان کے

اشارہ کرنے پہ ذلے خان کچھ دیر بعد ڈائینگ روم سے

نکلتی ہوئی اسکے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔

Alishey Khan

کو۔کون۔۔۔سے۔۔کپڑ۔۔کپڑے۔۔استری۔۔۔کر

وں؟۔۔۔ذلے خان اس کے کمرے میں داخل ہوتی

لڑکھڑاتے لہجے میں گویا ہوئی۔۔

۔۔۔۔۔وہ سنجیدگی سے اپنے!!وائٹ شلوار قمیض

ڈارک براؤن بالوں میں ہاتھ پھیر کے بولتا واشروم

میں گھس گیا۔۔اسے واشروم میں گھستے دیکھ کے ذلے

خان کی اٹکتی ہوئی سانسیں بحال ہوئی تھیں،ورنہ اسکی

ہروقت سرخی مائل ڈارک براؤن آنکھوں سے وہ

ہمیشہ خائف رہتی تھی۔

Alishey khan

کبیر روزہ کب کھلے گا!! وہ اسکے کندھے پہ ــــــــ

سر ٹکائے پچھلے دس منٹوں سے یہ سوال کوئی چھٹی

ساتویں دفعہ پوچھ رہی تھی۔۔ وہ آج آفس جانے کی

بجائے حویلی میں ہی اپنا کام کر رہا تھا، رمضان المبارک

شروع ہو چکا تھا اس نے رمضان میں اپنا آفس تین

دن کر کے سٹاف کو ہفتے میں چار دنوں کی چھٹی دی

تھی، چاہے اس سے نقصان اسی کے حصے میں آنا تھا

لیکن وہ رمضان جیسے مبارک مہینے میں اپنے سٹاف پہ

Alishey Khan

کام کا زیادہ برڈن نہیں ڈالنا چاہتا تھا، اسکی اس عنایت

پہ پورا اسٹاف کافی خوش تھا۔۔

آدھے گھنٹے بعد۔۔۔۔۔۔۔اور حان کبیر خان نے

مصروف انداز میں جواب دیا، وہ کب سے نڈھال ہوتی

اسکے کندھے کے ساتھ سر ٹکائے ہوئے تھی، اور حان

خان نے اسے ایک دفعہ بھی خود سے دور نہیں کیا تھا۔

وہ اسکے منہ دیکھائی کے پیسے بھی رات میں اپنی کہی گئی

بات کے مطابق اسے دوپہر میں دے چکا تھا۔ پریشے

خان کو اس سے امید نہیں تھی وہ اپنے کہے کے مطابق

Alishey Khan

اسے اسکے تمام پیسے واپس کرے گا، جب اورحان کبیر

خان نے اسے ایک کڑوڑ چالیس لاکھ اپنے ذاتی پیسوں

میں سے واپس تھمائے تو اسکی خوشی کی کوئی انتہاء نہیں

تھی اس نے کھلے دل سے پوری ہویلی میں اعلان کیا تھا

کہ اسے اس کے شوہر نے ایک کڑوڑ چالیس لاکھ منہ

دیکھائی میں دیا ہے۔۔اسے خوش دیکھ کے پوری

ہویلی کے مکین بے حد خوش تھے سوائے زلیخا خان کے

جنہیں فضول کی جیلسی ہوئی تھی جبکہ یوں اسکے اعلانیہ

انداز میں سب کو بتانے پہ اورحان کبیر خان جو نماز

پڑھ کے آرہا تھا اپنا سر پیٹ کے رہ گیا۔۔وہ خاندان کی

پہلی پٹھانی تھی جسے منہ دیکھائی میں ایک کروڑ چالیس

لاکھ ملا تھا کیونکہ وہ سردار اور حان خان کی سردارنی

تھی۔۔

کبیر ہمیں ایسا لگ رہا ہے ہم بے ہوش ہو جائے

گے۔۔۔وہ اسکے کندھے میں اپنا چہرہ چھپاتی ڈراماٹک

انداز میں اپنا رونا رو رہی تھی۔۔وہ روزوں کا پابند

اور حان کبیر خان اور وہ روزوں سے بچنے کے لئے بے

Alishey khan

ہوشی کے ڈرامے کرنے والی پریشے اور حان کبیر

خان۔۔۔

صبر رکھو۔۔۔۔۔وہ اسے !! تھوڑا وقت رہ گیا ہے

آنکھیں دیکھا کے اپنے ازلی روعب دار انداز میں

بولا۔۔

ایک تو ہم نے روزہ رکھا ہے اور اوپر سے آپ ہمیں

آنکھیں دیکھا رہے ہیں ؟۔۔۔وہ اسکے آنکھیں

دیکھانے پہ معصومیت بھرے غصے سے بولی۔وہ یوں

Alishey Khan

بولی تھی جیسے روزہ رکھ کے اور حان کبیر خان پہ کوئی

احسان کیا ہو۔۔

اٹھو اور جا کے مورے کے ساتھ !!بس بہت ہو گیا

تھوڑا سا کام کر لو گی !!افطاری رکھنے میں ہیلپ کرواؤ

تو وقت گزرنے کا پتا بھی نہیں چلے گا۔۔۔وہ ہنوز

اپنے لیپ ٹاپ پہ نظریں جمائے سنجیدگی سے بولتا

اسے مشورے سے نواز رہا تھا۔وہ اسکے اس قدر

قریب بیٹھی اسکی نیت خراب کرتی اسکا روزہ مکرو

کرنے کا باعث بن سکتی تھی،اسی لئے اس نے اسے

Alishey khan

اپنے پاس سے اٹھانا چاہا کیونکہ اسکے ڈراماٹک انداز پہ

اسکا دل بار بار اسکے ہلتے ہونٹوں کو دیکھنے کی خواہش

کرنے لگا لیکن وہ خود پہ ضبط کا خول چڑھائے اپنے کام

میں مصروف رہا۔۔

آپ ہماری وجہ سے ڈسٹرب ہو رہے ہیں ؟۔۔۔وہ

اس کے کندھے سے اپنا سر ہٹا کے معصومیت سے

پوچھ رہی تھی۔۔

Alishey khan

اب جاؤ۔۔۔۔۔۔وہ اس کے چہرے !!ہاں یہی سمجھ لو

کی طرف دیکھے بنا اپنے کام میں مصروف لاپرواہی سے

بولا۔۔

پہلے بتا دیتے ہمارے !!ہاااا کتنے بے مروت ہیں آپ

سر کا وزن آپ کو اپنے کندھے پہ ہتھوڑے کی مانند

لگ رہا ہے تو ہم کبھی بھی ایسی گستاخی کر کے آپ کے

کندھے پہ سر نہ رکھتے۔۔۔وہ منہ پھولا کے بولتی بیڈ

سے اترتے ہوئے اب اپنے پیروں میں چپل پہن رہی

تھی۔۔

Alishey khan

ایسا کب بولا میں نے؟؟۔۔۔۔اسے منہ پھولا کے

کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتے دیکھ کے وہ

اپنے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹاتا اسے گہری نظروں

سے دیکھتے بلند آواز میں گویا ہوا لیکن وہ سنی ان سنی

کرتی کمرے سے چلی گئی یونہی وہ صبح سحری کے وقت

ناراض ہوئی تھی اور پھر روزہ لگنے پہ بچوں کی طرح بار

بار اس سے وقت کا پوچھتی خود ہی مان گئی تھی، اب بھی

وہ یقیناً اس سے خفا ہو چکی تھی اور ہمیشہ کی طرح خود

ہی ماننے والی تھی۔۔اور حان کبیر خان نے زیر لب

Alishey khan

مسکراتے ہوئے سوچا تھا لیکن وہ یہ بھول چکا تھا جب

زندہ دل لوگوں کو ہمیشہ ناراض کر دیا جائے تو ایک

دن وہ پکا پکا روٹھ جاتے ہیں، آج تو وہ ناراض ہو کے

خود مان جایا کرتی تھی ایک وقت ایسا آنا تھا جب پریشے

خان نے مکمل خاموشی اختیار کرتے ہوئے اسکے دل کو

بری طرح سے بے چین کرنا تھا۔۔

Alishey khan

روزہ کھلنے میں صرف پانچ منٹ رہتے تھے، سب

خاموشی سے ڈائیننگ ٹیبل پہ بیٹھے اذان ہونے کا انتظار

کر رہے تھے جبکہ زوار خان اور پریشے خان جن کا روزہ

رکھ کے ہمیشہ کی طرح بی پی لو ہو رہا تھا، وہ سب کو

فراموش کئے اپنی افطاری کی پلیٹ کھانے سے بھر

رہے تھے جیسے ابھی کھانا سائیڈ نہ کیا تو ختم ہو جائے

گا۔۔ اور حان کبیر خان ضبط سے گہری سانس بھرتا ہوا

ان دونوں کی نوٹنکیاں دیکھ رہا تھا۔۔ اس نے کافی دفعہ

پریشے خان کا ہاتھ تھام کے اسے پلیٹ سجانے سے

Alishey Khan

بعض کیا تھا لیکن وہ اس کی ایک بھی سنے بغیر سب

معصومیت سے ناک سکوڑتی اسکی بھی افطاری کی پلیٹ

سجا رہی تھی، کہنے کو وہ اس سے خفا تھی۔

اتنا کیوں کھاؤں گا میں؟؟۔۔ !!بس کرو بیوقوف لڑکی

اسے اپنی پلیٹ میں ہر طرح کی ائلی چیز سجاتے دیکھ

کے وہ دانت پیستے ہوئے اس کے کان میں بولا۔ باقی

سب مسکراہٹ روکتے ہوئے ان دونوں کی طرف

دیکھ رہے تھے۔

Alishey khan

جی بھر کے !!رمضان میں کھانے سے کچھ نہیں ہوتا

آپ نے تورات میں پاگلوں کی !!کھلے دل سے کھائیں

طرح جم کرنا ہے آپکی کون سی توند باہر نکل آئے

گی؟۔۔۔۔وہ اپنے سر پہ ہاتھ مار کے بلند آواز میں

اسے مشوروں سے نواز رہی تھی۔ پریشے خان کے

جواب پہ روزے سے نڈھال ہوتے زوار خان نے

اس حالت میں بھی قہقہ لگانا مس نہیں کیا تھا۔اور حان

کبیر خان نے ضبط سے ان دونوں کی طرف دیکھا تھا جو

ہمیشہ اسکے صبر کا پیمانہ لبریز کرتے تھے۔۔

Alishey Khan

میری زبان سے کچھ سن نہ لینا !!روزے میں ہوں

۔۔۔اسے پاگلوں کی طرح قہقہ لگاتے دیکھ !!زوار خان

کے اورحان کبیر خان غصے سے دبی دبی آواز میں غرایا

جس پہ اس نے جلدی سے اپنی ہنسی کو بریک لگائی تھی،

اسکے ازلی غصیلے انداز کو دیکھ کے کبیر خان نے تاصف

سے نفی میں سر ہلایا تھا،باقی سب اپنی مسکراہٹ

روکتے ہوئے پریشے خان کو دیکھ رہے تھے جو ابھی بھی

ایک اچھی بیوی کی طرح اپنے سر تاج کے لئے کھانے

کی بڑی سی پلیٹ سجا رہی تھی۔۔اورحان کبیر خان نے

Alishey Khan

کوفت آمیز انداز میں اپنی پلیٹ میں اتنا سارا کھانا دیکھا

تھاجو تقریباً کم از کم اسکے تین دن کے کھانے کے برابر

تھا۔۔

اللہ اکبر۔۔۔۔۔اللہ اکبر۔۔۔۔۔۔

اذانوں کی آواز سننے کی دیر تھی جب پریشے خان اور

زوار خان نے فٹافٹ روزہ کھولنے کی دعا پڑھتے ہوئے

کھجور منہ میں ڈالتے پانی کا پورا گلاس اپنے حلق میں

Alishey khan

انڈھیلا تھا۔ وہ دونوں اپنی عادتوں سے جڑوا بہن بھائی

معلوم ہوتے تھے۔۔

یا اللہ آپ کا شکر ہے آپ نے ازان کروادی ورنہ

!!ہمارے تو کان ترس گئے تھے اذانِ مغرب سننے کو

اللہ ہم سب کو مزید روزے رکھنے کی توفیق عطا

اور عید جلدی سے اپنی منزل پہ قدم رکھنے !!فرمائے

۔۔پریشے خان اپنے دونوں !!آمین !کی تیاری پکڑ لے

ہاتھ جوڑ کے معصوم بچوں کی طرح ہل جل کے بلند

Alishey khan

آواز میں دعامانگتی سب کے آمین بولنے کا انتظار کرنے

لگی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔اورحان کبیر خان کے علاوہ باقی !! آمین

سب نے تقریباً زیرلب مسکرا کے آمین دہرایا تھا۔۔

اورحان خان نے کھجور منہ میں ڈالتے نفی میں سر ہلا

کے اپنے اکلوتی منکوحہ کو دیکھا تھا جو صرف اسکی

قسمت میں لکھی گئی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Alishey Khan

:پندرہ روزے بعد

سب کچھ ویسے ہی چل رہا تھا، پریشے خان اور زوار خان

کی ہر روز روزہ رکھتے ہوئے جان جاتی تھی لیکن ہاں

نمازیں وہ دونوں پانچ وقت کی پڑھ رہے تھے۔۔

پریشے خان تراویح پڑھنے میں کاہلی دیکھاتی تھی لیکن

مورے پیار سے اسے اپنے ساتھ کھڑا کروا کے تراویح

ادا کرواتی تھیں۔۔ اور حان کبیر خان ان دنوں حویلی

ٹکنے کی بجائے اپنی سحری اور افطاری دوستوں کے

ساتھ باہر کر رہا تھا، اسکا اور پریشے خان کا سامنا ہو تو رہا

تھا لیکن پہلے سے بہت کم۔۔۔پریشے خان اس اور حان

کبیر خان کو مس کر رہی تھی جس نے شادی والے روز

اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے اپنی سلامیاں

تھمائی تھیں، وہ اسے سحری کے لئے جگا کے ہویلی سب

کے ساتھ سحری کرنے کی بجائے باہر اپنے دوستوں

کے ساتھ کیا کرتا تھا، افطاری بھی اس نے ان پندرہ

روزوں میں بہت کم ہویلی میں ٹک کے کی تھی ورنہ

کبھی دوست کے ہاں دعوت تو کبھی کسی دوست

کے۔۔۔

Alishey Khan

فورا اسے پہلے۔۔ مجھے سحری کے !!پریشے جلدی اٹھو

لئے نکلنا ہے۔۔۔ نیلی شلوار قمیض میں ملبوس اور حان

کبیر خان سوئی ہوئی پریشے کے سر پہ کھڑا اسکا بازو پکڑ

کے اسے پر روز کی طرح اٹھا رہا تھا جو کافی سکون کی نیند

سوئی ہوئی تھی۔۔

کیوں ہر روز میرے ضبط کا امتحان لیتی !!پریشے خان

۔۔۔۔وہ مشتعل ہوا!!ہو؟؟ ایک منٹ سے پہلے اٹھو

تھا لیکن آواز زیادہ بلند نہیں کی تھی۔۔

Alishey Khan

کیا کر لیں گے ؟؟۔۔۔ !!جائیں ہم نہیں رکھتے روزہ

وہ نیند میں ڈوبی آواز میں جھنجھلا کے بولی۔۔

روزہ رکھنے سے انکار کیا !!منہ توڑ دوں گا میں تمہارا

۔۔۔وہ اسکے پاس بیٹھ کے اسکا جبڑہ اپنے ہاتھ کی !!تو

گرفت میں دبوچتا دبے دبے غصے سے بولا۔۔اسکے

ہونٹوں کا پاؤٹ بنتے دیکھ کے اس نے بمشکل ان لبوں

سے اپنی نظریں چرائی تھیں، وہ رمضان میں جتنا ہو

سکے خود پہ قابو پائے ہوئے تھے۔۔وہ افطاری کے بعد

بھی اس کے وجود پہ اپنا حق نہیں جتا رہا تھا نا جانے

Alishey Khan

کیوں؟ پریشے خان خود اسکی دوری پہ حیران تھی، ورنہ

وہ غصے میں ہی سہی چھوٹی موٹی گستاخیاں کر کیا کرتا

تھا۔۔

ہمیں تنگ !!جائیں آپ سحری پہ !!نہیں رکھتے ہم

۔۔۔وہ اسکا ہاتھ اپنے جبڑے سے ہٹا کے !!مت کریں

بولتی خود پہ منہ تک چادر اوڑھ گئی، اسکے چہرے پہ

شرارت نہیں تھی، بلکہ اسکی سانولی رنگت جو پروقت

گلابی رہتی تھی آج زرد پڑ رہی تھی، لہجہ بھی عجیب سا

تھا نہ بد تمیز تو نہ زیادہ تمیز دار۔۔

Alishey khan

کیا ہوا ہے ؟۔۔۔۔۔وہ نرمی سے بولتا اسکے چہرے سے

چادر ہٹا کے شش و پنج کی کیفیت میں اس کا ذرد گال

اپنے ہاتھ سے سہلانے لگا۔۔وہ خاموش رہی۔۔

کچھ پوچھ رہا ہوں میں ؟ کیا ہوا؟۔۔۔۔۔اسکی خاموشی

پہ اس نے اپنے جملے پہ زور دیتے اسکے گال کو سہلانا

جاری رکھا۔۔

Alishey Khan

۔۔۔۔۔وہ اس کے گال سے اپنا ہاتھ ہٹا!! کچھ نہیں

گئی، وہ اس سے خفا تھی جسے اتنے دن بعد آج اسکی

پرواہ ہو رہی تھی۔۔

۔۔۔۔۔وہ!! کچھ نہیں ہوا تو روزہ رکھو پھر اٹھ کے

اسکے تکیے پہ اپنے ہاتھ جما کے اس پہ جھکتا ذو معنی انداز

میں گھمبیر لہجے میں گویا ہوا۔۔ اسکے ذو معنی انداز پہ

پریشے خان کی زرد رنگت میں سرخیاں گھلی تھیں، نیند

بھک سے اڑ چکی تھی۔ وہ جوابا خاموش رہی جس پہ

اور حان کبیر خان بہت کچھ سمجھ چکا تھا۔۔

Alishey khan

بتاؤ کیا ہوا ہے ؟۔۔۔۔۔وہ اب جان بوجھ کے اسکی

ناک سے اپنی ناک ملاتا گھمبیر لہجے میں استفسار کرنے

لگا۔۔پریشے خان کو اپنا دل ہتھیلی پہ دھڑکتا ہوا محسوس

ہو رہا تھا۔۔

ہم۔۔۔آپ۔۔۔کو۔۔کیوں۔۔۔بتائیں۔۔۔وہ خفا

لہجے میں بولی لیکن زبان لڑکھڑا گئی۔۔چہرہ ہنوز سرخ

پڑ رہا تھا۔۔

Alishey khan

۔۔۔۔۔وہ!!ایسی باتیں شوہروں کو بتا دینی چاہیئے

اسکے سرخ ہوتے گالوں پہ دھیرے سے اپنے لب

رکھتا بے باکی سے بولا، پریشے خان کو چھپنے کے لئے اب

کوئی جگہ نہیں مل رہی تھی، اسکے نرم لمس کے ساتھ

ساتھ اسکی مونچھوں کی چھبن اپنی گالوں پہ محسوس

کرتے اسکی گھنی مڑی ہوئی پلکیں لرزی تھیں، وہ اپنا

نچلہ لب دانتوں میں دبائے اپنی نظروں کازاویہ بدل

گئی۔۔اور حان خان نے اپناہاتھ بڑھا کے اسکے نچلے

لب اسکی دانتوں کی قید سے آزاد کروایا تھا۔۔

Alishey khan

لالہ!! پری کو اٹھائیں!! سحری کا وقت جا رہا

ہے!! ابھی وہ اسکے لبوں پہ کوئی جسارت کرتا۔۔۔۔

جب روز کی طرح بنفشہ خان ان کے کمرے کا دروازہ

کھٹکھٹاتی بلند آواز میں بولی۔

ہمم اٹھا رہا ہوں!!! وہ دروازے کی طرف۔۔۔۔۔

دیکھ کے بنفشہ خان کو بلند آواز میں جواب دے رہا تھا

جس پہ وہ مطمئن ہوتی وہاں سے بھاگ گئی۔۔

Alishey khan

نیچے سب کے ساتھ جا کے سحری کرو۔۔۔۔۔ !!اٹھو

وہ اسے کہنی سے پکڑ کے اٹھا کے بٹھاتا نرمی سے

بولا۔۔

ہم۔۔ کیوں۔۔۔ جائیں۔۔۔۔

بس۔۔ ہمیں۔۔۔ سونا۔۔۔ہے۔۔۔ وہ اس سے اپنی

کہنی چھڑواتی منہ پھولا کے بولی تھی۔ جب وہ سب کچھ

سمجھ گیا تھا تو اسے سحری کرنے کے لئے کیوں بھیج رہا

تھا؟ پریشے خان کو غصہ سا آیا تھا۔ ویسے ہی اسکا موڈ

عجیب سا ہو رہا تھا۔۔

Alishey khan

چاہیے تھوڑا سا کھا لینا لیکن سب کے ساتھ !!اٹھو فورا

؟۔۔۔!!سب کیا سوچیں گے !!بیٹھ کے سحری کرو

وہ اسے آنکھیں دیکھا کے روعب سے بولتا اسکے

ہونٹوں کے بگڑتے زاویوں پہ نظریں جمائے ہوئے

تھا۔۔وہ اسکی بات کا مطلب سمجھتی سرخ پڑی تھی اور

پھر تکیے سے دوپٹا پکڑ کے اسے کوئی بھی جواب دیئے بنا

بیڈ سے اٹھ گئ۔

تھوڑا سا کھانا کھا کے باہر شرارتیں کرنے کی بجائے

۔۔۔۔۔!ٹھیک؟ !کمرے میں آ کے ریسٹ کر لینا

Alishey Khan

اور حان کبیر خان کو جب اسکا بگڑا موڈ اچھا نہ لگا تو بیڈ

سے اٹھ کے اسے اپنے گلے سے لگا تا نرمی سے بولا۔۔

وہ اس اچانک افتاد پہ حیرانگی سے اسکی طرف دیکھنے لگی

جو بے حد نرمی سے اسے خود کے ساتھ لگائے ہوئے

تھا۔۔

آپ کو ہم سے کوئی سروکار کیوں ہو گا؟ آپ جائیں

انہی کے !دوستوں کے ساتھ جا کے سحری کریں

ہم تو بس آپ کی زندگی کا ایک !ساتھ افطاری کریں

۔۔۔وہ اسکی قمیض کے بٹنوں کے !!فالتو سامان ہیں

Alishey Khan

ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتی نم آنکھوں سے بولی، اتنے دنوں

بعد اسے یوں اپنے نزدیک دیکھ کے آنکھیں خود بخود

بھیگ رہی تھیں ورنہ وہ کتنے روز اس سے دور بنائے رہا

تھا۔ اسکے کندھے پہ سر رکھنے پہ بھی کوئی خاص ریکٹ

نہیں کرتا تھا۔۔

رمضان گزر لینے دو پھر تمہیں بتاؤں گا تم کیا

ہو!! وہ اسکا جبڑہ اپنے ہاتھ کی گرفت میں۔۔۔۔

دبوچ کے اسکے ہونٹوں کا پاؤٹ بناتا ان پہ نرمی سے

اپنے لب رکھتا گھمبیر تا میں گویا ہوا۔۔ اسکے جملے پہ

Alishey khan

پریشے خان نے ٹھٹھک کے اس کی طرف دیکھا تھا، وہ

اسکی بات کا مطلب نہیں سمجھی تھی، البتہ اپنے ہونٹوں

پہ اسکا لمس محسوس کرتی وہ کانوں کی لوں تک سرخ

پڑی۔

پھر میں بھی جاؤں !!جاؤ اب سحری کرنے

؟۔۔۔۔۔۔وہ اسکی نم آنکھیں اپنے ہاتھ کی پوروں

سے صاف کرتا اسکے ماتھے پہ شدت سے اپنے لب

رکھتے ہوئے گویا ہوا نا جانے کیوں اسکا حویلی سے جانے

ویر شاہ نے آج (شاہ ویر) کو دل نہیں کر رہا تھا لیکن

Alishey khan

خصوصاً اسے اور تمام دوستوں کو سحری پہ بلایا تھا،

افطاری بھی اسی کی طرف تھی۔۔

کتنے دنوں سے باہر سحری ! نہیں آپ بھی نیچے چلیں

۔۔۔۔۔اپنے ! آج حویلی میں کریں ! کر رہے ہیں

ماتھے پہ اسکا شدت بھرا لمس محسوس کرتی وہ اپنے

آنسو پیچھے کو دھکیلتے ہوئے اسکے سینے پہ اپنی ٹھوری ٹکا

کے بولی۔وہ آج اسے پہلے سے کافی تبدیل لگ رہا

تھا۔۔اسکی ناک سے تو غصہ ہی غائب نہیں ہوتا تھا تو

پھر آج وہ اتنا نرم کیوں بن رہا تھا وہ سمجھ نہ سکی؟

Alishey khan

کل حویلی میں کروں گا آج جانا ضروری ہے !!اہمم

۔۔۔۔وہ نفی میں !!ورنہ دوست ناراض ہو جائے گا

سر ہلا کے بولتا اسے نرمی سے خود سے الگ کرتا آئینے

تک آیا۔۔اپنے بالوں کو برش کرتے وہ اپنی سیاہ گھنی

بیرڈ پہ ہاتھ پھیرتے مرر میں نظر آتے پریشے خان

کے عکس کی طرف دیکھ رہا تھا جو معصومیت سے منہ

پھولا کے اسے دیکھ رہی تھی۔۔اور حان کبیر خان نے

آئیبرو اچکا کے اسکے منہ پھولانے کی وجہ استفسار کرنی

چاہی۔۔

Alishey Khan

تیار تو ایسے ہو کے جا رہے ہیں جیسے سحری !کچھ نہیں

۔۔۔اسے گلے کے گرد آف !!کی بجائے اپنا ولیمہ ہو

وائٹ اجرک لیتے دیکھ کے وہ اسکی سوالیہ نگاہوں کا منہ

پھولا کے جواب دیتی سر پہ بڑا سا دوپٹا ٹھیک سے

اوڑھتے ہوئے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ

گئی۔۔

تو کیا چاہتی ہو پھٹے پرانے کپڑے پہن کے باٹا کی سستی

چپل پہن کے گھومے میں تمہارا امیر شوہر ؟۔۔۔۔۔

Alishey khan

وہ اسے چھیڑنے کی غرض سے زیر لب مسکراتا ہوا

اسے اسکے پرانے الفاظ یاد کروا رہا تھا۔۔

۔۔۔۔وہ ناک سکوڑ کے !! آپ کون سا پہن لیں گے

معصومیت سے بولتی اب دروازے کا ہینڈل گھما رہی

تھی۔ اسے دروازہ کھولتے دیکھ کے وہ اپنا فون، والٹ

جیب میں ڈال کے گاڑی کی چابیاں پکڑتا ہوا جلدی

سے پریشے خان کی طرف بڑھا۔ اسکے پاس آتے ہی وہ

اس کے نازک پھولوں سے وجود کو اپنے بازوؤں میں

Alishey Khan

اٹھائے اسکی حیران کن نظروں کو اگنور کیئے دروازے

سے باہر نکلا تھا۔۔

ک۔کیا۔۔کر۔۔رہے۔۔۔ہیں۔۔۔سب۔۔کیا۔۔

۔۔۔وہ بھوکھلاہٹ سے اسکے !!۔سوچیں۔۔گے

کندھوں پہ اپنے ہاتھ جماتی اپنی ڈارک براؤن آنکھیں

پھیلا کے بولی۔

اور !!سب اس وقت ڈائیننگ روم میں ہوں گے

!تمہاری طبیعت خراب ہے صرف اس لئے اٹھارہاہوں

Alishey khan

۔۔۔وہ!!زیادہ خوش فہم ہونے کی ضرورت نہیں ہے

اسکے ماتھے کے ساتھ اپنا ماتھا ٹکراتا اسی کی طرح ناک

چڑھا کے بولا جس طرح سے وہ ہر وقت معصومیت

سے اپنی ناک سکوڑتی رہتی تھی اور ایسا کرتے وہ پریشے

خان کو بے حد خوبصورت لگا تھا، اسکی ٹھوری پہ موجود

ڈمپل کو دیکھتے ہمیشہ کی طرح اسکی دھڑکنیں منتشر

ہوئی تھیں۔۔وہ خاموشی سے اسکی طرف دیکھ رہی

تھی جب وہ نیچے لاؤنج میں آتا اسے ڈائیٹنگ روم کے

باہر ہی اپنی بانہوں سے آزاد کر گیا۔۔۔

Alishey khan

۔۔۔۔اسے ابھی بھی اپنی طرف دیکھتا پا کے !! جاؤ اب

اور حان خان مدھم آواز میں گویا ہوا، وہ اندر جانے کی

بجائے نا جانے کس احساس کے تحت جلدی سے اسکے

سینے سے لگتی اسکے گرد اپنے دونوں ہاتھ باندھ گئی۔

اسکی پیش قدمی پہ اورحان کبیر خان نے سٹل ہوتے

اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

!! آیت الکرسی پڑھ کے جایئے گا

م۔میں۔۔ک۔کیسے۔۔پڑھوں۔۔۔۔وہ مدھم آواز

میں بولی یوں کہ اسکی آواز اورحان کبیر خان کے

Alishey khan

کانوں تک بھی بہت مشکل سے پہنچی تھی۔ آخری جملے

پہ اسکے لڑکھڑاتے لہجے کو محسوس کرتے وہ مسکرایا۔۔

ابھی وہ کچھ بولتا جب سیڑھیوں سے اتر تازوار خان

نے زور زور سے کھانستے ہوئے انہیں اپنی موجودگی کا

احساس دلایا تھا کہ وہ دونوں عزت سے ایک دوسرے

سے دور ہو جائیں وہ نیچے آرہا ہے۔

میں نیچے آجاؤں؟؟۔۔۔۔وہ شرارت سے بلند آواز

میں اور حان کبیر خان کو چھیڑ رہا تھا جس نے پریشے

خان کو نرمی سے خود سے الگ کرتے رخ موڑ کے غصے

Alishey khan

سے زوار خان کی طرف دیکھا تھا۔۔پریشے خان سرخ

پڑتی جلدی سے ڈائینگ روم میں بھاگ گئی۔۔

تمہارا !!بغیر سحری کے روزہ رکھو !!نہیں ذلیل انسان

۔۔۔اور حان کبیر خان غصے سے !!نیچے آنا ممنوع ہے

بولتا ہوا راہداری کی طرف بڑھ گیا۔زوار خان نے

قہقہ لگاتے ہوئے اسے مزید سلگانا اپنا فرض سمجھا تھا۔۔

____

Alishey Khan

پریشے خان نے آج شرارتیں نہ ہونے کے برابر کی تھیں۔۔ آج اسکا روزہ بھی نہیں تھا اور بھوک نہیں لگ رہی تھی، وہ صبح سے اورحان کبیر خان کو سوچنے میں مصروف تھی جس نے اب تک حویلی میں قدم نہیں رکھا تھا، دوپہر کے تین بج رہے تھے، اسے اب تک تو حویلی آجانا چاہئیے تھا لیکن شاید وہ اپنے ضروری کام نمٹانے گیا ہو۔ بس اسی سوچ کے تحت وہ خود کو مطمئن کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔ وہ بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے مسلسل مسکراتی ہوئی

Alishey Khan

اور حان کبیر خان کا صبح والا کئیر گ انداز یاد کر رہی

تھی۔وہ حیران تھی وہ کس طرح سے جان گیا تھا اسکی

طبیعت خراب ہے؟ اسکا صبح نرمی سے گلے لگانا،ماتھا

چومنا، گود میں اٹھا کے فکر مندی سے نیچے کے کے

جانا۔۔وہ سب یاد کرتے ہوئے پریشے خان اپنا چہرہ

دونوں ہاتھوں میں چھپا گئی۔۔

--

Alishey khan

میں نے بولا تھا نا ہم مل کے دیکھ !!حد کرتا ہے تو بھی

۔۔۔۔۔ویر شاہ اس کی گاڑی ڈرائیو!!لیں گے اسے

کرتا ہوا دبے دبے غصے سے بولا۔۔

نہیں مجھے اسے اکیلے ہی دیکھنا تھا اور میں دیکھ چکا

۔۔۔اور حان کبیر خان اپنے بازو میں اٹھتے درد!!ہوں

پہ اپنا نچلہ لب دبائے سنجیدگی سے بولا۔۔

اور بدلے میں تو جو زخمی ہوا ہے؟؟۔۔۔۔۔ویر شاہ کو

اس کے ریلکس انداز پہ غصہ آیا تھا۔۔

Alishey khan

تو ایسے ریکٹ کر رہا ہے جیسے میں تیرا بچہ ہوں اور تو

۔۔۔۔اور حان کبیر خان سر !میری بچھڑی ہوئی ماں

جھٹکتا ہوا مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔۔

ابھی باقیوں کو پتا چلے گا نا تو تیرے صحیح سے ہوش

پھر تو سوچ گا میری دادی کون !ٹھکانے لگائیں گے

اور تبریز کو دیکھ کے تو یہ !ہے اور نانی کون سی والی ہے

بولے بنا نہیں رہ پائے گا کہ وہ تیری دوسری بیوی

ہے۔۔۔شاہ ویر شاہ نے اسے اس کے باقی دوستوں

کا حوالہ دیتے ہوئے ڈپٹا تھا، اس کے تپے ہوئے انداز

Alishey khan

میں یوں بولنے پہ اورحان کبیر خان کا قہقہہ بے ساختہ تھا

۔۔وہ واقعی ہی ٹھیک بول رہا تھا اس کے تمام دوست

اسے لے کے کافی ٹچی تھے۔۔اور تبریز تو ویسے ہی

کنوارا تھا وہ صاف بولتا تھا اورحان کبیر خان اسکا کرش

ہے۔

تجھے قہقہے سوجھ رہے ہیں؟ یہ سوچ بھابھی کا کیا حال ہو گا

تیرا بازو دیکھ کے۔۔۔۔اسے قہقہے لگاتے دیکھ کے شاہ

ویر شاہ نے اسے مین مسئلے سے آگاہ کیا تھا جس پہ

اورحان کبیر خان نے اپنی آنکھیں موند کے سیٹ کی

Alishey Khan

پشت کے ساتھ سر ٹکایا تھا، وہ جانتا تھا اسکی بیوی اسکی دیوانی ہے، وہ اسکا زخمی بازو دیکھ کے پاگل ہو جائے گی۔۔

اسے دیکھائے گا کون؟۔۔۔۔۔وہ مدھم آواز میں بولا۔۔ آنکھوں کے پردوں میں اس وقت پریشے خان کا معصومیت سے لبریز چہرہ لیرا رہا تھا۔۔

کیا مطلب دیکھائے گا کون؟ مطلب رمضان میں وہ سین آف۔۔۔۔۔ابھی شاہ ویر شاہ ہنستا ہوا ازو معنی

Alishey khan

انداز میں مزید کچھ بولتا جب اورحان کبیر خان نے

اسکے کندھے پہ اپنا مکا جھڑتے ہوئے اسکی زبان کو

بریک لگوائی تھی۔۔

افطاری کے بعد سے لے کے سحری تک سب !!نہ کر

جائز ہے۔۔۔شاہ ویر شاہ مزید بے باک ہوا تھا۔

میں تیرے چہرے کا نقشہ بگاڑ دوں گا ویر شاہ اگر

۔۔۔اورحان کبیر خان !!تیری زبان بند نہ ہوئی تو

Alishey khan

مصنوعی غصے سے غرایا جس پہ ویر شاہ کا بے باک قہقہ

گاڑی کی زینت بنا تھا۔۔

____

روحِ محبت۔۔۔۔۔ میگا قسط 9

از قلم۔۔۔۔ علیشے خان

پریشے خان ابھی کچھ دیر پہلے ہی افطاری کر کے اپنے

کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ آج صبح سے اسکا موڈ کچھ

اچھا نہیں تھا لیکن پھر بھی اس نے اور حان کبیر خان

Alishey khan

کے آنے سے پہلے خود کو تھوڑا بہت سنوارنے کا سوچا

تھا جیسے وہ ہر روز صاف کپڑوں میں ملبوس رہتی تھی۔

وہ دونوں چاہے ایک دوسرے کے اتنے نزدیک نہیں

آئے تھے لیکن پریشے خان ہر روز خود کو صاف کرتی

تھی، اس کے آنے سے پہلے ہی وہ ہاتھ لے کے ہلکا سا

لپ گلوز لگالیا کرتی۔۔ کہنے کو تو وہ اورحان کبیر خان کو

بولتی تھی کہ وہ ان لڑکیوں میں سے نہیں ہے جو اپنے

شوہروں کی اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اوچھے

ہتھکنڈے اپناتی ہیں لیکن کہیں نا کہیں وہ ہر روز اس

Alishey khan

لئے تیار ہوا کرتی تھی تاکہ اور حان کبیر خان کبھی بھی

اس سے بیزاری محسوس نہ کرے۔۔ بلکہ اپنی تیار اور

صاف ستھری بیوی کو دیکھ کے اسے اچھا محسوس ہو۔۔

اس کے پورے دن کی تھکاوٹ اتر جایا کرے۔ پریشے

خان اپنی الماری کی طرف بڑھتی لائٹ پستہ پٹھانی

فراک نکالے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی تھی۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہ آئینے کے سامنے موجود کلائیوں پہ

سونے کی باریک نفیس سی چوڑیاں پہنے ناک میں

ہیرے کی لونگ پہن رہی تھی۔۔ میک اپ کے نام پہ

Alishey khan

ہمیشہ کی طرح لائٹ پنک گلوز لگائے وہ اپنے ڈارک

براؤن لمبے سلکی بالوں کو کھولے پشت پہ بکھیرے

ہوئے تھی۔ اسکا تیار ہونے کو بالکل دل نہیں تھا، اسکی

کمر میں شدید درد تھا لیکن وہ اپنے شوہر کو کسی بھی

حالت میں خود سے بیزار نہیں کروانا چاہتی تھی، اسی

لئے ہمت کر کے ہلکا پھلکا سا خود کو سنوارتی وہ اپنے لمبے

گھنے بالوں میں برش پھیرنے لگی۔۔ وہ ابھی اپنے

بالوں میں برش کر رہی تھی جب اورحان کبیر خان

کمرے کا دروازے کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا

Alishey khan

تھا۔۔ آئینے میں اورحان خان کا عکس دیکھتے پریشے

خان نے شاکی نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا، اسے

اچھی طرح سے یاد تھا وہ صبح نیوی بلیو شلوار قمیض پہ

آف وائٹ اجرک لئے حویلی سے نکلا تھا تو پھر ابھی وہ

کیوں کالی شلوار قمیض میں ملبوس تھا؟ پریشے خان نے

خود سے سوال کیا تھا نظریں ہنوز اورحان کبیر خان کے

آئینے میں نظر آتے عکس کی طرف تھیں۔۔ اورحان

کبیر خان جسے اپنے بازو میں شدید درد اٹھتا ہوا محسوس

ہو رہا تھا سامنے سنوری ہوئی پریشے خان کو دیکھتے ہی

Alishey Khan

اسے اپنا سارا درد غائب ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔وہ بے

خودی میں اسکی طرف بڑھتا اسکے پیٹ کے گرد اپنے

دونوں ہاتھ باندھ کے اسکے لمبے گھنے بالوں میں اپنا چہرہ

چھپاتا اسکی پچھلی گردن کو اپنے سلگتے لبوں سے چھونے

لگا۔۔اسے آتے ہی رومانٹک موڈ آن کرتے دیکھ کے

پریشے خان حیران ہوئی تھی،وہ آج پہلے سے کافی

مختلف ریکٹ کر رہا تھا۔۔اسکی گھنی مونچھوں کی چبھن

اپنی پچھلی گردن پہ محسوس کرتے پریشے خان کے

پھولے گال سرخ ہوئے تھے۔۔

Alishey khan

کپڑے کیوں چینج ہیں آپ کے ؟۔۔۔پریشے خان

نے اسے خود سے دور کرنے کی بجائے بالآخر کب سے

اپنے دل میں کھلبلی مچاتا سوال پوچھا تھا۔وہ جواب

دیئے بنا اسکے سارے بال پیچھے سے آگے کی طرف

پھینکتا اسکی قمیض کندھے سے کھسکاتے ہوئے جگہ جگہ

اپنے لب رکھنے کے بعد دانت گاڑنے لگا۔۔پریشے

خان نے اسکے شدت بھرے لمس پہ آنکھیں پھیلائی

تھیں۔وہ خاموشی سے اپنے کندھوں پہ اسکی شدتیں

برداشت کرنے لگی۔اسکی خاموشی پہ اورحان کبیر

Alishey Khan

خان اسکا رخ اپنی طرف موڑ کے اسے زمین سے

اٹھاتے ہوئے اسکے ہونٹوں کا پاؤٹ بنا کے انہیں اپنی

گرفت میں لے گیا۔۔ اپنے بازو میں اٹھتی شدید درد کو

کم کرنے کی غرض سے وہ اسکے ہونٹوں پہ اپنی جنون

خیزیاں دیکھانے لگا۔ اسکی سانسوں کے ساتھ شدت

سے کھلواڑ کرتے وہ یہ بھول چکا تھا کہ اسکی نازک سی

بیوی کو سانس کا مسئلہ ہے، وہ اسکی کمر میں موجود ہاتھ

نکال کے اسکے بالوں میں پھنساتا بے حد شدت سے

اسکی سانسیں چرانے لگا۔۔ پریشے خان کو اپنی سانسیں

اکھڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں لیکن اورحان کبیر

خان نے اسکے لبوں کو ابھی تک آزادی بخشا تو دوران

پہ اپنی گرفت بھی ڈھیلی نہیں کی تھی۔۔اسکے نازک

باریک لبوں کو اپنے بھرے بھرے عنابی لبوں میں

پیوست کئے وہ اسکی ایک ایک سانس پی رہا تھا۔۔

سانسوں کے بند ہونے پہ پریشے خان نے بالآخر اس

کے بازوؤں میں مچلتے ہوئے اورحان کبیر خان کا کندھا

تھپتھپایا تھا۔وہ اسکے دائیں بازو پہ زور سے ہاتھ مارتی

اسے ہوش دلا رہی تھی جو اپنی شدت بھری گرفت

Alishey khan

سے اسے بے ہوش کرنے کے درپہ تھا۔ پریشے خان

کے بازوزور سے تھپتھپانے کی وجہ سے اور حان کبیر

خان کو اپنے بازو میں اچانک سے درد کی شدید لہر اُٹھتی

ہوئی محسوس ہوئی تھی جس پہ وہ جلدی سے ہوش میں

آتا اسکے لبوں کو آزادی بخش گیا۔ پریشے خان نے

گہرے گہرے سانس بھرتے ہوئے اسکے سینے پہ اپنا

سر ٹکایا تھا، وہ ابھی تک زمین سے کچھ اوپر اسکی باہوں

میں قید تھی۔ اسکی پھولی سانسوں کو محسوس کرتے وہ

ایک دفعہ پھر سے اسکا چہرہ اپنے سینے سے باہر نکالتے

Alishey khan

اس کے لبوں پہ جھکا۔۔اسکے پاگل دیوانے لمس پہ

پریشے خان کے گال پہلے سے زیادہ سرخ ہو رہے تھے

۔وہ دیوانوں کو طرح اسکی گلابی پنکھڑیوں کو اپنے عنابی

لبوں کی گرفت میں لئے اب کی بار اسکی سانسیں کھینچنے

کی بجائے اس میں اپنی سانسیں انڈھیل رہا تھا۔۔اسے

تیزی سے اپنے سینے میں سانسیں انڈھیلتے دیکھ کے

پریشے خان اسکے کندھوں کو زور سے اپنے ہاتھوں میں

گرفت میں دبوچ گئی۔پریشے خان کو اچانک سے اپنا

دائیاں ہاتھ گیلا ہوتا محسوس ہوا تھا لیکن پھر وہ اسے اپنا

Alishey khan

وحم گر دانتی اپنے ہونٹوں پہ اسکا جان لیوا لمس محسوس

کرنے لگی۔۔اسکی سانسوں کو نارمل ہوتے دیکھ کے

اورحان کبیر خان اسکی پنکھڑیوں کو آزادی بخشتے پھولی

سانسوں کے درمیان خمار آلود نگاہوں سے اسکے اپنی

شدت سے سرخ لال ہونٹ دیکھنے لگا۔۔اسکی خمار

آلود نگاہوں کا فوکس پھر سے اپنے لبوں پہ محسوس

کرتے پریشے خان شرماتی ہوئی اسکے سینے میں اپنا چہرہ

چھپا گئی۔اسے یوں اپنے سینے میں چھپتے دیکھ کے

اورحان کبیر خان کے لب خودبخود مسکراہٹ میں

Alishey khan

ڈھلے تھے۔اپنے ہاتھوں کو پھر سے گیلا گیلا محسوس

کرتی پریشے خان اب کی بار حیرانگی سے نگاہیں اٹھائے

اسکے بازو کی طرف دیکھنے لگی۔اسے اپنے کندھے کی

طرف دیکھتا پا کے اورحان خان نے اپنا نچلہ لب

دانتوں تلے دبایا تھا۔۔

کبی۔۔کبیر۔۔آپ۔۔۔کا۔۔بازو۔۔یہاں۔۔سے۔

۔گیلا۔۔۔کیوں۔۔ہے؟۔۔۔وہ جو شرم وحیا کی وجہ

سے اس سے نظریں نہیں ملا رہی تھی،ہمت کر کے

Alishey Khan

اسکی آنکھوں میں دیکھتی حیرانگی سے استفسار کرنے

لگی۔۔

و۔وہ۔۔ہاں میں مردان خانے والے کمرے سے

ابھی باتھ لے کے آرہا تھا اس لئے۔۔اسکے اس

اچانک سوال پہ اورحان خان نے جلدی سے بہانہ

گڑھا۔اسکی زبان کی لڑکھڑاہٹ محسوس کرتے پریشے

خان نے بے ساختہ اسکے بازو پہ اپنی گرفت مضبوط

کرتے اسے ٹٹولا تھا۔۔اسکے یوں ٹٹولنے پہ اورحان

کبیر خان نے بمشکل اپنی کراہ پہ قابو پایا تھا۔۔

Alishey Khan

اچھالیکن آپ کا بازو صرف یہی سے گیلا کیوں

ہے ؟۔۔۔۔۔پریشے خان نے خیرت سے مزید تفتیش

کی تھی ابھی اور حان خان مزید کوئی بہانہ گھڑتا جب

اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو خون سے رنگے دیکھ کے

پریشے خان کے لبوں سے چیخ بر آمد ہوئی تھی۔

خو۔۔خ۔خون۔۔۔۔۔۔۔۔۔پریشے خان حیرت

سے پھٹی آنکھوں سے اور حان خان کی طرف دیکھ

کے بولتی بری طرح سے رونا شروع کر گئی۔۔

Alishey khan

پریشے!! لرز کے طرح کی بچوں اسے۔۔۔۔۔۔

روتے دیکھ کے اورحان خان نے اسے نرمی سے پکارا

تھالیکن وہ اسکی ایک بھی سنے بغیر اسکے کہنیوں تک

فولڈ آستین مزید اوپر کی طرف اٹھانے کی کوشش

کرنے لگی۔۔ پریشے خان کا پورا وجود اس وقت

زلزلوں کی ضد میں تھا۔۔

پریشانی والی !! پریشے صرف تھوڑی سی چوٹ آئی ہے

۔۔۔!! جاؤ ہینڈ واش کرو جا کے ! کوئی بات نہیں ہے

اسے پاگل دیوانی کی طرح پھوٹ پھوٹ کے روتے

Alishey khan

دیکھ کے اور حان خان اسکے ہاتھ اپنے بازو سے پیچھے

کرتا نرمی سے گویا ہوا۔۔

نہیں۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ تھوڑا۔۔۔ خون۔۔۔ نہیں

۔۔۔ ہے۔۔۔ کبیر۔۔۔ وہ اپنے خون سے رنگے ہاتھ

اور اسکی کہنی سے نچڑتے خون پہ نظریں جمائے بری

طرح سے روتے ہوئے لڑکھڑاتے لہجے میں چلائی۔

اور حان کبیر خان کی کہنی سے نچڑتا ہوا خون کمرے کا

فرش بھگو رہا تھا۔ اور حان خان کو اندازہ نہیں تھا اسکے

بازو پہ کی گئی ڈریسنگ خراب ہو جائے گی اور یوں خون

Alishey khan

نکلتا ہوا سارا بانڈا پھوڑ دے گا۔وہ اسی لئے تو مردان

خانے سے اپنا لباس تبدیل کر کے کالی شلوار قمیض

پہن کے آیا تھا تا کہ اگر خون کی بوندیں اگر ڈریسنگ

سے نمودار ہوں بھی تو کالی شلوار قمیض پہ نمایاں نہ

ہوں۔۔

پریشے یہ صرف تھوڑا سا کٹ لگا ہے میری کسی سے

لڑائی ہو گئی تھی تو بس۔۔۔۔ابھی وہ بہانہ گڑتے

ہوئے مزید گویا ہوتا جب پریشے خان نے اس کی بات

کاٹی تھی۔

Alishey khan

قمیض اتاریں!!!!! وہ روتے ہوئے چلائی۔۔۔۔۔

اور حان کبیر خان نے گہری نگاہوں سے اسکے چہرے

کی طرف دیکھا تھا جو اسکے لئے بے حد فکر مند تھا۔۔ وہ

اسکے لئے رو رہی تھی؟ یہ احساس اور حان خان کو

نا جانے کیوں اچھا لگ رہا تھا۔۔ اسکے آنسو برداشت

بھی نہیں ہو رہے تھے لیکن اسکا اپنی فکر میں رونا اچھا

بھی لگا تھا۔۔

میں ڈریسنگ کر کے آتا ہوں تم رونا بند

کرو!! وہ قمیض اتارنے کی بجائے اسکے آنسو۔۔۔۔۔

Alishey khan

اپنے ہاتھ کی پوروں سے صاف کرتا ڈریسنگ روم کی

طرف بڑھنے لگا جب وہ اس کے مقابل آ کے کھڑی

ہوئی۔۔وہ اسکے سامنے قمیض اتار کے اسے اپنا زخم

دیکھا کے بیہوش نہیں کرنا چاہتا تھا۔راحم چوہدری کا

اور اسکا کوئی زمینی مسئلہ چل رہا تھا۔زمینی مسئلے کو لے

کے ضد میں لڑائی چل رہی تھی راحم چوہدری نے اپنی

اوقات دیکھاتے ہوئے بزدلوں کی طرح اورحان کبیر

خان کی عزت پہ نظر رکھتے بڑے طریقے سے اورحان

خان کی بارات پہ ڈراون کیمرے سے پریشے خان کے

Alishey Khan

وہ فوٹوز نکلوائے تھے جو اس نے اور حان خان کو بھیجے

تھے تا کہ وہ بلیک میل ہو کے اپنی ضد سے ہٹتا ہو اوہ

زمین اس کے حوالے کر دے لیکن اور حان کبیر خان

کی ضد آج تک کسی کے آگے ہاری تھی جو اس دفعہ

ہارتی؟؟ راحم چوہدری اسے اسکی منکوحہ کے بازو کی

سائیڈ کی تصاویر بھیجنے کے بعد سے غائب تھا، اور حان

کبیر خان کو آج ہی اسکی سوات میں موجودگی کا علم ہوا

تھا جس پہ وہ اپنے دوستوں کو بتائے بغیر اس کے

ڈیرے پہ پہنچا تھا۔۔ اپنے آدمیوں کی بجائے وہ اسے

Alishey Khan

سر عام خود سزا دینے گیا تھا کیونکہ اس نے اور حان کبیر خان کی عزت پہ نظر رکھ کے اچھا نہیں کیا تھا۔ راحم چوہدری کے ساتھ ہاتھوں پائی کے دوران اسکے کسی آدمی نے سامنے سے تو نہیں لیکن ہاں پیچھے سے اسکے بازو پہ بندوق چلائی تھی جس کی وجہ سے وہ بری طرح سے زخمی ہوا تھا۔ بازو میں اٹھتی تکلیف پہ بھی اور حان کبیر خان نے راحم چوہدری کو نہیں بخشا تھا، اس پہ اس وقت جیسے کوئی جنون سوار تھا وہ اسے ان ہاتھوں سے معذور کر چکا تھا جن ہاتھوں سے اس نے اسکی عزت

Alishey Khan

کی تصاویر اسے بھیجی تھیں۔۔وہ اسے آن داسپاٹ

قتل کرنے کاارادہ رکھتا تھالیکن اس وقت اس نے

ایک قبیلے کے سردار والی عقل رکھتے جوش کی بجائے

ہوش سے کام لیا تھا، اگر وہ اسے قتل کر دیتاتوخون بہا

اور ونی کے مسئلے مسائل پیدا ہو جاتے کیونکہ راحم

چوہدری کا باپ اپنے قبیلے کا سردار تھا۔۔اس نے اسے

ابھی فلحال اتنی ہی سزادی تھی باقی کی سزا وہ تب دینے

کاارادہ رکھتا تھاجب وہ اگلی بار اور حان کبیر خان سے

پنگالیتا، اور اس کے ساتھ ساتھ اور حان کبیر خان نے

اس بندے کو بھی اٹھوایا تھا جس نے اس کے بازو پہ

بندوق چلانے کی کوشش کی تھی۔۔ اسکے دائیں

کندھے پہ گولی لگی تھی، خود ڈرائیو کرنا مشکل تھا، اسی

لئے اس نے شاہ ویر شاہ کو فون کرتے ہوئے یہاں بلایا

تھا تاکہ وہ آکے گاڑی ڈرائیو کر لے۔۔ اپنے آدمیوں

کو اس نے اس لئے نہیں بلایا تھا کیونکہ وہ اسکے باپ

کے چمچے تھے یہاں ہوئی ایک ایک بات وہ اسکے باپ

کے گوش و گزار کرتے اور پھر سردار اور حان کبیر

خان کی کتوں والی اس کے باپ یعنی ایکس سردار کبیر

خان کے ہاتھوں جو ہونی تھی وہ صرف وہی جان سکتا

تھا۔۔وہ اپنے باپ کو چھیڑنے کی غرض سے انہیں

کے نام سے بھی پکارا کرتا تھا۔۔ "ایکس سردار"

آپ قمیض !!میں ڈریسنگ کر دیتی ہوں آپ کی

۔۔۔وہ سسک کے بولتی ہوئی اسکی قمیض!!اتاریں

کے بٹن کھول رہی تھی۔

تم جا !معمولی سازخم ہے !میں کرلوں گا بے بی گرل

کے ہاتھ دھولو۔۔۔وہ اپنی قمیض کے بٹن پھر سے بند

Alishey khan

کرتا اسکے گال پہ ہاتھ رکھ کے اسے تسلی دیتا نرمی سے

گویا ہوا۔۔ اسے بات ٹالنے پہ تضاد قمیض کے بٹن بند

کرتے دیکھ کے پریشے خان نے ایک جھٹکے سے اپنے

دونوں ہاتھوں سے اسکا گریبان چیرا تھا۔۔ وہ ایک دم

سے شدید غصے میں آئی تھی، اور حان کبیر خان نے

اسکی حرکت پہ حیران ہوتے ہوئے اسکی طرف دیکھا

تھا۔۔ اور حان کبیر خان کے ساتھ ایسی حرکت آج

تک کبھی کسی نے کرنے کی جرآت نے کہی تھی جو اس

سردارنی نے ابھی کی تھی۔۔ اسکا گریبان چیرنے کے

Alishey khan

بعد وہ اسکی قمیض غصے سے کندھے سے ہٹاتی اسکے بازو

کا زخم دیکھنے لگی۔۔ اسکے بازو کی ڈریسنگ جو خون سے

بھیگے دیکھ کے پریشے خان کی چیخ بے ساختہ تھی، اس

نے پھوٹ پھوٹ کے روتے ہوئے اس کے بازو پہ

بندھی سفید پٹی پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔

ی۔یہ۔۔ مع۔۔ معمولی۔۔۔سا۔۔زخم۔۔ہے؟؟۔

۔۔وہ روتے ہوئے غصے سے چیخی۔۔

Alishey khan

میرا خون چھوٹی سی چوٹ پہ بھی !معمولی سا ہے یار

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں !زیادہ نکلتا ہے

ہے۔۔۔۔وہ جو اپنے گریبان چیڑنے والی حرکت پہ

حیران ہونے کے ساتھ ساتھ کچھ غصے میں آیا تھا،

اسے یوں روتے دیکھ کے وہ بے ساختہ نرم پڑ تا اسے

مطمئن کرنے کی ہر کوشش کر رہا تھا لیکن وہ مطمئن

ہونے کی بجائے بائیں ہاتھ سے اپنے آنسو رگڑ کے

صاف کرتی الماری کی طرف بڑھی تھی۔الماری سے

فرسٹ ایڈ باکس نکالتے وہ اسکا ہاتھ پکڑے اسے کھینچتی

Alishey Khan

ہوئی بیڈ کی طرف لے کے بڑھی۔۔اس دوران

اورحان کبیر خان نے اپنا جسم خود ڈھیلا چھوڑا تھا تاکہ

اسے کھینچنے میں آسانی ہو۔۔اسے بری طرح سے

روتے دیکھ کے اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کس

طرح سے اسے چپ کروائے۔۔

میں کرلوں گا۔۔۔اسے !!پریشے پلیز نہیں کھولو

سسک کے ڈریسنگ کھولتے دیکھ کے اورحان کبیر خان

نے اپنے ہاتھ سے اسکے آنسو صاف کیے تھے لیکن وہ

اسکی ایک بھی سنے بغیر اسکی ڈریسنگ کھول گئی۔اسکے

Alishey khan

بازو پہ کافی گہرا زخم تھا یوں کہ اندر تک گوشت اپنا

نظارہ کروا رہا تھا۔ اسکا زخم دیکھ کے وہ بے ہوش ہونے

کی در پہ تھی۔۔ وہ تڑپ کے روتی ہوئی اسے بھیگی

آنکھوں سے دیکھنے لگی جو اتنے گہرے زخم پہ بھی بے

حس بنا ایک بھی کراہ نہیں نکال رہا تھا۔

میں جانتا تھا !! میں نے بولا تھا نا میں کر لوں گا ڈریسنگ

۔۔۔۔ اسکی بھیگی آنکھوں !! تم سے دیکھا نہیں جائے گا

میں اپنی کرسٹل گرے آنکھیں گاڑ تا وہ گہری سانس

بھر کے بولا تھا جس پہ وہ نفی میں سر ہلا کے اپنے آنسو

Alishey Khan

روکنے کی ناکام کوشش کرتی زبردستی اسکے بازو کی

ڈریسنگ کرنے لگی، اسکے زخمی بازو کی ڈریسنگ کرتے

ہی وہ نڈھال ہوتے ہوئے اسکے سینے پہ اپنا سر ٹکا کے

شدتوں سے رو پڑی۔۔اور حان خان نے اس گھڑی کو

کوسا تھا جب وہ کمرے میں آتے ہی اپنا درد کم کرنے

کی غرض سے اسکے ہونٹوں سے لپٹا تھا،نہ وہ اسے اپنے

جان لیوا لمس سے روشناس کرواتا اسکی سانسیں بکھیرتا

اور نہ وہ اسکے کندھے تھامتی۔۔

Alishey khan

مجھے بالکل بھی درد نہیں ہو !! پریشے سب ٹھیک ہے

رہا۔۔۔وہ اسے چپ کروانے کی غرض سے جھک کے

اسکے گال پہ اپنے لب رکھتے ہوئے گویا ہوا تھا ش اسے

یاد تھا اسکی اپنی بھی طبیعت ٹھیک نہیں ہے،وہ سنی ان

سنی کرتے پہلے سے بھی زیادہ شدت سے رونے لگی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔وہ بے بسی سے اسے پکارتا !! پریشے

اسے اپنی گود میں بیٹھا گیا،اسکی کمر اور پیٹ پہ نرمی

سے اپنا مضبوط ہاتھ سہلاتے وہ اسکے لبوں پہ دھیرے

Alishey khan

سے اپنے لب رکھ گیا۔۔ اسکے رینگتے ہاتھ اپنی کمر اور

پیٹ پہ محسوس کرتے وہ سرخ پڑی تھی۔

آپ کو واقعی ہی درد نہیں ہو رہا؟۔۔۔۔۔۔وہ اسکی

ڈریسنگ پہ ہولے سے اپنی انگلی پھیرتی ہچکیاں بھرتے

ہوئے بولا۔۔

تمہیں درد تو نہیں ہو رہا؟۔۔۔۔۔۔وہ !پہلے تم بتاؤ

اسکے لبوں پہ اپنی سیاہ مونچھیں رگڑتے ہوئے ذو معنی

انداز مین گھمبیر لہجے میں استفسار کر رہا تھا تا کہ اسکا

Alishey Khan

دھیان اپنے زخم سے ہٹا سکے۔وہ اسکے زو معنی انداز پہ
تضاد اپنے پیٹ اور کمر پہ اسکے بے باکی سے رینگتے ہاتھ
پہ اپنا رونا بھول کے شرم سے سرخ پڑتی اسکی گردن
میں اپنا چہرہ چھپا گئی۔۔

ہو رہا ہے درد؟۔۔۔۔وہ اسکے کان کی لوں دانتوں
میں دباتا اب اسے چھیڑ رہا تھا، پریشے خان نے شرم
سے دوہرے ہوتے اسکے سینے پہ اپنے ناخن گاڑے
تھے جس پہ وہ ہولے سے قہقہ لگاتا اسکے کان میں بے
باک سرگوشیاں کرنے لگا۔اسکی سرگوشیاں سنتے

Alishey khan

ہوئے پریشے خان کو اپنے کان سے دھواں نکلتا ہوا

محسوس ہو رہا تھا۔۔ وہ الٹرا پرو میکس بے باک انسان

تھا۔۔

تو کیا مطلب اب میں کچھ دن اکیلے روزے رکھوں گا

اور تم میرے سامنے بیٹھ کے کھانا ٹھونسو

گی؟؟۔۔۔۔ اپنے سینے پہ اسکے ناخنوں کا بھرتا دباؤ

محسوس کرتے وہ اسکی ناک اپنے دانتوں میں ہولے

سے دباتا اسے گھور کے بولا۔۔

Alishey khan

کبیر!!!!!! اب کی بار وہ اسکی بے باک باتوں۔۔۔۔۔

سے تنگ آتی اسکے سینے پہ زور سے مکا جھڑتے ہوئے

جھنجلاہٹ بھرے انداز میں چیخی۔۔اور حان کبیر

خان کا بے باک قہقہ بلند ہوا تھا،وہ کچھ دیر کے لئے

بھول چکا تھا اسے کوئی گولی بھی لگی ہے۔۔

کیسے۔۔۔ہوا۔۔۔یہ۔۔۔سب؟۔۔۔وہ اسکی

ڈریسنگ پہ انگلی پھیرتی بھرائی آواز میں استفسار کرنے

لگی۔۔

بتایا تو تھا لڑائی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔وہ اسکے لب اپنے

انگوٹھے سے سہلاتا گھمبیرتا میں گویا ہوا۔۔ ابھی پریشے

کچھ بولنے ہی والی تھی جب وہ مزید گویا ہوا۔۔

میرا گریبان چیڑنے کی جو حرکت آج تم نے کی ہے

پریشے خان قسم خدا کی یہ حرکت آج تک کوئی نہیں کر

یہ ہمت صرف ایک سردار کی سردارنی ہی کر !!پایا

۔۔۔۔۔وہ اسکا چہرہ ٹھوری سے پکڑ کے !!سکتی ہے

اپنے مقابل کرتا بوجھل لہجے میں بولا۔۔ اسکے منہ سے

خود کے لئے سردار کی سردارنی جیسے لفظ سنتے ہوئے

Alishey khan

پریشے خان کو خود پہ ناز ہوا تھا۔۔ایک غرور سا ہوا تھا

کہ اس کے غصیلے سردار نے اسکی اس حرکت پہ اسے

ذرا بھر بھی نہیں ڈپٹا تھا۔

اور ایک سردارنی یہ حرکت صرف اس لئے کر سکتی

ہے کیونکہ وہ اپنے سردار کی دی گئی سزا جھیلنے کی ہمت

بھی رکھ سکتی ہے!! اسکی خاموشی محسوس کرتے وہ۔۔

مزید گویا ہوتا اسکی پٹھانی فراک کے اوپری بٹن کھولتا

شدت سے اسکی دھڑکنوں کے مقام پہ جھکا تھا۔ اسکے

بدن کے خوبصورت نشیب و فراز کی رعنائیوں میں

Alishey khan

کھوتے وہ اسکی دھڑکنوں پہ اپنا پاگل لمس چھوڑنے لگا

۔۔پریشے خان کی زبان گنگ ہوئی تھی،اسکے بے باک

لمس پہ اس نے شرم سے آنکھیں میچتے ہوئے اور حان

کبیر خان کے سینے پہ اپنے ہاتھ جمائے تھے۔۔

چھبیسواں روزہ :

کبیر ہمارا دل خراب ہو رہا ہے۔۔۔وہ ہمیشہ کی طرح

اسکے کندھے پہ اپنا سر ٹکاتی مدھم آواز میں بولتے

Alishey Khan

ہوئے اپنے دل خراب کس رونا رو رہی تھی جیسے پہلے

رویا کرتی تھی۔۔

ابھی کچھ دن پہلے آٹھ چھٹیاں کر کے بھی تمہیں سکون

نہیں مل رہا؟۔۔۔وہ اسکے رونے کو نظر انداز کرتا

لیپ ٹاپ پہ تیزی سے انگلیاں چلاتے زو معنی انداز

میں سنجید گی سے بولا تھا۔۔اسکے زو معنی الفاظ کا

مطلب سمجھتی وہ سرخ پڑتی ہوئی شرم سے اسکی طرف

دیکھنے لگی جس کا چہرہ پہلے سے کئی گنا زیادہ سنجید گی

اختیار کئے ہوئے تھا۔وہ کچھ دیر خاموشی سے اسکے

Alishey Khan

لیپ ٹاپ کی طرف دیکھتی ٹائم پاس کرتی رہی تاکہ

روزے کا وقت جلدی گزر جائے لیکن جب پھر سے

دل کم ہوتا ہوا محسوس ہوا محسوس ہوا تو پھر سے اسے

پکار اٹھی۔۔

کبیر روزہ کب کھلے گا؟۔۔۔۔۔۔کچھ دیر بعد بھی

پریشے خان کے روز مزہ کے سوالات میں کوئی تبدیلی

نہیں آئی تھی،اور حان کبیر خان اس وقت ایک بے

حد ضروری کام میں مصروف تھا جس کی وجہ سے وہ

اسے جواب دیئے بنا اپنے کام میں مصروف رہا۔۔

Alishey khan

روزہ کب کھلے !کبیر۔۔۔ آپ سے پوچھ رہے ہیں

گا؟۔۔۔اسکی نظر اندازی پہ پریشے خان نے منہ

پھولاتے ہوئے اپنی بات پہ زور دیا تھا،وہ جانتی تھی

ابھی افطاری کا وقت ہونے میں ہوتا گھنٹہ ہے لیکن پھر

بھی اسکی آواز میں افطاری کے بقیاء وقت کا سن کے

اسے عجیب سا اطمینان محسوس ہوتا تھا جیسے وقت

جلدی گزر رہا ہو۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان کبیر خان کو شاید !!اوشٹ

اس وقت پریشے خان کی کوئی آواز سنائی نہیں دی رہی

Alishey Khan

تھی، وہ زیر لب اوشٹ بولتا ہوا جلدی سے اپنی میل

کھولنے لگا، پریشے خان نے اس دوران اسکے چہرے

کے پریشان تاثرات نوٹ نہیں کیئے تھے۔۔ اور حان

کبیر خان میل کھولتے ہوئے ہی اسے معلوم ہوا تھا

پچھلے دنوں اپنی مصروفیات کی وجہ سے وہ ایک اچھا

خاصا پروجیکٹ فائینل کرنے ہی بجائے ضائع کر چکا

ہے جس پہ وہ گہری سانس بھرتا ہوا جلدی سے اپنی

سابقہ مطلوبہ فائل آن کرتا اس پہ کام کرنے لگا جس پہ

وہ پچھلے تین گھنٹوں سے کام کر رہا تھا۔

Alishey Khan

کبیر ہم کب سے پوچھ رہے ہیں کتنا وقت رہتا ہے ؟

کیا آپ کو ہماری آواز !ہمارا دل خراب ہو رہا ہے

نہیں آرہی ؟۔۔۔۔اسکی اتنی نظر اندازی پہ وہ

معصومیت سے اپنی ناک سکوڑتی شکوے سے بولی لیکن

وہ ہنوز اپنے کام میں مصروف رہا۔۔اور حان کبیر خان

اس وقت کچھ پریشان تھا اسی لئے وہ چاہ کے بھی اس کی

آوازیں نوٹ نہیں کر پا رہا تھا۔۔

ہم کب سے پوچھے جارہے ہیں۔۔۔پوچھے !!حد ہے

جارہے ہیں کہ روزہ کب کھلے لگا لیکن نہیں آپ کو تو

Alishey khan

کیوں ہمیں نظر انداز کر رہے !اپنا کام ضروری ہے ہیں ؟۔۔۔اسکی خاموشی پہ پریشے خان سب کی بار غصے سے اسکے لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پہ فضول میں۔ انگلیاں بجا کے غصے سے اس کے سکرین فریم کو کی بورڈ مارتی معصومیت سے دبی دبی آواز میں غصے سے بولی۔۔ یہ اور حان کبیر خان کے پچھلے دنوں برتی گئی نرمی کا ہی ریکشن تھا جو وہ نتائج کی پرواکئے بغیر اسے اپنا دبنگ انداز دیکھا رہی تھی۔۔وہ اس کے دبنگ انداز پہ وہ اس پہ غصہ کرنے کی بجائے ہمیشہ اسے داد دیتی

Alishey khan

نگاہوں سے دیکھتا تھا لیکن آج اور حان کبیر خان کی

کرسٹل گرے آنکھوں میں کافی غصہ تھا۔۔

پریشے خان!!!!!! اور حان کبیر خان نے۔۔۔۔۔

دھاڑتے ہوئے اسے خود سے الگ کیا تھا، اپنا لیپ

ٹاپ کھولتے اس نے جلدی سے کی پیڈ پہ ہاتھ پھیرتے

وہ فائل تلاش کرنی چاہی تھی جس پہ اس نے اپنا اتنا

قیمتی وقت سرف کیا تھا لیکن وہ فائل سیو ہونے کی

بجائے ڈیلیٹ ہو چکی تھی، پریشے خان انجانے میں کی

Alishey Khan

بورڈ پہ وہ کیز دبا چکی تھی جو سے کھلا ہوا اڈا کو منٹ ڈیلیٹ

ہو چکا تھا۔۔

تم پاگل ہو پریشے خان؟؟۔۔۔۔ اپنی محنت کو خاک

میں ملتے دیکھ کے وہ اپنے لیپ ٹاپ کی سکرین پہ زور

سے ہاتھ مارتا غصے سے غرایا تھا پریشے خان نے اس

دوران تھوک نگلتے ہوئے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

کیا تم پہلی لڑکی ہو جو روزے رکھتی ہو؟ کیا روزہ رکھنا

اتنا مشکل کام ہے جو تم نے ان چند گھنٹوں کی بھوک پہ

Alishey Khan

واویلا مچایا ہوتا ہے ؟ کیوں اپنی نمازیں اپنی تراویح

ضائع کرتی ہو جب تم نے پورا دن وقت گن گن کے

بار بار وقت دریافت کر کے اپنی طبیعت خرابی اور

بھوک کا رونا روتے ہوئے اپنا روزہ مکرو کرنا ہوتا

ہے ؟؟ عجیب میں تو جیسے بیوی نہیں کوئی بچی پال رہا

تنگ آ گیا ہوں تمہارے اس بچپنے !!ہوں

۔۔۔اور حان کبیر خان شدید غصے سے اسکا!!! سے

بازو پیچھے اسکی کی کمر کی طرف موڑتے ہوئے غرایا۔۔

اسکے الفاظ پہ پریشے خان کا دل لہو لہو ہوا تھا، اس نے

Alishey khan

دھندلی نگاہوں سے تھوک نگلتے ہوئے اور حان کبیر

خان کی طرف دیکھا تھا جس کے طیش و اشتعال کا لیول

ہی آج کوئی اور تھا۔۔وہ بے حد غصے سے حلق کے بل

چیختا اسکا بازو موڑ رہا تھا۔۔اسکے اتنے غصے کے ڈر سے

وہ کراہ بھی نہ بھر سکی۔

!!میرے کمرے سے اور میری نظروں سے دور ہو جاؤ

۔۔۔!!سارے کام کی ایسی کی تیسی کر کے رکھ دی ہے

وہ اسکا بازو اپنی گرفت سے آزاد کرتا اسے خود سے

دور کرتے ہوئے بلند آواز میں غراتا پھر سے اپنا لیپ

Alishey khan

ٹاپ آن کرنے لگا۔۔بازو کو آزادی ملتے ہی پریشے

خان جلدی سے صوفے سے اٹھتی اسکی طرف دیکھے بنا

اپنی چپل پہنتے ہوئے باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔

۔۔۔۔۔جب اتنا وقت لگا!!!واٹ دا ہیل !!! آہہہ

کے بھی فائل ریکور نہ ہوئی تو وہ پھر سے لیپ ٹاپ کی

سکرین زور سے کی بورڈ پہ مارتا غصے سے غرایا تھا،

افطاری کے بعد اسکی ایک فارن پارٹی سے میٹنگ تھی

۔کافی بڑا پروجیکٹ تھا جس کے متعلق اس نے ہر

ڈیٹیل اپنے سٹاف سے کروانے کی بجائے بذات خود

Alishey khan

ایڈ کی تھی لیکن وہ اسکے اتنے گھنٹوں کی محنت پہ پانی

پھیرتی یہ جا وہ جا ہو چکی تھی۔۔

میری اتنی محنت کی ماں بہن ایک کر کے رکھ دی ہے

۔۔۔وہ غصے سے صوفے سے !!اس بیوقوف لڑکی نے

اٹھ کے غراتا ہوا الماری کی طرف بڑھا تھا، کچھ دیر

بعد افطاری کا وقت ہونے والا تھا اور وہ ہمیشہ افطاری

سے پہلے باتھ لیا کرتا تھا، الماری سے سکن شلوار قمیض

ہینگر سے کھینچتا ہوا وہ واشروم کی طرف بڑھا تھا، اسکا

موڈ اس وقت سخت خراب ہو چکا تھا۔۔

Alishey Khan

افطاری کا وقت ہونے میں صرف پانچ منٹ رہتے

تھے، ڈائننگ ٹیبل پہ اس وقت تمام لوگ موجود تھے

سوائے پریشے خان کے۔۔ اور حان کبیر خان کب سے

اپنی مطلوبہ کرسی پہ بیٹھا پریشے خان کے ڈایننگ روم

میں آنے کا انتظار کر رہا تھا جو نجانے کہاں چھپے بیٹھی

تھی۔۔

Alishey Khan

پری کہاں ہے؟۔۔۔۔۔۔۔سب کو یہی پا کے پریشے

خان کو غائب دیکھتے ہوئے سب سے پہلے محزلہ خان

نے اور حان کبیر خان سے سوال کیا تھا، ان کے سوال

کرنے پہ سب کی نظریں اور حان کبیر خان کے ساتھ

موجود خالی کرسی کی طرف اٹھی تھیں۔ابھی اور حان

کبیر خان تذبذب کا شکار ہوتے کوئی بہانہ گرتا جب

پریشے خان سب کو سلام کرتی ڈائینگ روم میں داخل

ہوئی تھیں، سب اسے اتنی لیٹ ڈائینگ روم میں دیکھ

کے حیران تھے، ورنہ وہ اور زوار تو کتنی دیر پہلے

Alishey Khan

ڈائینگ ٹیبل پہ بیٹھے اپنی اپنی پلیٹ سجاتے رہتے تھے

لیکن یہ کام آج زوار خان نے اکیلے ہی کیا تھا۔۔ سب

نے پریشے خان کی سلام کا جواب دیتے بغور اسکی

طرف دیکھا تھا جو چہرے پہ زبردستی کی مسکراہٹ

سجائے اور حان کبیر خان کے ساتھ بیٹھنے کی بجائے

محزلہ خان کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھی تھی۔۔ اسکی

خوبصورت ڈارک براؤن آنکھوں میں سرخ ڈورے

واضح تھے۔

Alishey khan

کیا ہوا میری بچی؟ سب ٹھیک ہے؟۔۔۔۔۔۔اسکے

سرخ چہرے پہ تضاد اسکی سرخ سوجھی ہوئی ڈارک

براؤن آنکھوں کی طرف دیکھتے محزلہ خان نے بے

ساختہ فکرمندی سے اسکا حال دریافت کیا تھا۔۔

ہاں ہمیں کیا ہونا ہے؟۔۔۔۔۔۔وہ اپنی آنکھوں کو

چندھیا کر کے ان کی طرف دیکھتی چہک کے بولی تھی۔

ابھی وہ یا کوئی اور مزید کچھ بولتا جب ہر طرف مغرب

کی اذان کی آواز گونجی تھی۔سب اپنے ہاتھ اٹھا کے

افطار کی دعا مانگتے چہروں پہ ہاتھ پھیر رہے تھے،

Alishey khan

اور حان کبیر خان کی نظروں کا مرکز مسلسل پریشے

خان تھی جو اس کی طرف دیکھے بنا نظریں جھکائے

آرام سے کھجور کھا رہی تھی ورنہ وہ ہمیشہ کھجور کے

ساتھ ہی پانی گھٹاگھٹ پیا کرتی تھی۔۔ کھجور کھانے

کے بعد وہ تھوڑے سے وائٹ رائس پلیٹ میں ڈال

کے بغیر سالن کے چھوٹے چھوٹے چمچ بھر کے منہ میں

ڈالنے لگی، وہ کبھی بھی افطاری سموسوں اور پکوڑوں کو

کھائے بغیر شروع نہیں کرتی تھی، وہ کیوں اتنا پھیکا پھیکا

کھا رہی تھی؟ اور حان کبیر خان کو بے ساختہ

Alishey Khan

جھنجھلاہٹ نے آن گھیرا، وہ تو پہلے بھی کھانا اپنی ڈائیٹ کے مطابق کم ہی کھایا کرتا تھا لیکن اسے تھوڑا تھوڑا کھاتے دیکھ کے اسے اپنی بھوک بھی اڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔

کیا ہوا ہماری بچی کو؟ کہیں دوپہر میں روزہ توڑ تو نہیں چکی تھی جو کھانے کے ساتھ اتنی تمیز سے پیش آ رہی ہو؟۔۔۔۔۔ پریشے خان کو اس قدر خاموش دیکھ کے زوار خان خود کو بولنے سے روک نہیں پایا تھا۔۔

Alishey khan

لہجہ شوخ اور فکر مند سا تھا۔ اورحان کبیر خان نے زوار

خان کو دیکھ کے آنکھیں گھمائی تھیں۔

نہیں ہم کیوں توڑنے لگے ؟۔۔۔۔وہ مقابلہ بازی

کرنے کی بجائے نارمل انداز میں جواب دیتی سب کو

حیران کر رہی تھی، سب محسوس کر چکے تھے جیسے ان

دونوں میاں بیوی میں کوئی ناراضگی چل رہی ہے

کیونکہ پریشے خان ہمیشہ اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھ کے

اپنی اور اسکی کھانے کی پلیٹ ہر چیز کو فراموش کیئے

سجایا کرتی تھی جس میں سے اورحان کبیر خان درمیانی

Alishey Khan

مقدار میں کھانا کھاتا تھا لیکن آج وہ دونوں ہی

تھوڑے سے وائٹ رائس پہ گزارا کر رہے تھے۔۔

سب نے انہیں مزید کریدنا بہتر نا سمجھا اسی لئے اپنے

کھانے میں مصروف ہو گئے۔۔ پریشے خان اور

اور حان کبیر خان نے آج افطاری نہ ہونے کے برابر

کی تھی۔ افطاری کرتے سب مرد مغرب کی نماز ادا

کرنے کے لئے مسجد روانہ ہوئے تھے جبکہ خواتین

بھی اکھٹی پریئر روم کی جانب بڑھ چکی تھیں۔۔

Alishey Khan

اور حان کبیر خان تقریباً ڈیڑھ گھنٹے سے مغرب کی نماز

ادا کرنے کے بعد کمرے میں آیا فارن پارٹی کے ساتھ

انگریزی میں میٹنگ کر رہا تھا، اس دوران پریشے خان

ایک دفعہ بھی کمرے میں نہیں آئی تھی۔ میٹنگ کے

دوران اور حان کبیر خان نے سب سے زیادہ وہ چیز

مس کی تھی جب وہ میٹنگ کے دوران کمرے میں

تھپ تھپ کرتی قدم رکھتی جان بوجھ کے چھوٹی چھوٹی

چیزوں کی کھٹاک کیا کرتی تھی تاکہ وہ ڈسٹرب ہو کے

اسے آنکھیں دیکھائے لیکن آج وہ اسکے کمرے میں

Alishey Khan

میٹنگ کے دوران نہیں تھی، اور حان کبیر خان کا

میٹنگ سے دل اُچاٹ ہو چکا تھا، جس میٹنگ کے لئے

اس نے صبح سے اتنی محنت کی تھی وہ تھوڑی سی ڈسکشن

کے بعد اسے سکیجول کرتا سیگیٹ پھونکتے ہوئے اس

کا انتظار کرنے لگے، اگر ابھی جو اسکا باپ اسے افطاری

کے بعد سیگریٹ کے سوٹے لگاتے دیکھ لیتا تو اسکی وہ

بے عزتی ہونی تھی جو آج تک کسی کی نہ ہوئی ہو۔۔

انہیں سخت چڑ تھی ان لوگوں سے جو افطاری کے بعد

Alishey Khan

سیگریٹ پھونکنے کی صورت میں اپنا نشہ پورا کرتے

تھے۔۔

کچھ ہی دیر میں عشاء کا وقت ہو چکا تھا، وہ ابھی تک

کمرے میں نہیں آئی تھی۔ اور حان کبیر خان اپنے

ہاتھ میں پکڑا سیگریٹ ایش ٹرے میں مسلتا ہوا وضو

کرنے کی غرض سے واشروم کی طرف بڑھا تھا تاکہ

عشاء کی نماز ادا کرنے جا سکے۔۔ وہ چاہے آگے پیچھے

نماز میں کاہلی کر جاتا تھا لیکن رمضان کے مہینے میں وہ

پابندی سے روزے اور باقاعدگی سے نماز ادا کرتا تھا۔

Alishey Khan

وہ عشاء کی نماز پڑھ کے دوستوں کے ساتھ نکلنے کی

بجائے واپس حویلی لوٹا تھا۔وہ اوپر سیڑھیوں کی طرف

بڑھنے ہی والا تھا جب کسی احساس کے تحت وہ پریئر

روم کی طرف بڑھا،وہ جیسے جانتا تھا وہ ابھی تک اوپر

نہیں آئی ہو گی۔۔پریئر روم تک آتے ہی اسکی

نظروں کا مرکز پریشے خان بنی تھی جو حجاب سٹائل

میں سفید بڑا سا دوپٹا اپنے خوبصورت چہرے کے گرد

لپیٹے محزلہ خان کے ساتھ کھڑی نماز ادا کر رہی تھی۔

Alishey Khan

پرئیر روم میں موجود حویلی کی تمام خواتین نے اب

نماز اور تراویح اکھٹے ہی ادا کرنی تھی۔۔اور حان کبیر

خان بے خودی کی کیفیت میں پریشے خان پہ نظریں

جمائے ہوئے تھے جو اپنے باریک گلابی ہونٹوں کو ہلاتی

التحیات پڑھ رہی تھی۔وہ اسکے اور باقی سب کے سلام

پھیرنے سے پہلے ہی اسکے معصوم نقوش سے نظریں

ہٹاتا دروازہ واپس سے بند کیئے اوپر کی طرف بڑھ

گیا۔۔

Alishey Khan

واٹ دا ہیل؟ یہ کیا تماشا ہے؟ کیا وہ نہیں جانتی اسکا

شوہر کمرے میں اکیلا ہے؟ آخر وہ کس طرح سے مجھے

نظر انداز کر سکتی ہے؟؟۔۔۔۔ سحری کا وقت ہوا چلا

تھا جب اور حان کبیر خان سیگرٹ کے گہرے گہرے

کش بھرتے غراتا ہوا خود سے مخاطب تھا۔ اسے اب

ہر روز اسے سحری میں جگانے کی عادت ہو چکی تھی اور

عادت محبت سے بھی زیادہ جان لیوا ہوتی ہے۔ وہ اسکے

کمرے میں نہیں تھی اسے اپنا کمرہ کمرہ ہی نہیں لگ رہا

تھا۔ اسے عادت تھی اسکے رات میں سونے کے بعد

اسکا ماتھا چوم کے اسے اپنے بازو کے حصار میں لے کے

فون یوز کرنے کی۔۔ اسے عادت تھی اسے سوتے

ہوئے وقفے وقفے سے دیکھنے کی۔۔ اسے عادت تھی

اسکی گہری نیند کا فائدہ اٹھا کے اسکے باریک گلابی لبوں کا

پاؤٹ بنا کے انہیں چومنے کی۔۔۔ اسے عادت تھی

سحری کے وقت کندھا ہلا کے اسے جگانے کی اور جب

وہ نہیں اٹھتی تھی تو زبردستی اپنے طریقے سے اٹھانے

کی۔۔ لیکن آج اپنی عادت کے مطابق اس نے ایک

کام بھی انجام نہیں دیا تھا جس پہ اور حان کبیر خان کو

Alishey Khan

اپنا آپ ادھورا ادھورا سا لگ رہا تھا۔ وہ کوئی دس دفعہ

نیچے کے چکر لگا چکا تھا لیکن وہ جب بھی جاتا وہ پریئر

روم میں سب کے ساتھ عبادت میں مشغول ہوتی

وہ (ستائیسویں کی شب) کیونکہ آج طاق رات تھی

جو عبادت کرنے میں کاہلی کرتی تھی آج بغیر کسی کے

کہے اس نے تمام تراویح پڑھی تھیں، پوری رات وہ

مورے وغیرہ کے ساتھ عبادت میں مشغول رہی

تھی، اس نے ایک دفعہ بھی کمرے میں اکے اپنے

شوہر کی طرف دیکھنا پسند نہیں کیا تھا اور یہی بات

Alishey Khan

اور حان کبیر خان کو بری طرح سے چبھ رہی تھی۔

وہ ابھی یہ سب سوچ ہی رہا تھا جب اپنے بولے گئے

الفاظ کان میں گونجے تھے۔۔

(میرے کمرے سے اور میری نظروں سے دور ہو"

سارے کام کی ایسی کی تیسی کر کے رکھ دی !! جاؤ

ہے!!")

کوئی پہلا دفعہ غصہ تو نہیں کیا تھا میں نے جو یوں منہ

پھولا کے بیٹھ گئی ہے ؟؟۔۔۔وہ آنکھیں گھما کے غصے

Alishey khan

سے بولتا ہوا خود کو تسلی دینے کی کوشش کر رہا تھا کہ

اس نے اسے ڈانٹ کے کچھ غلط نہیں کیا۔ خیر اگلے ہی

پل وہ تمام خیالات جھٹکتا ہوا سحری کرنے کی غرض

سے اپنے کمرے سے نکلا تھا۔۔

کیا بات ہے بڑے چکر لگائے جا رہے تھے رات سے

اوپر نیچے کے ؟۔۔۔ زوار خان جو آج پہلی بار عزت

سے سحری کے لئے اٹھا تھا اور حان کبیر خان کو

جھنجھلاتے انداز میں سیڑھیوں سے اترتے دیکھ کے وہ

اسکے ہمقدم ہوتا آئبرو اچکا کے شرارت سے استفسار

کر رہا تھا جس پہ پہلے سے تپے اور حان کبیر خان نے

رکھ کے اسکے مضبوط کندھے پہ زوردار مکا جھڑا تھا۔۔

زوار خان کی کراہ بے ساختہ تھی، اسکے آج جلدی

سحری میں اٹھنے کی وجہ یہی تھی کہ وہ پوری رات سویا

ہی نہیں تھا۔۔

۔۔۔!! صبح صبح میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے

اور حان خان غصے سے انگلی اٹھا کے بولتا تیزی سے

سیڑھیاں اترنے لگا۔۔

Alishey Khan

لگتا ہے رات سے کسی نے منہ نہیں لگایا جو اتنا تپے

ہوئے ہیں۔۔۔زوار خان اپنا کندھا مسلتے ہوئے بے

باکی سے بولتا اپنی مسکراہٹ ضبط کر گیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔اسکی بے باک بات کا!!!!!!زوار خان

مطلب سمجھتے اورحان کبیر خان نے رخ موڑتے

ہوئے اسے غصے سے تنبیہہ انداز میں پکارا تھا جس پہ وہ

معصومیت سے اپنے دونوں کان پکڑتا باقاعدہ اس کے

سامنے ہاتھ جوڑ گیا کہ مزید غصہ کر کے اسکی ہڈی پسلی

نہ ایک کر دے۔۔اسکے ہاتھ جوڑنے پہ وہ اسے غصے

سے گھورتا ہوا ڈائینگ روم کی طرف بڑھ گیا، ڈائیٹنگ

روم میں داخل ہوتے ہی اسکی نظروں نے سب سے

پہلے پریشے خان کو تلاش کرنا چاہا تھا جو اسکی مورے کی

دائیں طرف بیٹھی اپنی پلیٹ میں پڑا ابلا ہوا انڈا رکھتی

اسے نفاست سے کاٹ رہی تھی۔ اور حان کبیر خان

آج پہلی بار اپنے باپ کے ساتھ بیٹھنے کی بجائے پریشے

خان کی بائیں طرف موجود خالی کرسی پہ آ کے بیٹھا تھا،

کبیر خان نے بغور آئیبرو اچکاتے ہوئے اپنے سپوت

کی طرف دیکھا تھا جس کی سفید رنگت غصے کی وجہ سے

Alishey Khan

بے حد سرخ تھی، وہ رات سے یونہی ہر کسی پہ بلا

فضول کا غصہ نکالتا ابھی بھی غصے میں معلوم ہو رہا

تھا۔۔

میری پلیٹ میں کھانا نکالو۔۔۔۔۔اسے خود سے

فراموش ہوتے دیکھ کے اورحان کبیر خان نے مدھم

آواز میں اسے نارمل طریقے سے پکارا تھا، وہ اسکی

طرف دیکھے بغیر اسکی ڈائٹ کے مطابق سنجیدگی سے

اسکے لئے سات سے دس ابلے انڈوں کی سفیدیاں

اسکی پلیٹ میں رکھ رہی تھی۔ اورحان کبیر خان نے

Alishey khan

ضبط سے آنکھیں میچ کے کھولتے ہوئے اپنی پلیٹ میں

پڑی انڈے کی سفیدیاں دیکھی تھیں وہ ہر روز اسے

تنگ کرنے کی غرض سے اسکی ڈائٹ کے مطابق

انڈے کی سفیدیاں دینے کی بجائے دو دو پراٹھے اسکی

پلیٹ میں رکھا کرتی تھی لیکن وہ ہمیشہ دو نوالے لے

کے ابلے ہوئے انڈوں کی سفیدیاں ہی سحری میں

کھاتا تھا۔

۔۔۔۔اسے خاموشی سے تھوڑی !!پراٹھا دو

سی سحری کرتے دیکھ کے اور حان کبیر خان پھر سے

Alishey Khan

اسکے کان کے پاس جھکتا دانت پیس کے گویا ہوا۔

پریشے خان پہلے تو اسکے مدعے پہ حیران ہوئی لیکن پھر

اسکی طرف دیکھے بنا ہاٹ پاٹ سے پراٹھا اٹھا کے اسکی

پلیٹ میں رکھ دیا۔۔اس نے پھر اسکی طرف نہیں

دیکھا تھا اور اورحان کبیر خان اسی بات پہ جل کے

کوئلہ ہو رہا تھا، وہ تو ہمیشہ چہک کے سحری اور افطاری

کرتی وقفے وقفے سے اسے دیکھا کرتی تھی، اسکی

ٹھوری کے ڈمپل پہ نظریں جما لیا کرتی تھی تو آج

کیوں اتنی ظالم بنتی اس سے فراموش ہو رہی تھی۔۔

Alishey Khan

۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اب کی بار بلند آواز !!دوپراٹھے دو

میں دانت کچکچا کے بولا تھا۔اب کی بار سب نے

نظریں اٹھا کے حیرانگی سے اورحان کبیر خان کی

طرف دیکھا تھا جو آئلی چیزوں سے چڑ کھاتا تھا، پورا

پراٹھا شاید وہ سال میں ایک سے دو دفعہ کھاتا تھا لیکن

آج سحری کے دوران اسکے منہ سے دو پراٹھوں کو سن

کے سب کا حیران ہونا بنتا تھا۔۔پریشے خان بھی ڈھیٹ

بنتی اسکی طرف پھر سے دیکھے بنا اسکی پلیٹ میں مزید

ایک پراٹھا رکھتی اپنی پلیٹ پہ جھک گئ۔سب کو اپنی

طرف دیکھتا پا کے اور حان کبیر خان اپنی گھنی سیاہ بیرڈ

پہ ہاتھ پھیر تا پراٹھے کے چھوٹے چھوٹے نوالے لینے

لگا۔ اسے بالکل بھی بھوک نہیں تھی لیکن وہ یونہی

آرام آرام سے آملیٹ کے ساتھ دو پراٹھے کھاتا

سب کو حیران کر رہا تھا۔۔

کیا ہوا سب کو میرے پراٹھے زیادہ ٹیسٹی لگ رہے

ہیں ؟۔۔۔ پریشے خان کی بجائے باقی سب کو بار بار

اپنی طرف دیکھتا پا کے وہ ایک ایک لفظ چبا کے بولا تھا،

وہ جیسے دیکھانا چاہا رہا تھا کہ وہ دو پراٹھے ٹھونس رہا ہے

Alishey khan

اسکی بجائے باقی سب اسے نوٹ کرتے تپ ہی تو چڑھا

رہے تھے۔ اور حان خان کے تپے ہوئے انداز اور

پریشے خان کی نظر اندازی پہ سب نے اپنی مسکراہٹ

دباتے ہوئے اپنا دھیان اپنے اپنے کھانے کی طرف

مرکوز کیا تھا۔۔

ناشتہ کافی ہیوی ہو !دوپراٹھے کھالئے ہیں میں نے

گیاہے اسے ہضم کرنے کے لئے تمہارے ہونٹوں

۔۔۔!کمرے میں آؤ !کے دو چار گھونٹ بھرنے ہیں

وہ اسکے کان کے پاس جھکتا سرگوشی نما آواز میں بے

باکی سے گویا ہوتا اسکا چہرہ سرخ کر کے کرسی سے اٹھ

چکا تھا، صد شکر اسکی سر گوشی صرف پریشے خان تک

محدود تھی۔۔ پریشے خان وہاں سے اٹھ کے کمرے

میں جانے کی بجائے بنفشہ اور زلے کے ساتھ ان کے

کمرے کی طرف بڑھ گئی، آج ان تینوں کو چھوٹی حویلی

افطاری پہ جانا تھا اسی لئے وہ تینوں اس کی تیاری کرنے

کی پلیننگ کرنے کے لئے ایک ہی کمرے میں اکھٹی

گھسی تھیں۔۔

Alishey khan

اور حان خان جو کمرے میں آ کے بیڈ پہ بیٹھ کے فون

استعمال کرتا پریشے خان کا انتظار کر رہا تھا اذانوں کی

آواز سنتے اس نے شدید غصے سے اپنے ہاتھ میں پکڑا

فون سامنے دیوار پہ مارتے چکنا چور کیا تھا۔۔اسے اس

وقت اسکے ہونٹوں کی بری طرح سے طلب محسوس

ہوئی تھی لیکن وہ اس کی بات مان کے اوپر آنے کی

بجائے اسکی نافرمانی کر چکی تھی جس پہ اور حان کبیر

خان کا دل کیا ہر چیز تباہ و برباد کر ڈالے۔۔

Alishey khan

سمجھ کیا رہی ہے یہ خود کو؟ بھرم کسے دیکھا رہی ہے؟

داہیل ؟؟؟ اور حان کبیر خان کو!! حلق کے وہ۔۔۔۔۔

بل چلاتا ہوا اپنے کمرے کی ایک ایک چیز اٹھا کے

زمین پہ پٹکتا اپنا غصہ ان بے جان چیزوں پہ نکال رہا

تھا۔ تڑپ اتنی تھی اگر جو ابھی وہ اس وقت روزے

میں نہ ہوتا تو اس نافرمانی پہ پریشے خان کے ہونٹوں کی

خیر نہ ہوتی۔۔

Alishey Khan

چہرہ حویلی سے باہر جا کے ڈھکیں گی کیا؟۔۔۔۔ارباز

خان اپنے کانوں تک آتے گھنے ڈارک براؤن بالوں

میں ہاتھ پھیرتا سنجیدگی سے بنفشہ خان سے مخاطب ہوا

تھا جو اپنی پیروں کو چھوتی ہلکی نیلی پٹھانی فراک

سنبھالتی اپنے ساتھ چلتی ہوئی ذلے خان اور پریشے

خان سے باتوں میں مصروف غائب دماغی سے

راہداری کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔ارباز خان کے

ڈارک براؤن بال کانوں سے نیچے تک آتے تھے جو

اس پہ کافی جچتے تھے۔وہ اس وقت کالی شلوار قمیض

Alishey Khan

میں ملبوس پیروں پہ پشاوری چپل پہنے ہوئے تھا، کالی

شلوار اسکے سرخ و سفید رنگ، دراز قد اور چوری

جسامت پہ بے حد جچ رہی تھی، وہ اس وقت کسی کا بھی

دل دھڑکانے کا سبب بن سکتا تھا۔ بنفشہ خان اپنے

ساتھ چلتی پریشے اور زلے خان سے باتوں میں

مصروف اپنے چہرے کو چادر سے ڈھکنا بھول چکی تھی

جس پہ ارباز خان جو کب سے پہلو بدل رہا تھا بالآخر وہ

اسے خود مخاطب کر اٹھا۔۔ ارباز خان کی بات پہ بنفشہ

خان نے اپنی زبان دانتوں تلے دباتے جلدی سے

Alishey khan

اپنے چہرے کو چادر سے ڈھکا تھا جس پہ پریشے خان اور

ذلے خان نے اسے زو معنی نظروں سے دیکھا تھا، وہ

دونوں پہلے سے ہی اپنا چہرہ ڈھکے ہوئے تھیں۔ اسے

چہرہ ڈھکتے دیکھ کے وہ بے حد سنجیدگی سے اپنی گاڑی

کی طرف بڑھا تھا، اسکے دل میں بنفشہ خان کو لے کے

کوئی جذبہ نہیں تھا لیکن وہ اسکی ہویلی کی عزت تھی،

پردے کے معاملے میں وہ بھی باقی سب پٹھانوں کی

طرح کافی سخت تھا۔۔ وہ اس وقت ان تینوں کو چھوٹی

ہویلی افطاری پہ چھوڑنے جا رہا تھا، چھوٹی ہویلی اور

Alishey khan

خان حویلی کے مکین آپس میں گہرے رشتہ دار تھے۔

کبیر خان نے مطمئن ہوتے ہوئے انہیں چھوٹی حویلی جانے کی جازت دی تھی کیونکہ ان کی کزنیں کافی دنوں سے انہیں افطاری پہ بلا رہی تھیں۔۔ ارباز خان نے افطاری چھوٹی حویلی کے تمام مردوں کے ساتھ مردان خانے میں کرنی تھی جبکہ ان تینوں نے زنان خانے میں خواتین کے ساتھ۔۔ خان حویلی والوں نے ابھی کچھ روز پہلے ہی اپنے تمام رشتہ داروں کو افطاری

Alishey Khan

پہ انوائیٹ کیا تھا اسی لئے اب باقی سب بھی اپنی حق ادا

کر رہے تھے۔۔

پریشے کہاں ہے؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان کبیر خان

جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی حویلی میں داخل ہوا تھا، اپنے

کمرے سے چکر لگا کے وہ سیدھا ڈائینگ روم کی طرف

آیا تھا وہ پچھلے دس منٹ سے پریشے خان کا افطاری پہ

انتظار کر رہا تھا لیکن وہ آ کے نہیں دے رہی تھی جس

Alishey Khan

پہ اس نے بلا جھجھک سنجیدگی سے محزلہ خان سے اسکے

بارے میں دریافت کیا تھا کیونکہ افطاری میں چند ہی

منٹ رہتے تھے۔۔

۔۔۔۔۔۔ محزلہ !! چھوٹی ہویلی گئی ہیں تینوں بچیاں

خان نے مصروف انداز میں سلاد کی ٹرے رکھتے

ہوئے اسے جواب دیا تھا۔۔

کس کی اجازت سے ؟؟۔۔۔۔۔ ان کی بات سنتے ہی وہ

بھڑکتے ہوئے بولا تھا۔ ایک تو صبح سے اسکا میٹر شارٹ

Alishey khan

ہو رہا تھا اور اس پہ تضاد اسکے چھوٹی ہویلی جانے کا سن

کے اور حان کبیر خان کا بس نہیں تھا وہ ڈائینگ ٹیبل

الٹ پلٹ کے رکھ دے۔۔

۔۔۔۔۔جواب کبیر خان نے دیا!! میری اجازت سے

تھا اور کافی مطمئن انداز میں دل جلانے والی مسکراہٹ

کے ساتھ دیا تھا یوں کہ وہ جل جل کے راکھ ہو گیا۔۔

Alishey khan

وہ میری اجازت کے بغیر حویلی !میری بیوی ہے وہ

۔۔۔۔۔۔وہ!!سے باہر قدم بھی کیسے رکھ سکتی ہے؟؟

دانت پیس کے غصے سے دبی دبی آواز میں بولا۔۔

اور میری اجازت سے وہ سب کر !!میری بہو ہے وہ

۔۔۔۔کبیر خان بھی جواباً دانت پیس کے !!سکتی ہے

بولے تھے۔۔

کس کے ساتھ گئی !!منہ توڑ دوں گا میں آپ کی بہو کا

ہے وہ؟۔۔۔۔وہ مزید بھڑکا تھا۔۔دل میں آگ لگ

Alishey khan

رہی تھی وہ کیسے اسکی اجازت کے بغیر ہویلی سے جا

سکتی ہے؟

اور مجھے نہیں لگتا !!ارباز کے ساتھ گئی ہے وہ لالہ

وہ !!چھوٹی ہویلی میں جانے سے کوئی قباحت ہے

سب ہماری طرح عورتوں کی عزت کرنا جانتے ہیں اور

مجھے لگتا !ہماری عورتیں بھی خود کو چھپانا جانتی ہیں

ہے اگر ارباز ساتھ ہے تو اس غصے کی کوئی تک نہیں

بنتی!!ارتضیٰ خان جو کب سے اسکا غصہ ملاخظہ کر رہا۔۔

Alishey Khan

اسے اسکے ! تھاوہ بالآخر دانت پہ دانت جمائے بول اٹھا

بھڑکنے پہ غصہ تو آیا تھا لیکن لہجے میں احترام تھا۔۔

بات چھوٹی ہویلی جانے کی نہیں میری اجازت کے بغیر

کل کو جب !! ہویلی سے نکلنے کی ہے ارتضیٰ خان

تمہاری بیوی تمہاری اجازت کے بنا ہویلی سے باہر

۔۔۔وہ !!! قدم رکھے گی پھر پوچھوں گا کیا قباحت ہے

غصے سے بھڑک کے بولتا ہوا اپنی کرسی سے اٹھا تھا۔

ارتضیٰ خان نے لب بھینچے تھے۔۔

Alishey Khan

کہاں جارہے ہیں خان؟ازان کا وقت ہونے والا ہے

۔۔۔اسے!!سب کے ساتھ بیٹھ کے افطاری کیجئیے

بھڑک کے ڈائینگ روم کے دروازے کی طرف

جاتے دیکھ کے ریشمہ خان نے اسے نرم لہجے میں

مخاطب کیا تھا لیکن وہ غصے میں ان کی ایک بھی سنے بغیر

وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

Alishey Khan

رے کام کی ایسی کی تیسی کر کے رکھ دی ہے!!")

کوئی پہلا دفعہ غصہ تو نہیں کیا تھا میں نے جو یوں منہ

پھولا کے بیٹھ گئی ہے؟؟۔۔۔وہ آنکھیں گھما کے غصے

سے بولتا ہوا خود کو تسلی دینے کی کوشش کر رہا تھا کہ

اس نے اسے ڈانٹ کے کچھ غلط نہیں کیا۔ خیر اگلے ہی

پل وہ تمام خیالات جھٹکتا ہوا سحری کرنے کی غرض

سے اپنے کمرے سے نکلا تھا۔۔

Alishey Khan

کیا بات ہے بڑے چکر لگائے جا رہے تھے رات سے

اوپر نیچے کے ؟۔۔۔زوار خان جو آج پہلی بار عزت

سے سحری کے لئے اٹھا تھا اور حان کبیر خان کو

جھنجھلاتے انداز میں سیڑھیوں سے اترتے دیکھ کے وہ

اسکے ہمقدم ہوتا آئیبرو اچکا کے شرارت سے استفسار

کر رہا تھا جس پہ پہلے سے تپے اور حان کبیر خان نے

رکھ کے اسکے مضبوط کندھے پہ زوردار مکا جھڑا تھا۔۔

زوار خان کی کراہ بے ساختہ تھی، اسکے آج جلدی

Alishey Khan

سحری میں اٹھنے کی وجہ یہی تھی کہ وہ پوری رات سویا

ہی نہیں تھا۔۔

۔۔۔!! صبح صبح میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے

اورحان خان غصے سے انگلی اٹھا کے بولتا تیزی سے

سیڑھیاں اترنے لگا۔۔

لگتا ہے رات سے کسی نے منہ نہیں لگایا جو اتنا تپے

ہوئے ہیں۔۔۔زوار خان اپنا کندھا مسلتے ہوئے بے

باکی سے بولتا اپنی مسکراہٹ ضبط کر گیا۔۔

Alishey Khan

۔۔۔۔۔۔۔اسکی بے باک بات کا!!!!!! زوار خان

مطلب سمجھتے اور حان کبیر خان نے رخ موڑتے

ہوئے اسے غصے سے تنبیہہ انداز میں پکارا تھا جس پہ وہ

معصومیت سے اپنے دونوں کان پکڑتا باقاعدہ اس کے

سامنے ہاتھ جوڑ گیا کہ مزید غصہ کر کے اسکی ہڈی پسلی

نہ ایک کر دے۔۔اسکے ہاتھ جوڑنے پہ وہ اسے غصے

سے گھورتا ہوا ڈائینگ روم کی طرف بڑھ گیا، ڈائیٹنگ

روم میں داخل ہوتے ہی اسکی نظروں نے سب سے

پہلے پریشے خان کو تلاش کرنا چاہا تھا جو اسکی مورے کی

Alishey khan

دائیں طرف بیٹھی اپنی پلیٹ میں پڑا ابلا ہوا انڈا رکھتی اسے نفاست سے کاٹ رہی تھی۔ اور حان کبیر خان آج پہلی بار اپنے باپ کے ساتھ بیٹھنے کی بجائے پریشے خان کی بائیں طرف موجود خالی کرسی پہ آ کے بیٹھا تھا، کبیر خان نے بغور آئیبرو اچکاتے ہوئے اپنے سپوت کی طرف دیکھا تھا جس کی سفید رنگت غصے کی وجہ سے بے حد سرخ تھی، وہ رات سے یونہی ہر کسی پہ بلا فضول کا غصہ نکالتا ابھی بھی غصے میں معلوم ہو رہا تھا۔۔

Alishey Khan

میری پلیٹ میں کھانا نکالو۔۔۔۔اسے خود سے

فراموش ہوتے دیکھ کے اورحان کبیر خان نے مدھم

آواز میں اسے نارمل طریقے سے پکارا تھا، وہ اسکی

طرف دیکھے بغیر اسکی ڈائٹ کے مطابق سنجیدگی سے

اسکے لئے سات سے دس ابلے انڈوں کی سفیدیاں

اسکی پلیٹ میں رکھ رہی تھی۔ اورحان کبیر خان نے

ضبط سے آنکھیں میچ کے کھولتے ہوئے اپنی پلیٹ میں

پڑی انڈے کی سفیدیاں دیکھی تھیں وہ ہر روز اسے

تنگ کرنے کی غرض سے اسکی ڈائٹ کے مطابق

Alishey khan

انڈے کی سفیدیاں دینے کی بجائے دو دو پراٹھے اسکی

پلیٹ میں رکھا کرتی تھی لیکن وہ ہمیشہ دو نوالے لے

کے ابلے ہوئے انڈوں کی سفیدیاں ہی سحری میں

کھاتا تھا۔

۔۔۔۔اسے خاموشی سے تھوڑی تھوڑی!! پراٹھا دو

سی سحری کرتے دیکھ کے اورحان کبیر خان پھر سے

اسکے کان کے پاس جھکتا دانت پیس کے گویا ہوا۔

پریشے خان پہلے تو اسکے مدعے پہ حیران ہوئی لیکن پھر

اسکی طرف دیکھے بنا ہاٹ پاٹ سے پراٹھا اٹھا کے اسکی

Alishey khan

پلیٹ میں رکھ دیا۔۔اس نے پھر اسکی طرف نہیں

دیکھا تھا اور اورحان کبیر خان اسی بات پہ جل کے

کوئلہ ہو رہا تھا، وہ تو ہمیشہ چہک کے سحری اور افطاری

کرتی وقفے وقفے سے اسے دیکھا کرتی تھی، اسکی

ٹھوری کے ڈمپل پہ نظریں جمالیا کرتی تھی تو آج

کیوں اتنی ظالم بنتی اس سے فراموش ہو رہی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اب کی بار بلند آواز!!دو پر اٹھے دو

میں دانت کچکچا کے بولا تھا۔اب کی بار سب نے

نظریں اٹھا کے حیرانگی سے اورحان کبیر خان کی

Alishey khan

طرف دیکھا تھا جو آئلی چیزوں سے چڑ کھاتا تھا، پورا

پراٹھا شاید وہ سال میں ایک سے دو دفعہ کھاتا تھا لیکن

آج سحری کے دوران اسکے منہ سے دو پراٹھوں کو سن

کے سب کا حیران ہونا بنتا تھا۔۔ پریشے خان بھی ڈھیٹ

بنتی اسکی طرف پھر سے دیکھے بنا اسکی پلیٹ میں مزید

ایک پراٹھا رکھتی اپنی پلیٹ پہ جھک گئی۔ سب کو اپنی

طرف دیکھتا پا کے اورحان کبیر خان اپنی گھنی سیاہ بیرڈ

پہ ہاتھ پھیرتا پراٹھے کے چھوٹے چھوٹے نوالے لینے

لگا۔ اسے بالکل بھی بھوک نہیں تھی لیکن وہ یونہی

Alishey khan

آرام آرام سے آملیٹ کے ساتھ دو پراٹھے کھاتا

سب کو حیران کر رہا تھا۔۔

کیا ہوا سب کو میرے پراٹھے زیادہ ٹیسٹی لگ رہے

ہیں ؟۔۔۔۔ پریشے خان کی بجائے باقی سب کو بار بار

اپنی طرف دیکھتا پا کے وہ ایک ایک لفظ چبا کے بولا تھا،

وہ جسے دیکھانا چاہا رہا تھا کہ وہ دو پراٹھے ٹھونس رہا ہے

اسکی بجائے باقی سب اسے نوٹ کرتے تپ ہی تو چڑھا

رہے تھے۔ اور حان خان کے تپے ہوئے انداز اور

پریشے خان کی نظر اندازی پہ سب نے اپنی مسکراہٹ

Alishey Khan

دباتے ہوئے اپنا دھیان اپنے اپنے کھانے کی طرف

مرکوز کیا تھا۔۔

ناشتہ کافی ہیوی ہو !دوپر اٹھے کھالئے ہیں میں نے

گیاہے اسے ہضم کرنے کے لئے تمہارے ہونٹوں

۔۔۔!کمرے میں آؤ !کے دو چار گھونٹ بھرنے ہیں

وہ اسکے کان کے پاس جھکتا سر گوشی نما آواز میں بے

باکی سے گویا ہوتا اسکا چہرہ سرخ کرکے کرسی سے اٹھ

چکا تھا، صد شکر اسکی سر گوشی صرف پریشے خان تک

محدود تھی۔۔پریشے خان وہاں سے اٹھ کے کمرے

Alishey Khan

میں جانے کی بجائے بنفشہ اور زلے کے ساتھ ان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی، آج ان تینوں کو چھوٹی حویلی افطاری پہ جانا تھا اسی لئے وہ تینوں اس کی تیاری کرنے کی پلیننگ کرنے کے لئے ایک ہی کمرے میں اکھٹی گھسی تھیں۔۔

اور حان خان جو کمرے میں آ کے بیڈ پہ بیٹھ کے فون استعمال کرتا پریشے خان کا انتظار کر رہا تھا اذانوں کی آواز سنتے اس نے شدید غصے سے اپنے ہاتھ میں پکڑا فون سامنے دیوار پہ مارتے چکنا چور کیا تھا۔۔ اسے اس

Alishey khan

وقت اسکے ہونٹوں کی بری طرح سے طلب محسوس

ہوئی تھی لیکن وہ اس کی بات مان کے اوپر آنے کی

بجائے اسکی نافرمانی کرچکی تھی جس پہ اورحان کبیر

خان کا دل کیا ہر چیز تباہ وبرباد کرڈالے۔۔

سمجھ کیا رہی ہے یہ خود کو؟ بھرم کسے دیکھارہی ہے؟

۔۔۔۔۔وہ حلق کے!!اورحان کبیر خان کو؟؟؟ دا ہیل

بل چلاتا ہوا اپنے کمرے کی ایک ایک چیز اٹھا کے

زمین پہ پٹکتا اپنا غصہ ان بے جان چیزوں پہ نکال رہا

تھا۔ تڑپ اتنی تھی اگر جو ابھی وہ اس وقت روزے

میں نہ ہوتا تو اس نافرمانی پہ پریشے خان کے ہونٹوں کی

خیر نہ ہوتی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چہرہ حویلی سے باہر جا کے ڈھکیں گی کیا؟۔۔۔۔۔ ارباز

خان اپنے کانوں تک آتے گھنے ڈارک براؤن بالوں

میں ہاتھ پھیرتا سنجیدگی سے بنفشہ خان سے مخاطب ہوا

تھا جو اپنی پیروں کو چھوتی ہلکی نیلی پٹھانی فراک

سنبھالتی اپنے ساتھ چلتی ہوئی ذلے خان اور پریشے

Alishey.khan

خان سے باتوں میں مصروف غائب دماغی سے

راہداری کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔ارباز خان کے

ڈارک براؤن بال کانوں سے نیچے تک آتے تھے جو

اس پہ کافی جچتے تھے۔وہ اس وقت کالی شلوار قمیض

میں ملبوس پیروں پہ پشاوری چپل پہنے ہوئے تھا،کالی

شلوار اسکے سرخ وسفید رنگ،دراز قد اور چوری

جسامت پہ بے حد جچ رہی تھی،وہ اس وقت کسی کا بھی

دل دھڑکانے کا سبب بن سکتا تھا۔بنفشہ خان اپنے

ساتھ چلتی پریشے اور زلے خان سے باتوں میں

Alishey khan

مصروف اپنے چہرے کو چادر سے ڈھکنا بھول چکی تھی

جس پہ ارباز خان جو کب سے پہلو بدل رہا تھا بالآخر وہ

اسے خود مخاطب کر اٹھا۔۔ ارباز خان کی بات پہ بنفشہ

خان نے اپنی زبان دانتوں تلے دباتے جلدی سے

اپنے چہرے کو چادر سے ڈھکا تھا جس پہ پریشے خان اور

ذلے خان نے اسے ذو معنی نظروں سے دیکھا تھا، وہ

دونوں پہلے سے ہی اپنا چہرہ ڈھکے ہوئے تھیں۔ اسے

چہرہ ڈھکتے دیکھ کے وہ بے حد سنجیدگی سے اپنی گاڑی

کی طرف بڑھا تھا، اسکے دل میں بنفشہ خان کو لے کے

Alishey khan

کوئی جذبہ نہیں تھالیکن وہ اسکی ہویلی کی عزت تھی،

پردے کے معاملے میں وہ بھی باقی سب پٹھانوں کی

طرح کافی سخت تھا۔۔وہ اس وقت ان تینوں کو چھوٹی

ہویلی افطاری پہ چھوڑنے جارہاتھا، چھوٹی ہویلی اور

خان ہویلی کے مکین آپس میں گہرے رشتہ دار تھے۔

کبیر خان نے مطمئن ہوتے ہوئے انہیں چھوٹی ہویلی

جانے کی جازت دی تھی کیونکہ ان کی کزنیں کافی

دنوں سے انہیں افطاری پہ بلارہی تھیں۔۔ارباز خان

نے افطاری چھوٹی ہویلی کے تمام مردوں کے ساتھ

Alishey Khan

مردان خانے میں کرنی تھی جبکہ ان تینوں نے زنان خانے میں خواتین کے ساتھ۔۔خان حویلی والوں نے ابھی کچھ روز پہلے ہی اپنے تمام رشتہ داروں کو افطاری پہ انوائیٹ کیا تھا اسی لئے اب باقی سب بھی اپنی حق ادا کر رہے تھے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پریشے کہاں ہے؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان کبیر خان جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی حویلی میں داخل ہوا تھا، اپنے

Alishey khan

کمرے سے چکر لگا کے وہ سیدھا ڈائینگ روم کی طرف

آیا تھا وہ پچھلے دس منٹ سے پریشے خان کا افطاری پہ

انتظار کر رہا تھا لیکن وہ آ کے نہیں دے رہی تھی جس

پہ اس نے بلا جھجھک سنجید گی سے محزلہ خان سے اسکے

بارے میں دریافت کیا تھا کیونکہ افطاری میں چند ہی

منٹ رہتے تھے۔۔

۔۔۔۔۔ محزلہ !! چھوٹی حویلی گئی ہیں تینوں بچیاں

خان نے مصروف انداز میں سلاد کی ٹرے رکھتے

ہوئے اسے جواب دیا تھا۔۔

Alishey Khan

کس کی اجازت سے ؟؟۔۔۔۔۔ان کی بات سنتے ہی وہ

بھڑکتے ہوئے بولا تھا۔ایک تو صبح سے اسکا میٹر شارٹ

ہو رہا تھا اور اس پہ تضاد اسکے چھوٹی حویلی جانے کا سن

کے اور جان کبیر خان کا بس نہیں تھا وہ ڈائینگ ٹیبل

الٹ پلٹ کے رکھ دے۔۔

۔۔۔۔۔جواب کبیر خان نے دیا!!میری اجازت سے

تھا اور کافی مطمئن انداز میں دل جلانے والی مسکراہٹ

کے ساتھ دیا تھا یوں کہ وہ جل جل کے راکھ ہو گیا۔۔

Alishey khan

وہ میری اجازت کے بغیر حویلی !میری بیوی ہے وہ

۔۔۔۔۔۔وہ !!سے باہر قدم بھی کیسے رکھ سکتی ہے ؟؟

دانت پیس کے غصے سے دبی دبی آواز میں بولا۔۔

اور میری اجازت سے وہ سب کر !!میری بہو ہے وہ

۔۔۔۔کبیر خان بھی جواباً دانت پیس کے !!سکتی ہے

بولے تھے۔۔

کس کے ساتھ گئی !!منہ توڑ دوں گا میں آپ کی بہو کا

ہے وہ؟۔۔۔۔وہ مزید بھڑکا تھا۔۔دل میں آگ لگ

Alishey khan

رہی تھی وہ کیسے اسکی اجازت کے بغیر ہویلی سے جا

سکتی ہے؟

اور مجھے نہیں لگتا !!ارباز کے ساتھ گئی ہے وہ لالہ

وہ !!چھوٹی ہویلی میں جانے سے کوئی قباحت ہے

سب ہماری طرح عورتوں کی عزت کرنا جانتے ہیں اور

مجھے لگتا !ہماری عورتیں بھی خود کو چھپانا جانتی ہیں

ہے اگر ارباز ساتھ ہے تو اس غصے کی کوئی تک نہیں

بنتی!!ارتضیٰ خان جو کب سے اسکا غصہ ملاخظہ کر رہا۔۔

Alishey Khan

اسے اسکے ! تھاوہ بالآخر دانت پہ دانت جمائے بول اٹھا

بھڑکنے پہ غصہ تو آیا تھا لیکن لہجے میں احترام تھا۔۔

بات چھوٹی ہویلی جانے کی نہیں میری اجازت کے بغیر

کل کو جب !!ہویلی سے نکلنے کی ہے ارتضیٰ خان

تمہاری بیوی تمہاری اجازت کے بنا ہویلی سے باہر

۔۔۔وہ!!!قدم رکھے گی پھر پوچھوں گا کیا قباحت ہے

غصے سے بھڑک کے بولتا ہوا اپنی کرسی سے اٹھا تھا۔

ارتضیٰ خان نے لب بھینچے تھے۔۔

Alishey Khan

کہاں جارہے ہیں خان ؟ازان کا وقت ہونے والا ہے

۔۔۔اسے !!سب کے ساتھ بیٹھ کے افطاری کیجئیے

بھڑک کے ڈائینگ روم کے دروازے کی طرف

جاتے دیکھ کے ریشمہ خان نے اسے نرم لہجے میں

مخاطب کیا تھا لیکن وہ غصے میں ان کی ایک بھی سنے بغیر

وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

____

Alishey Khan

از قلم۔۔۔۔ علیشے خان

کمرے میں آنے والی کوئی اور نہیں بلکہ پریشے ہاشم

خان تھی۔ پریشے خان ایک نظر اپنے کمرے کی بگڑی

حالت دیکھ کے نارمل انداز میں دروازہ بند کرتی اپنے

سر سے بڑی سی سیاہ چادر اتار رہی تھی۔۔ سیاہ چادر کی

کناری پہ نفیس ساتاری کا کام تھا، باقی پوری چادر پہ

سمپل سی کڑھائی تھی، اسکے چہرے پہ یہ چادر کافی جچ

رہی تھی جواب وہ اتار کے صوفے پہ رکھتی اپنے گلے

میں لیا دوپٹا سر پہ اور شانوں پہ اچھے سے اوڑھ رہی

Alishey khan

تھی۔۔وہ اس وقت تھوڑی سی ایمبرائیڈڈ سیاہ فراک

میں ملبوس سر پہ شفون کا بلیک دوپٹہ لئے پیروں میں

بلیک ہی فلیٹ خوبصورت ساجوتا پہنے ہوئے تھی۔۔

ہاتھ میں سونے کی باریک چوڑیاں جبکہ کانوں میں

چھوٹے سے بلیک ٹاپس پہنے لبوں پہ ہمیشہ کی طرح

پنک گلوز لگائی وہ اتنی سی تیاری میں بھی کوئی اپسرا

معلوم ہو رہی تھی۔۔اور حان کبیر خان جو اسکی

خوبصورت میں کھوتا ہوا اسے سٹل ہوتے دیکھ رہا تھا،

اسے خود سے فراموش اپنی چادر کو فولڈ کرتے دیکھ

Alishey khan

کے اس نے شدید غصے سے ہاتھ میں پکڑا وس اگلے ہی

پل زمین کی زینت بنایا تھا۔۔پریشے خان کے چادر کو

تہہ لگاتے ہاتھ ایک پل کو رکے تھے لیکن پھر اگلے ہی

پل وہ اسکی طرف دیکھے بغیر اپنے کام میں مصروف

رہی۔

کس کی اجازت سے چھوٹی حویلی گئی تھی تم؟؟۔۔

اسکے ایٹیٹوڈ پہ وہ سلگتا ہوا زمین پہ گری شیشے کی

کرچیوں سے اپنے پیر بچاتا ہوا غصے سے اسکی طرف

بڑھتا چلاتے ہوئے استفسار کر رہا تھا۔۔

Alishey khan

۔۔۔وہ مدھم آواز میں !!تایا جان کی اجازت سے

مختصر سا جواب دیتی اسے دیکھنے سے گریز برتتی ہوئی

الماری کی طرف بڑھ گئی۔۔

میں مر گیا تھا جو مجھ سے اجازت لینا ضروری نہیں سمجھا

تم نے؟؟؟۔۔۔وہ حلق کے بل چلاتا ہوا اسکی طرف

بڑھتے اسے کہنی سے پکڑ کے الماری کے پٹ زور سے

بند کرتا اس سے لگا گیا۔ اسکے مرنے والے الفاظ پہ

پریشے خان کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا لیکن چہرہ

بے تاثر رکھا۔۔

Alishey Khan

ہمارے !ہمیں لگا آپ کام میں مصروف ہوں گے

اجازت لینے سے ڈسٹرب نہ ہو جائیں۔۔۔۔۔پریشے

خان نے بے تاثر انداز میں اسے بھگو کے طنز مارا تھا۔

اسکی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے اورحان کبیر خان نے

اپنا نچلہ لب زور سے دانتوں تلے دبایا تھا۔۔

پورا دن مصروف تو نہیں رہتا میں؟ یہ بات تم بھی

صاف صاف !!جانتی ہو اور باقی سب بھی جانتے ہیں

بولو نا مجھ سے اجازت لینے کی ضرورت محسوس نہیں

۔۔۔۔۔وہ اسکے بے حد نزدیک ہوتا اسکے !!کی تم نے

Alishey khan

تن سے دوپٹا اتار کے زمین پہ پھینکتا غصے سے بولا تھا۔

وہ جب بھی کمرے میں ہوتی تھی صرف شانوں پہ دوپٹا لیا کرتی تھی، آج اسے اپنے سامنے یوں پورے وجود اور سر پہ لپیٹ کے دوپٹا لئے دیکھ کے اسے نئے انداز میں غصہ آرہا تھا، وہ الگ بات تھی اسکا شفون کا دوپٹا اسے پوری طرح سے نہیں ڈھانپ رہا تھا لیکن وہ ایکٹ یوں ہی کر رہی تھی جیسے خود کے وجود کو اسکی نظروں سے چھپانا چاہتی ہو۔ اپنے تن سے دوپٹا غائب ہوتے دیکھ کے پریشے خان کی سانولی رنگت میں

Alishey khan

سرخیاں گھلی تھیں، لیکن اس نے اپنے چہرے پہ ایک

بھی شرمیلا تاثر نہیں لایا تھا۔۔

ہمیں لگا شاید ہمارا اجازت لینا بھی آپ کے نزدیک

۔۔۔۔۔۔۔وہ مدھم ! کوئی بچوں والی حرکت ہو گی

آواز میں بولتی اپنے حلق میں اٹکا آنسوؤں کا گولا نیچے

اتارنے کی سعی کرنے لگی۔اسے پھر سے کل والی

باتوں پہ طنز مارتے دیکھ کے وہ اپنے نچلے لب پہ

دانتوں۔کا دباؤ بڑھا گیا۔۔

Alishey khan

ہمارے سارے کپڑے آپ کی الماری میں موجود

تھے صرف اسی لئے آپ کی موجودگی میں یہاں آئے

راستہ چھوڑیئے !ہم اپنے کپڑے لے چکے ہیں !!ہیں

ہمیں آپ کے کمرے سے اور آپ کی نظروں سے

۔۔۔وہ سنجیدگی سے مزید بولتی اسکے !!دور جانا ہے

کندھے پہ ہاتھ رکھ کے اسے خود سے دور ہونے کی

کوشش کرنے لگی جب اورحان خان نے اسکا وہی ہاتھ

اپنے مضبوط ہاتھ میں تھامتے دوسرا ہاتھ اسکی کمر میں

ڈال کے اسکے سراپے کو گہری نگاہوں سے دیکھا تھا

Alishey Khan

۔۔اسکی پٹھانی فراک کھلی ہونے کی بجائے کچھ سٹائلش

طرز کی دکھتی تھی۔۔سینے سے کچھ نیچے کس کے بیلٹ

باندھی گئی تھی جس کی وجہ سے اسکے بدن کے

خوبصورت خدوخال مزید نمایاں ہوتے کسی کو بھی

اپنی طرف متوجہ کرنے کا باعث بن سکتے تھے۔ ٹائٹ

بیلٹ کی وجہ سے پریشے خان کی بل کھاتی کمر بھی

خوبصورت نظارے پیش کر رہی تھی۔۔

یہ کیسی فراک ہے جو تمہیں چھپانے کی بجائے

تمہارے جسم کے ایک ایک حصے کو مزید واضح کر رہی

Alishey Khan

ہے پریشے خان؟؟؟اس حالت میں کس کس نے دیکھا

تمہیں؟؟؟۔۔۔۔۔وہ بے حد غصے سے اسکے کان میں

غراتا ہوا اسے سختی سے خود کے ساتھ لپٹا گیا یوں کہ

پریشے خان کی دھڑکنوں کی نرماہٹ اپنے سینے پہ

محسوس کرتے اور حان کبیر خان کی اپنی حالت غیر

ہونے لگی تھی۔ اسے خود سے لپٹائے وہ اپنے ہاتھ کی

مدد سے اسکی دھڑکنیں بے رحمی سے چھوتا ان کی

نرماہٹ محسوس کرنے لگا۔ اسکے ہاتھوں کے بے باک

لمس پہ پریشے خان نے بمشکل اپنی سسکی روکی تھی۔

Alishey Khan

رنگت سرخ انگارہ ہوئی تھی، ہاتھ سے کپڑے چھوٹ

کے زمین پہ گرے تھے۔۔

کوئی کیوں دیکھے گا ہمیں ؟ جب ہماری سانولی رنگت کی

وجہ سے آپ ہم سے خار کھاتے ہیں تو کوئی کیوں ہم پہ

اپنی نظریں جمائے گا؟۔۔۔وہ اسکے ہاتھ غصے سے

اپنے دل کے مقام سے ہٹاتی مدھم آواز میں غرائی۔

اسکے عجیب سے سوال پہ پریشے خان کو ناجانے کیوں

غصہ سا آیا تھا۔۔

Alishey Khan

جو پوچھا ہے اسکا !!بکواس بند کرو اپنی پریشے خان

کیا تمہاری موجودگی میں تیمور !!جواب دو

نے ایک دفعہ بھی (چھوٹی ہویلی کا بگڑا سپوت) خان

زنان خانے میں قدم نہیں رکھا تھا؟؟۔۔۔وہ اسکی کمر

پہ بندھے بیلٹ کو مزید ٹائٹ کرتا غصے سے دھاڑا تھا،

کرسٹل گرے آنکھوں میں بے حد سرخی تھی۔۔

اسکے سوال پہ پریشے خان کو بے ساختہ وہ منظر یاد آیا تھا

جب وہ لاؤنج میں تمام کزنوں کے ساتھ بیٹھی باتوں

میں مصروف تھی اور اسی وقت تیمور خان نے لاؤنج

Alishey khan

میں اپنی انٹری ماری تھی، اپنی بہن سے کپڑے استری کروانے کے بہانے وہ عجیب سے نظروں سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا جس پہ پریشے خان نے اپنے دوپٹے کو اچھے سے خود پہ پھیلایا تھا لیکن شفون کا دوپٹا اسے کتنا ہی چھپا سکتا تھا؟ چادر اسکی ابھی لاؤنج کی بجائے اندر اسکی کزن کے کمرے میں موجود تھی اسی لئے وہ اپنے شفون کے دوپٹے کو ہی خود پہ پھیلاتی رہی۔

اس میں اتنا !قدم رکھا بھی ہو تو ان کی ہویلی ہے وہ چلانے والی کیا بات ہے ؟۔۔۔وہ بھی جواباً غصے سے

Alishey khan

بولتی اسکا ہاتھ اپنی دھڑکنوں اور کمر سے ہٹانے کی سعی کرنے لگی لیکن وہ اپنے ہاتھ ہٹانے کی بجائے اپنے لمس کی بے باکی میں اضافہ کر گیا۔۔

کیا اس وقت تم نے خود پہ چادر اوڑھی ہوئی تھی؟؟۔۔۔وہ جبڑے بھینچتا ہوا اسکے بیلٹ کو مزید ٹائٹ کرتے طیش کے عالم میں بلند آواز میں دھاڑا۔۔

وہ جواباً خاموش رہی۔ اسکی بلند دھاڑ پہ دل بے ساختہ لرزا تھا، جبکہ اپنے بیلٹ پہ اسے لمحہ بالمحہ اپنی گرفت مضبوط کرتے دیکھ کے پریشے خان کی سانس سینے میں

Alishey khan

اٹکی تھی، وہ جانتی تھی اس وقت اسکا وجود کیسے مناظر

پیش کر رہا ہو گا، اسے بے ساختہ اپنے سراپے کی

حالت پہ فطری شرم وحیا محسوس ہونے لگی۔۔

کچھ بکواس کر رہا ہوں میں پریشے خان؟ کیا اس وقت تم

نے خود پہ چادر اوڑھی ہوئی تھی جب وہ خب۔یس

انسان حویلی کے زنان خانے میں داخل ہوا

تھا۔۔۔۔اب کی بار اورحان کبیر خان گرجا تھا۔۔

Alishey Khan

دو۔ دوپٹا۔۔ اچھے۔۔۔سے۔۔لیا۔۔ ہوا۔۔۔تھا۔۔۔

ہم۔۔۔نے۔۔۔اسکی گرجدار آواز پہ پریشے خان کی

آواز بے ساختہ لڑکھڑاتی تھی۔۔

یہ دوپٹا؟؟ جو دوپٹا کہلانے کے لائق نہیں ہے؟؟ اگر

اس دوپٹے سے تمہارا آدھ ڈھکا ہوا وجود تمہارے

محرم کو تمہیں چھونے کے لئے پاگل کر سکتا تھا تو کیا کسی

ایسے نامحرم کو پاگل نہیں کر سکتا جوز۔انی

ہو؟؟۔۔۔۔۔۔وہ اسکے زمین پہ گرے دوپٹے پہ اپنی

انگلی سے اشارہ کرتا اس قدر شدت سے چلایا تھا کہ

Alishey khan

پریشے خان کو اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے

محسوس ہوئے تھے۔ تیمور خان ایک ذ۔انی ہے، ان

الفاظ سے پریشے خان کو وجود زلزلوں کی ضد میں آیا

تھا، اسے آج پہلی بار یہ بات معلوم ہوئی تھی اور

اور حان کبیر خان سے معلوم ہوئی تھی۔۔

انہوں

۔۔۔نے۔۔ہماری۔۔طرف۔۔۔نہیں۔۔دیکھا۔۔

چھوڑیں۔۔۔ہمیں۔۔۔وہ تھوک نگلتے ہوئے غصے

سے لڑکھڑاتی زبان میں گویا ہوئی۔۔

Alishey Khan

!میں نہیں مان سکتا! میں مان ہی نہیں سکتا پریشے خان

وہ انسان جو اپنی ملازماؤں کو نہیں چھوڑتا، وہ تمہارے

حسن کو دیکھنے سے خود کو کیسے روک سکتا ہے؟؟۔۔۔۔

اورحان کبیر خان پاگل ہوتے ہوئے چلایا تھا، وہ اس

قدر غصے میں تھا کہ اسکا دل کر رہا تھا پریشے خان کا سر

پیچھے زور سے الماری کے ساتھ بجا دے، جو اس قدر

چھوٹا تھا جس میں کوئی بھی بات آسانی سے نہیں پڑتی

تھی۔۔

Alishey khan

کیونکہ۔۔وہ۔۔جانتے۔۔۔ہیں۔۔۔ہم ہاشم خان کی

اور ہم (سردار اور حان کبیر خان کی بیوی ہیں) بیٹی ہیں

چھوڑیں !!اپنی حفاظت خود کرنا جانتے ہیں

۔۔۔وہ اب کی بار غصے سے چلاتی ہوئی اس سے !!ہمیں

اپنا آپ چھڑوا رہی تھی، لیکن وہ اسے چھوڑنے کی

بجائے پھر سے نگاہیں اس کے وجود کی طرف مرکوز کر

گیا۔ اسکے رعنائیاں چھلکتے وجود کی اس قدر خوبصورتی

پہ اسکا دودھیا سفید چہرہ غصے سے سرخ پڑتا جارہا تھا، یہ

احساس ہی اس قدر دل جلا رہا تھا کہ اسکے نکاح میں

Alishey khan

موجود عورت پہ کسی غیر مرد نے نگاہیں مرکوز کی ہوں

گی اور مرد بھی وہ جو مرد کہلانے کے لائق نہیں ہے۔

اگر تم اپنی حفاظت کرنا جانتی ہوتی تو اس فراک کو پہننے

کی بجائے آگ لگا دیتی پریشے اور حان کبیر

۔۔۔۔وہ اپنے ہاتھ کا مکا بنا کے زور سے !!!!خان۔

الماری پہ مارتا طیش کے عالم میں پوری قوت سے

دھاڑا تھا، آج اس نے پہلی بار اسکے نام کے ساتھ اپنا

نام لگایا تھا، پریشے خان کا دل زوروں سے دھڑکا تھا،

ڈارک براؤن آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہوئی تھیں۔

Alishey Khan

ہماری فراک میں ایسا کچھ نہیں ہے جس پہ آپ اتنا

چھوڑیں !!ایشو بنا رہے ہیں اور حان خان

۔۔۔۔وہ اپنے دل کی دھڑکنوں پہ قابو پاتی !!ہمیں

بے تاثر چہرے سے غرائی تھی، اور یہ پہلی بار تھا جو

پریشے خان نے اور حان خان کا اصل نام لیا تھا ورنہ وہ

ہمیشہ اسے اسکے باپ کے نام سے بلاتی تھی بلکہ یوں کہا

جائے کہ کبیر خان کو اب کوئی بھی ان کے اصل نام

کبیر خان کو سب !سے نہیں بلاتا تھا تو غلط نہیں ہو گا

بولتے تھے کیونکہ سب جانتے تھے ان "بڑے خان"

Alishey khan

کی بہو کو ان کے بیٹے کو کبیر بولنا پسند ہے۔۔ محزلہ خان

نے آج تک اپنے شوہر کو کبیر بلا کے نہیں دیکھا تھا،

ایک تو وہ شروع سے انہیں خان کہنے کی عادی تھیں

اور کچھ اپنی بہو کی انسیکورٹی کی وجہ سے وہ واقف ہو

چکی تھیں کہ اسے اچھا نہیں لگتا کوئی اسکے کبیر کا نام کسی

دوسرے کو دے، وہ تو کتنی بار محزلہ خان سے شکوہ بھی

کر چکی تھی کہ آخر آپ کو کیا ضرورت پڑی تھی اپنے

سپوت کا نام اورحان رکھنے کی؟ پریشے خان کا ماننا تھا

اورحان کبیر خان پہ صرف کبیر نام سوٹ کرتا ہے اور

Alishey Khan

اسے ایسا کیوں لگتا تھا یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو ہمیں خود بھی معلوم نہیں

ہوتا کہ وہ ہمیں کیوں اچھی لگتی ہیں؟ اور کچھ چیزوں

اور یہ ایک ! سے ہمیں بنا کسی وجہ کے نفرت ہوتی ہے

فطری عادت ہے۔۔

اور حان کبیر خان کو اسکے منہ سے خود کے لئے

اور حان سننا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا، اسے عادت تھی

کی پکار سننے کی اور "کبیر" اسکے منہ سے خود کے لئے

دن میں چھ سو دفعہ سننے کی!!

Alishey khan

ہاں تمہاری فراک میں کچھ بھی تو ایسا نہیں ہے ؟بس یہ

بیلٹ ہی بہت اچھی ہے جس کی اتنی مضبوط گرفت کی

صرف ان دو آنکھوں سے دیکھنے سے ہی بنا_ وجہ سے

باقی !کوئی مشقت کئے تمہارا سائز معلوم کیا جا سکتا ہے

تو اس فراک میں کوئی خامی نہیں ہے ؟رائٹ ؟کمر بھی

تمہاری اس فراک میں اس قدر چھپی ہوئی ہے کہ اس

۔۔۔وہ اسکے وجود !کے بل نمایاں ہی نہیں ہو رہے ؟

پہ بے رحمی اور بے باکی سے اپنا ہاتھ پھیرتا حلق کے

بل اسکے چہرے پہ پھنکارا۔۔اسکی اس قدر بے باک

Alishey Khan

باتوں پہ پریشے خان کا چہرہ سرخ انار ہوا تھا، اس نے

لال بھبھوکا چہرے سے اسکی طرف دیکھا تھا جو اتنی

بے باک باتیں اتنے آرام سے کر چکا تھا؟

کیا تم نے مجھے اندھا سمجھ رکھا ہے پریشے

خان؟! ۔۔وہ اپنی پوری قوت سے چلایا تھا۔۔۔۔۔

اس کے یوں چلانے پہ وہ سہمتی ہوئی اپنی آنکھیں میچ

گئی۔۔

Alishey Khan

ہما۔۔ہماری۔۔بیلٹ۔۔۔آپ۔۔۔۔نے۔۔۔خراب

مزید)

۔۔۔۔کی۔۔۔ہے۔۔یہ۔۔پہلے۔۔۔ایسی۔۔۔(ٹائٹ

نہیں۔۔۔ تھی۔۔۔وہ اپنے سراپے کی طرف دیکھتی

روہانسے ہوتے ہوئے بولی۔۔

دور ہو جاؤ !!میرا دماغ خراب نہیں کرو پریشے خان

۔۔۔۔وہ اسکی ڈھیٹائی پہ اسکی !!میری نظروں سے

فراک کو ایک جھٹکے سے آزاد کرتا دھاڑا تھا غصہ اس

قدر شدید تھا کہ وہ مزید اس پہ اتارنے کی بجائے اسے

Alishey Khan

اپنی نظروں سے دور ہونے کا حکم دے گیا۔ اسکے کل

والے الفاظ پہ پریشے خان کی آنکھوں سے اب باقاعدہ

آنسو بہتے ہوئے اسکے عارضوں پہ گرے تھے۔۔وہ

آج پھر اسے اپنی نظروں سے دور ہونے کو بول رہا تھا

؟وہ ٹوٹے دل سے سوچتی ہوئی زمین سے اپنے گرے

ہوئے کپڑے اٹھاتی اس کے حصار سے آزاد ہوتے

ہوئے وہاں سے بھاگنے ہی والی تھی جب غصے سے پاگل

ہوتے اور حان کبیر خان نے اپنی پوری قوت سے

الماری کے پٹ پہ اپنے ہاتھ کا مکا بنا کے مارا تھا، اب وہ

Alishey khan

اسکے کہے کے مطابق اسکی نظروں سے دور ہونے والی تھی تو اورحان کبیر خان سے یہ بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا، وہ کب سے اپنے اس ہاتھ کو بلاوجہ سزا دے رہا تھا یوں کہ اب وہ ہاتھ دودھیا سفید سے سرخ رنگ میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اورحان خان نے آگے بڑھتے پریشے خان کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے غصے سے پھر سے الماری کے ساتھ لگایا تھا اور پھر بنا اسے ہلنے کا موقع دیئے وہ جھکتا ہوا اسکے باریک گلابی لبوں پہ زور سے اپنے دانت گاڑ گیا، ابھی بھی غصہ ٹھنڈا نہیں ہو

رہا تھا کیونکہ اسکے باریک ہونٹ ہمیشہ کی طرح بمشکل

ہی گرفت میں آتے اور پھر خود ہی آزاد ہو جاتے۔۔

وہ اسکے جبڑے کو اپنے ہاتھ کی گرفت میں جکڑ کے

ہمیشہ کی طرح اسکا پاؤٹ بناتا اسکے لبوں پہ جھکا، وہ

رات سے اس پہ تپا ہوا تھا، وہ کل رات سے اسے اگنور

کرتی اسکا بے حد دل جلا چکی تھی، وہ اپنا تمام تر غصہ

اسکے نازک لبوں پہ اتارنے لگا۔۔ اسکی اس قدر سخت

گرفت پہ پریشے خان کی سسکیاں اسکے ہونٹوں میں

دب رہی تھیں لیکن اس وقت اورحان کبیر خان کا غصے

سے برا حال تھا۔۔ تیمور خان اسکی بیوی کی موجودگی

میں زنان خانے میں کیا لینے آیا تھا وہ سب سمجھتا تھا،

اسے تو اورحان کبیر خان بچپن میں بھی اپنی حویلی میں

برداشت نہیں کرتا کیونکہ اسے پریشے خان کے ساتھ

کھیلنا پسند تھا لیکن اورحان کبیر خان کو اسکی یہ پسند

سخت ناپسند تھی، وہ بچپن میں نہ پریشے خان کے ساتھ

خود کھیلتا تھا اور نہ ہی کسی دوسرے کو کھیلنے کا موقع دیتا

تھا۔۔ تیمور خان کو اس سے زیادہ بھلا کون جان سکتا

تھا؟ وہ اسکی رگ رگ سے واقف تھا، وہ ایک وحشی

Alishey khan

درندہ تھا۔اس وحشی درندے نے سردار اورحان کبیر

خان کی بیوی کی طرف دیکھا ہوگا؟ یہ سوال بار بار

اورحان کبیر خان کے دل و دماغ میں پینٹتا اسکا سکون

چین سب برباد کر چکا تھا۔۔

وہ جو ہمیشہ اسکے لبوں کو جکڑنے کے دوران کچھ اسکی

سانسیں پیتا کچھ اس میں اپنی سانسیں بھی انڈھیلتا تھا

لیکن آج اسے بے رحمی سے اپنی سانسیں کھینچتے دیکھ

کے وہ بھرپور مزاحمت کرتی اسکے حصار سے آزاد

ہونے کی تگ و دو کرنے لگی، یہ پہلی بار تھا جو وہ اسکے

Alishey khan

لمس پہ یوں مزاحمت کر رہی تھی۔ اسے لمحہ بالمحہ اپنی

گرفت بڑھاتے دیکھ کے نڈھال ہوتی خود کو اس کے

رحم و کرم پہ چھوڑ گئی۔۔ اسکے نڈھال ہوتے وجود کو

محسوس کرتے وہ اسکی کمر پہ اپنے ہاتھ کی گرفت مضبوط

کرتا اسے اپنے بازوؤں میں اٹھائے اس کے لبوں پہ

مزید شدت سے جھکتا اس میں اپنی سانسیں انڈھیلنے

لگا۔۔ پریشے خان آنسو بہاتی ہوئی شکوے سے اسکی

طرف دیکھ رہی تھی جسے کتنے منٹ تک اسکی سانسیں

بکھیرنے کے بعد ابھی اپنی سانسیں دینا یاد آیا تھا۔

Alishey khan

اسے سانسیں فراہم کرتے وہ اپنی سرخی مائل کرسٹل

گرے آنکھوں سے اسکی بھیگی ڈارک براؤن آنکھیں

دیکھنے لگا۔۔ ان میں شکوے کی تحریر پڑھتے ہوئے وہ

اگلے ہی پل اسکے لبوں کو آزادی بخش گیا۔۔ پریشے

خان نے ہچکیاں بھرتے ہوئے اسکے سینے پہ زور زور

سے مکے برسائے تھے، اسے لگ رہا تھا آج وہ اسکی

جان لے لے گا!۔۔

میری اتنی سی شدت پہ تمہاری ہچکیاں بند جاتی ہیں بے

بی گرل!! تو تم سوچو جب چاندرات پہ ہمارا ملن ہو گا

Alishey khan

اور شدت سے بھرپور ہو گا تب تمہارا کیا بنے گا ریشے

ڈارلنگ؟؟۔۔۔۔۔ اسکے ہچکیاں بھرنے پہ وہ اسکے

باریک سرخ لبوں کو اپنی انگلیوں میں پکڑنے کی

کوشش کرتا شدت پسندی سے بولا تھا۔۔ اسکے بے

باک الفاظ پہ پریشے خان جہاں سرخ پڑی تھی، وہی پہ

سنتے اسکا دل دھڑکا تھا۔۔ اس "ریشے" اسکے منہ سے

نے آج پہلی بار اسے اس نام سے پکارا تھا۔۔

ہم۔۔۔

ہمیں۔۔ چھوڑ۔۔ چھوڑیں۔۔۔ ہمیں۔۔ آپکی۔۔۔

نظروں۔۔۔سے۔۔دور۔۔ہونا۔۔۔ہے۔۔۔وہ اپنے

دھڑکتے دل کی کی پکار نظر انداز کرتی ہچکیاں بھرتے

ہوئے اسکے کندھوں پہ مکے برساتی دبی دبی آواز میں

پھولی سانسوں کے درمیان غرائی تھی۔۔

دور ہو کے دیکھاؤ؟ پھر جو نیک کام میں نے چاند رات

پہ کرنے کا سوچا ہے قسم خدا کی ابھی اسی وقت انجام نہ

۔۔۔وہ غراتا ہوا!! دیا تو مجھے اورحان کبیر خان نہ کہنا

اسے گود میں اٹھائے بیڈ کی طرف بڑھتا اسے فوم کے

گدے پہ پٹکتا ہوا اس پہ سایہ فگن ہوا تھا۔ اسکی

Alishey Khan

زور معنی بات کا مطلب سمجھتے پریشے خان کانوں کی

لوں تک سرخ پڑی تھی۔۔اس نے گہری گہری سانس

بھرتے ہوئے اسکی طرف دیکھا تھا جس کی نظروں کا

مرکز پھر سے اسکا سراپہ تھا، اسکی فراک کو بیلٹ سے

آزاد کرنے کے بعد بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا، اسکا

وجود ہنوز اپنے خوبصورت خدوحال کے نظارے کروا

رہا تھا۔۔

دل تو کر رہا ہے آج ہی تمہیں اپنا بنالوں ریشے خان!!

لیکن آج میری شدتوں میں اس قدر غصہ ہو گا جو تم

تم سے تو میرا غصہ یوں !!سے برداشت نہیں ہو گا

برداشت نہیں ہوتا تو میری شدتوں میں شامل میرا

غصہ کیسے برداشت کرو گی؟ابھی مجھے میرا غصہ ٹھنڈا

کرنے کی اجازت دو پھر فرصت سے تمہارے بدن کی

اس خوبصورتی کو خراج تحسین پیش کروں

۔۔۔۔۔وہ اسکے سراپے کو گہری نظروں سے !!گا

دیکھنے کے بعد اسکے چہرے پہ اپنی نظریں جمائے

بوجھل گھمبیر آواز میں بولا تھا۔۔لہجے میں غصے کی

رمک ہنوز نمایاں تھی۔۔پریشے خان سمجھ نہ سکی وہ اس

Alishey Khan

سے رشتہ بنانے کی بعد چاند رات کے روز ہی کیوں کر

رہا ہے؟ وہ تو مرد تھا جب وہ اپنے منہ سے اقرار کر رہا

تھا اسکا اسے آج ہی اپنا بنانے کو دل چاہ رہا ہے تو پھر

چاند رات کا انتظار ہی کیوں؟؟ لیکن اسکے لہجے میں

غصہ محسوس کرتی وہ اتنا تو جان چکی تھی وہ اسے اپنے

کسی بھی عمل سے ہرٹ نہیں کرنا چاہتا۔ اسکے منہ سے

پھر سے خود کے لئے ریشے سنتے دل الگ ہی لے پہ

دھڑکا تھا۔ لیکن وہ چاہے کچھ بھی کر لیتا پریشے خان کی

ناراضگی ہنوز قائم تھی۔۔

Alishey khan

م۔میں۔۔۔نے۔۔ترا۔۔تراویح۔۔پڑھنی۔۔۔

۔۔۔وہ اسکی باتوں !!ہے۔۔۔ابھی۔۔۔دور۔۔ہٹیں

کا جواب دینے کی بجائے بات کا رخ بدلتی لڑکھڑائے

لہجے میں بولی تھی۔اور حان کبیر خان اس سے دور ہٹنے

کی بجائے اسکی دھڑکنوں میں اپنا چہرہ چھپاتا نا محسوس

انداز میں اپنے دانت گاڑ گیا۔۔پریشے خان کا دل باہر

نکلنے کو نچلے ہوا سینے کی دیواریں پٹک رہا تھا۔۔۔

اگر تم تراویح پڑھ کے !!ابھی ساڑھے نو ہو رہے ہیں

ساڑھے دس بجے سے پہلے پہلے کمرے میں موجود نہ

Alishey khan

ہوئی ریشے خان تو یقین کرو پچھتاؤ گی۔۔۔وہ ایک دم

سے اپنا چہرہ اسکے مقابل کرتا اسکے نچلے لب کو ہولے

سے اپنے دانتوں میں گاڑتا مدھم آواز میں دھمکی

دیتے اس سے دور ہوا تھا۔اسکے دور ہونے پہ وہ

جلدی سے بیڈ سے اٹھتی زمین سے اپنا دوپٹا اور دوسرا

لباس اٹھاتی بھاگنے ہی والی تھی جب اور حان کبیر خان

کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

اس !ڈریسنگ روم میں کپڑے تبدیل کر کے جاؤ

!!فراک میں تم نے جتنی ماڈلنگ کرنی تھی کر چکی ہو

Alishey khan

آج کے بعد اگر تم نے میرے علاوہ کسی کے سامنے

اس طرز کے بدن سے چپکتے لباس پہنے تو کمرے کے

آتش دان میں تمہارے لباس کے ساتھ ساتھ تمہیں

تم جلی ہوئی تو !! بھی پھینک کے جلادوں گا ریشے خان

منظور ہو لیکن کسی دوسرے کی نظروں کا مرکز بننا

۔۔۔۔اور حان کبیر خان اسکی طرف اپنا رخ !!نہیں

موڑتے ایک ایک لفظ چبا کے بولا تھا۔۔اسکے ظالم

الفاظ پہ پریشے خان کو بے ساختہ رونا آیا تھا جو اسے

منانے کی بجائے کب سے ڈانٹتا جا رہا تھا۔وہ اپنے

Alishey khan

آنسوؤں پہ قابو پاتی اسکی طرف دیکھے بناڈریسنگ روم

کی طرف بڑھ گئی۔۔ اسے ڈریسنگ روم میں بند ہوتے

دیکھ کے اورحان کبیر خان نے غصے سے بیڈ کراؤن پہ

اپنے ہاتھ کا مکا بنا کے مارا تھا۔۔وہ جانتا تھا وہ اس سے

ناراض ہے لیکن وہ خود ابھی اس قدر غصے میں تھا کہ

اسے منانے کی بجائے مزید ہرٹ کر دیتا، ویسے بھی

اورحان کبیر خان نے آج تک کسے منایا تھا جو پریشے

خان کو آسانی سے منالیتا؟ وہ کب اس سے ناراض

ہوتی تھی؟ کل پہلی باروہ اس سے صحیح والا ناراض ہوئی

Alishey khan

تھی اور اور حان کبیر خان کو اپنی دنیا گھومتی ہوئی

محسوس ہو رہی تھی۔ وہ دل میں دعائیں مانگ رہا تھا کہ

وہ پہلے کی طرح خود ہی مان جائے کیونکہ وہ جانتا تھا وہ

کسی کو منا تو نہیں سکتا لیکن ہاں غصہ جی بھر کے کر سکتا

ہے۔۔ وہ ڈریسنگ روم سے نکلتی خود پہ بری سی چادر

لئے اسکی طرف دیکھے بنا کمرے سے نکلتی چلی گئی۔۔ وہ

ایک نظر اسکے چادر میں چھپے وجود کو دیکھ کے تکیے میں

اپنا چہرہ چھپاتا گہرے گہرے سانس بھرتے ہوئے اپنا

غصہ کم کرنے کی سعی کرنے لگا۔

Alishey Khan

روحِ محبت۔۔۔۔۔میگا قسط 11

ازقلم۔۔۔۔علیشے خان

وہ تراویح پڑھ کے ساڑھے دس سے پہلے ہی کمرے

میں آچکی تھی،اب اس وقت سحری کا وقت ہونے والا

تھا،اورحان کبیر خان کی دھمکی نے کہیں نہ کہیں کام

دیکھایا تھا جو وہ اپنی ضد کو سائیڈ پہ رکھے رات سے

اسکے کمرے میں موجود تھی ورنہ آج رات بھی اسکا

Alishey Khan

کمرے سے باہر رہنے کا ارادہ تھا لیکن اس کا کمرے میں

آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا جس نے اسے کمرے

میں جلدی آنے کی دھمکی لگائی تھی وہ تو گہری سانسیں

بھرتا اوندھے منہ لیٹے اپنی جگہ پہ سو رہا تھا۔۔وہ کبھی

بھی رمضان میں رات کے وقت نہیں سوتا تھا کیونکہ

ایسے اس سے سحری کے وقت اٹھا نہیں جاتا تھا وہ ایک

ہی دفعہ بیڈ پہ سونے کے لئے گرتا تھا اور پھر اپنی

مرضی سے اٹھا کرتا تھا، پریشے خان حیران تھی وہ آج

اتنی جلدی کیسے سو گیا؟ پھر ایک بدگمانی سی ہوئی کہ

Alishey Khan

شاید اسے اسکی ناراضی کی کوئی پروا نہیں ہے وہ اسے

منا کے اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا، لیکن وہ یہ

نہیں جانتی تھی وہ کل پوری رات اور آج کے پورے

دن میں ایک دفعہ بھی نہیں سویا تھا، غصے سے اس نے

ایک منٹ کی آنکھ بھی نہیں لگائی تھی، سونا تو اس نے

ابھی بھی نہیں تھا لیکن نیند اچانک سے اس پہ ہیوی

ہوئی تھی کیونکہ اپنے غصے کا سارا غبار تو وہ پریشے خان

پہ اتار چکا تھا۔۔ پریشے خان رات میں جب سے اس

کے کمرے میں آئی تھی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے

اسکی بے باک باتیں یاد کرتے اسے اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہو رہا تھا۔۔ اسکے ہاتھوں کا بے باک لمس اسے ابھی تک اپنے وجود پہ محسوس ہو رہا تھا، وہ ناراضی اور غصے میں اس قدر بے باک تھا تو اگر وہ اپنی کہی گئی بات کے مطابق چاند رات پہ اس سے حلال تعلق قائم کرے گا تو تب کس قدر بے باکی کا مظاہرہ کرے گا؟ یہ سوچ کے پریشے خان کے ماتھے پہ ننھی ننھی پسینے کی بوندیں نمودار ہو رہی تھیں۔

بنفشہ خان نے دروازہ کھٹکھٹا کے انہیں سحری کے وقت

Alishey khan

سے متعلق اطلاع دی تو پریشے خان کنفیوز ہوتے

ہوئے اور حان کبیر خان کی چوڑی پشت کی طرف

دیکھنے لگی۔۔وہ ہمیشہ کی طرح شرٹ لیس سو رہا تھا۔۔

پریشے خان بے ساختہ جھنجھلاہٹ کا شکار ہوا تھی، اسے

سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اسے کیسے جگائے؟ خیر کچھ دیر

خود سے الجھنے کے بعد وہ ہمت کرتی ہوئی بیڈ سے اٹھ

کے تکیے سے اپنا لائٹ پرپل دوپٹا اٹھا کے خود پہ اچھے

سے اوڑھتی بیڈ کی دوسری طرف بڑھی تھی۔

Alishey Khan

۔۔۔۔۔۔۔وہ اس سے فاصلے پہ کھڑی !!اور حان

مدھم آواز میں اسے اٹھانے لگی، اسے اس کے اصل

نام سے پکارنا عجیب تو لگ رہا تھا لیکن وہ ناراض تھی اسی

لئے اسے کبیر بولنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔گہری نیند

میں سویا اور حان کبیر خان اسکی ایک آواز پہ جاگ چکا

تھا لیکن اسے اسکا جگانے کا سٹائل پسند نہیں آیا تھا، اسی

لئے آنکھیں بند رکھیں۔۔اگر جو اور حان کبیر خان

اسے ہر روز سحری میں جگاتا تھا تو ہر صبح خود کو سنوار

کے اسکے پاس بیٹھتی وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے یا

Alishey khan

اسکے بائسیپ پہ انگلی پھیرتی اسے مدھم آواز میں

اٹھانے کی عادی تھی اور وہ یوں صرف تھوڑی سی

مشقت کے بعد اٹھ بھی جاتا تھا یا کبھی کبھار تو نیند میں

ہی اسکی گود میں سر رکھے اسکے گرد ہاتھوں کا حصار

باندھ کے پھر سے سو جاتا لیکن آج وہ اس سے ناراض

تھی اس نے اسے جگانے کے لئے اس کے پاس بیٹھنے

کی غلطی نہیں کی تھی۔۔

آٹھ !!اور حان سحری کا وقت ہو گیا ہے

۔۔۔۔وہ بے حد سنجیدگی سے بولتی اسکے !!جائیں

Alishey khan

شرٹ لیس بادی بلڈر وجود سے نظریں چرا رہی تھی۔۔اسکے منہ سے کبیر کی بجائے بار بار اورحان کی پکار سنتے ہوئے اورحان خان کو نئے سرے سے غصہ آ رہا تھا لیکن وہ ڈھیٹوں کی طرح اوندھے منہ لیٹا رہا، وہ انتظار کر رہا تھا کہ وہ اسکے قریب بیٹھ کے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہوئی اسے جگائے۔۔

اگر آپ ! اورحان ہم آپ کو آخری بار اٹھا رہے ہیں نہیں اٹھے تو پھر تایا جان آپ کو خود آ کے اٹھائیں گے!!، وہ پہلے سے زیادہ سنجیدگی سے بولی تھی۔۔۔۔۔

Alishey Khan

لہجہ دھمکی آمیز جبکہ چہرہ سپاٹ تھا، اسکی اس دھمکی پہ

اورحان کبیر خان جو کب سے اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا

دانت کچکچا کے رخ اسکی طرف موڑتے اپنا ہاتھ بڑھا

کے پریشے خان کو اپنے چٹانی سینے پہ گرایا تھا۔۔ پریشے

خان اس اچانک افتاد کے لئے بالکل تیار نہیں تھی وہ

حیرانگی سے آنکھیں پھیلائے اورحان کبیر خان کی نیند

کا خمار لئے کرسٹل گرے آنکھوں میں دیکھنے لگی جو بے

حد سرخی چھلک رہی تھیں۔۔ اگلے ہی پل وہ ہوش میں

آتی اس پر سے اٹھنے کی تگ و دو کرنے لگی لیکن

Alishey khan

اور حان کبیر خان اسکی کوشش ناکام بناتا اسکی ٹانگیں

زور سے اپنی ٹانگوں میں لاک کر گیا۔۔

میری شکایت لگاؤ گی؟۔۔۔۔۔۔وہ اسکی کمر کے گرد

اپنے ہاتھوں کی گرفت مضبوط کرتا نیند کی وجہ سے

!مزید بھاری ہوتی آواز میں آئیرو آچکا کے گویا ہوا

پریشے خان اسکے برہنہ سینے میں قید تھی، اسے بے

ساختہ شرم محسوس ہو رہی تھی۔وہ اسکی بات کا جواب

دینی کی بجائے لرزتی پلکوں سے اس سے دور ہونے کی

تگ ودو کرنے لگی۔۔

Alishey Khan

ہمم؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔اسکی خاموشی پہ اورحان خان

نے اسکی ٹھوری پہ ہاتھ رکھ کے اسکا چہرے اپنے

مقابل کرتے ہنکارا ابھرا اور ساتھ میں سوالیہ نگاہوں

سے بھی دیکھا۔۔

اورحان ہمیں۔۔۔۔۔ابھی وہ سنجیدگی سے مزید کچھ

بولتا جب اسکی ٹھوری پہ موجود اورحان کبیر خان کا

ہاتھ کچھ اوپر اسکے ہونٹوں پہ آکے رکا تھا۔۔

Alishey khan

کبیر بولو۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اسکے لبوں پہ اپنی انگلیاں

سہلاتا فرمائشی انداز میں گویا ہوا۔۔لہجہ گھمبیر تھا۔۔

اسکی فرمائش پہ پریشے خان کی ڈارک براؤن آنکھوں

میں آنسو چمکے تھے، یہ وہی انسان تھا جسے اسکے منہ سے

کبیر سننا پسند نہیں تھا۔۔وہ کچھ بھی بولنے کی بجائے

اپنی پوری قوت صرف کرتی اس سے دور ہٹنے لگی لیکن

وہ اگلے ہی پل رخ پلٹتا ہوا اسکے اوپر آیا تھا۔۔اسکے سر

اور وجود سے اسکا لائٹ پرپل دوپٹا نکالتے وہ اسکی پہنچ

سے دور پھینک گیا۔۔

Alishey khan

کبیر بولو۔۔۔۔۔۔وہ اب کی بار حکمیہ لہجے میں بولتا

اسکے تکیے کے گرد ہاتھ رکھتے ہوئے اسکے چہرے پہ اپنا

چہرہ رکھ گیا، پریشے خان کی حالت غیر ہو رہی تھی اسکی

اس قدر نزدیکی پہ۔۔وہ رات سے اسے ایک الگ

انداز میں اپنے لمس سے مہکاتا اسے کنفیوز ہی تو کر رہا

تھا۔وہ پھر سے خاموش رہی، اگر وہ زرا بھی اپنے

ہونٹ ہلاتی تو اسکے لب اور حان کبیر خان کے ہونٹوں

سے جا ملتے اور وہ جانتی تھی وہ اس اچانک ہوئی

Alishey Khan

جسارت پہ اسکے ہونٹوں کو بری طرح سے اپنے لبوں

کے ساتھ الجھالے گا۔۔

۔۔۔۔۔وہ!!؟ کبیر بولو ریشے خان !!سنا نہیں تم نے

اسکے پھولے گال پہ زور سے اپنے دانت گاڑتا دبے

دبے غصے سے بولا تھا۔ اسکی خاموشی اسے غصہ دلا رہی

تھی۔۔

ہ۔۔ہم۔۔۔نہی۔۔نہیں۔۔۔بول۔۔بولیں۔۔گے

۔۔۔د۔دور۔۔ہٹیں۔۔۔اپنے گال پہ اسکا دانتوں کا

Alishey Khan

میٹھا سا دباؤ بڑھتے محسوس کر کے وہ ضدی انداز میں

بولی تھی لیکن لہجہ لڑکھڑا گیا۔۔

کیوں؟۔۔۔۔۔وہ سب جانتے بوجھتے بھی انجان بنتا

پوچھنے لگا، گال پہ دانتوں کا دباؤ بڑھانے کی بجائے اب

وہ اسے پیار سے اپنے سلگتے لبوں سے چومنے لگا۔۔

ہم۔۔ہماری۔۔مر۔۔مرضی۔۔۔۔۔۔وہ اپنے آنسو

روکتی ہنوز ضدی انداز میں بولی تھی۔۔

Alishey khan

تو اسکا مطلب تم کبیر نہیں بولو گی؟؟۔۔۔۔۔وہ اسکے

بال اسکے کان کے پیچھے کرتا آئیبر واٹھا کے مدھم آواز

میں گویا ہوا۔۔

ہمم۔۔۔۔۔۔پریشے خان نے سنجیدگی سے ہنکارا ابھرا

تھا۔۔

پھر سے سوگئی ہے کیا؟ سحری کا وقت جانے والا !! پری

۔۔۔۔ابھی ان!! سب نیچے انتظار کر رہے ہیں ! ہے

Alishey khan

دونوں میں سے کوئی مزید کچھ بولتا جب بنفشہ خان

دروازے کے باہر سے بلند آواز میں بولی۔

آپ لوگ !ہاں وہ مجھے جگا کے پھر سے سو گئی ہے

سحری شروع کریں میں اسے جگا کے نیچے لاتا

۔۔اور حان کبیر خان اپنے حصار میں موجود !!ہوں

پریشے خان کے لبوں پہ اپنا مضبوط ہاتھ رکھتا بلند آواز

میں بنفشہ خان کو جواب دے رہا تھا۔۔اسکے جھوٹ پہ

پریشے خان نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے اسکی طرف

دیکھا تھا۔۔

Alishey khan

لالہ ہے ٹھیک جی!!! بلند جواباً بھی خان بنفشہ۔۔۔۔

آواز میں گویا ہوتی وہاں سے بھاگ گئی۔۔

اپنے حصار سے ایک انچ! جب تک کبیر نہیں بولو گی

۔۔۔وہ اسکی پچھلی ڈارک! بھی ملنے نہیں دوں گا

براؤن آنکھوں میں اپنی کرسٹل گرے آنکھیں گاڑتا

اسکے لبوں سے اپنا ہاتھ ہٹاتے ہوئے ضدی انداز میں

گویا ہوا۔۔

Alishey Khan

۔۔۔۔۔۔وہ بھی جواباً ایک !!!ہم نہیں بولیں گے

ایک لفظ پہ زور دیتی ضد سے بولی۔

کیونکہ ریشے خان بغیر سحری کے روزہ !!تم بولو گی

نہیں رکھ سکتی یہ بات صرف میں ہی نہیں بلکہ سوات

۔۔۔وہ چیلنجنگ !!کی تمام خواتین اور بچہ بچہ جانتا ہیں

انداز میں بولا تھا۔وہ ابھی اسکی ضد سے واقف ہی کب

ہوئی تھی؟اسکے چیلنجنگ انداز پہ پریشے خان کو غصہ

سا آیا تھا۔وہ اسکی کمزوری جان کے اسے بلیک میل

کرنا چاہ رہا تھا؟

Alishey khan

۔۔۔۔۔وہ غصے !!ہم تایا جان سے شکایت کریں گے

سے بولی۔۔

تایا جان کی بجائے ان کے بھی ابو جان کو قبر سے نکال

کے میری شکایت لگاؤ گی ناریشے خان میں پھر بھی اپنی

ضد سے نہیں ہٹوں گا اور تم جانتی ہو میں اپنی ضد کا کتنا

برا ہوں ؟میں بارہ سال کا تھا جب میں نے بابا جان سے

بابانے میری !بندوق چلانے کی فرمائش کر ڈالی

کچھ !فرمائش پہ مجھے آنکھیں دیکھا کے انکار کر ڈالا

گھنٹوں کے گزرنے کی دیر تھی جب میری فرمائش

Alishey Khan

میری ضد میں تبدیل ہوئی تھی کیونکہ میرے باپ

نے مجھ سے ضد لگائی تھی وہ مجھے بندوق چلانا نہیں

سیکھائیں گے صرف اس لئے کیونکہ میری عمر ابھی

میں نے اپنی ضد جتوانے کے چکر میں !!چھوٹی ہے

نتیجہ کیا نکلا میں !پورے اڑھائی دن کھانا نہیں کھایا تھا

تیسرے دن بے ہوش ہونے کے در پہ تھا جب بابا

جان نے مجھے ڈاکٹر کے پاس لے جانے کی بجائے سب

سے پہلے میری ضد پوری کرتے ہوئے مجھے بندوق

چلانا سیکھائی تھی، بندوق چلاتے ہی مجھے محسوس ہوا

Alishey khan

مجھے ایسا لگا میں کبھی بھوکا رہاہی !میرا پیٹ بھر چکا ہے

!نہیں ہوں کیونکہ اس وقت میری ضد پوری ہوئی تھی

میری ضد پوری ہو جائے تو میری بھوک مٹ جاتی

میں بارہ سال کا تھا اور میری ضد اس وقت اتنی !!ہے

پکی تھی آج میں ستائیس سال کا ہوں تو خود حساب لگالو

کیا تم اور حان کبیر خان کی ضد کا مقابلہ کر سکتی

ہو؟۔۔۔۔۔۔وہ اسکے ضدی انداز پہ اپنی باتوں میں

ایک بچپن کا واقعہ شامل کرتے ہوئے ان دنوں کو یاد

کر کے مسکرا رہا تھا، کتنا تپایا تھا اس نے بچپن میں اپنے

Alishey khan

اسکا بیچارہ باپ کانوں کو ہاتھ لگاتا تھا اس کی !باپ کو

ماں نے کس مخلوق کو اس دنیا میں لانے کی غلطی انجام

دی ہے۔۔

ہمیں بغیر سحری کے روزہ رکھنا قبول ہے لیکن آپ کو

۔۔وہ ہنوز ضدی انداز میں !!اس نام سے پکارنا نہیں

بولی تھی۔اس نے ابھی بھی غلطی سے اسے کبیر نہیں

بلایا تھا اور یہی چیز اور حان کبیر خان کو غصہ دلا رہی

تھی۔۔

Alishey khan

تم ایک سردار کے ساتھ ضد لگاؤ گی؟اس سردار کے

ساتھ جس نے اپنے باپ کو مجبور کیا تھا وہ اسکے بعد کسی

دوسرے بچے کو اس دنیا میں لانے کی غلطی نہیں

کرے گا؟تم اور حان کبیر خان کو ضد دکھاؤ

گی؟۔۔۔۔اسکے ہار نہ ماننے پہ وہ غصے سے غرایا۔۔

ہاں کیونکہ ہم اسی سردار کی ٹیڑھی پسلی سے بنے

ہیں!!۔۔۔۔وہ سپاٹ لہجے میں جوابا مدھم آواز میں

بولی۔۔اسکے جود پہ وہ لاجواب ہوا تھا لیکن ضد ہنوز

Alishey Khan

برقرار تھی۔اسے ہمیشہ سے ضد کی لڑائیاں جتنے کا

شوق تھا تو آج یہ لڑائی کیسے ہار جاتا؟؟

!!سحری میں صرف سات منٹ بچے ہیں ریشے خان

ان سات منٹ میں ضد دیکھاؤ گی تو ساڑھے چودہ گھنٹے

!جو تم بالکل نہیں رکھ پاؤ گی !!خالی پیٹ روزہ رکھو گی

۔۔۔۔۔۔۔وہ !!صرف کبیر بولو اور سحری کر لو

اسے وقت کا خیال کرواتا ہوا باقاعدہ ڈرا رہا تھا لیکن

اگر اس وقت ضد میں وہ خود تھا تو پریشے خان بھی ضد

میں کسی سے کم نہیں تھی۔۔

Alishey Khan

اگلے پانچ منٹ تک ان کی ایسی ہی ضدی بحث و تکرار جاری رہی تھی، نہ پریشے خان ضد سے ہٹ رہی تھی تو نہ اورحان کبیر خان۔۔ اسی ضد ضد میں سائرن بجنے کی آواز آنے لگی۔۔ سائرن بجنے کی آواز پہ اورحان کبیر خان کے ہوش کچھ ٹھکانے لگے تھے جبکہ پریشے خان کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا، وہ جانتا تھا وہ بغیر سحری کے روزہ نہیں رکھ سکتی لیکن اس وقت اسے ہر کام سے زیادہ صرف اپنی ضد عزیز تھی۔

Alishey Khan

یقیناً بھوک بھی !کبیر۔۔۔آپ کی ضد پوری ہوئی

مٹ چکی ہو گی؟اب دور ہٹیں گے ؟۔۔۔۔۔سحری

ختم ہونے میں آخری منٹ تھا جب پریشے خان نے

مدھم آواز میں اس کی ضد پوری کی تھی،لہجے میں

آنسوؤں کی آمیزش تھی۔پریشے خان نے جان بوجھ

کے آخری منٹ میں اسکی ضد پوری کی تھی۔وہ اینڈ

دیکھنا چاہتی تھی وہ کب تک اسے ضد دیکھائے گا؟

اسے لگا تھا وہ ہار مان جائے گا لیکن وہ واقعی ہی بہت

ضدی تھا۔۔اس نے ہار نہیں مانی تھی لیکن پریشے خان

Alishey Khan

نے تو اس سے عشق کیا تھا وہ نہیں چاہتی اسکا کبیر بغیر

سحری کے روزہ رکھے، اس نے اپنے عشق کے آگے

اپنی ضد مارتے ہوئے اسکی ضد پوری کی تھی تا کہ اس

کی بھوک مٹ جائے کیونکہ اسکا کہنا تھا جب اسکی ضد

پوری ہوتی ہے اسکا پیٹ بھر جاتا ہے۔۔ پریشے خان

کے ایک جملے نے اورحان کبیر خان کو آسمان سے

زمین پہ لا کے پٹکا تھا۔۔ وہ اپنے ایک جملے سے اس پہ

کیا کچھ جتا چکی تھی۔۔ اورحان کبیر خان جلدی سے

اس کے اوپر سے پیچھے ہٹا تھا، اسے یاد آیا باہر کھڑی

Alishey khan

ذلے اسے آوازیں لگا لگا کے جا چکی تھی لیکن اپنی ضد

میں اس نے اسکی آوازوں کی پروا بھی نہیں کی تھی،

اور اب سحری کا وقت جا چکا تھا لیکن اس کی نازک

بیوی بھوکی تھی جس سے ڈھیڑ ساری سحری کر کے

روزہ اتنی مشکل سے رکھا جاتا تھا تو آج وہ بغیر سحری

کے روزہ کیسے رکھے گی؟ یہ سوچ ہی سوہان روح تھی۔

اسکے دور ہٹنے پہ پریشے خان جلدی سے بیڈ سے اٹھتی

اپنا دوپٹا پکڑتے ہوئے سنجیدگی سے واشروم کی طرف

وضو کرنے کی غرض سے بڑھی تھی، ابھی اذانیں

Alishey khan

جاری تھیں وہ پہلے قرآن کی تلاوت کر کے پھر نماز ادا

کرنے والی تھی۔۔اور حان کبیر خان نے اپنے نچلے

لب کو زور سے دانتوں تلے دباتے اپنی آنکھیں میچ

کے کھولتے ہوئے اسکی پشت کی طرف دیکھا تھا۔۔

ضد جیت چکی تھی لیکن روٹھی ہوئی بیوی مزید روٹھ

چکی تھی۔۔اس نے گہری سانس بھرتے ہوئے دل

میں سوچا تھا۔وہ اپنی بلیک ٹی شرٹ اٹھا کے پہنتا ہوا بیڈ

سے کھڑے ہوتے پریشے خان کی طرف بڑھا تھا جو

اب وضو کرنے کے بعد اپنے چہرے پہ حجاب سٹائل

Alishey khan

میں دوپٹا لپیٹ رہی تھی۔۔پریشے خان کا چہرہ بے حد

سنجیدہ تھا، اور حان کبیر خان کو سمجھ نہ آئی وہ کس انداز

میں اس سے اپنی غلطی کی تلافی کرے۔وہ کچھ بولنے

ہی والا تھا جب پریشے خان اس سے اپنا راستہ الگ

کر گئی۔ وہ نماز اور قرآن پڑھنے کی غرض سے نیچے

پرئیر روم کیطرف بڑھ رہی تھی۔ اور حان کبیر خان

باتھ لینے کی بجائے صرف وضو کرتا جلدی سے اس

کے پیچھے اپنے قدم بڑھا گیا۔ اپنی ضد منوانے کے بعد

وہ کوئی معصوم سا بچہ معلوم ہو رہا تھا جس نے غلطی سے

Alishey khan

اپنی غلط ضد منوالیا ہو اور اب اسکے نتائج دیکھ کے

پریشان ہو۔

سحری کرنے کیوں نہیں آئی تھی میری بچی؟۔۔۔

پریشے خان کے نیچے آنے پہ محزلہ خان نے فکر مندی

سے استفسار کیا تھا۔۔

جاگ نہیں کھلی۔۔۔۔۔۔۔وہ معصومیت سے مدھم

آواز میں جواب دیتی پریئیر روم کی طرف بڑھ گئی،

اسکے جواب پہ اور حان کبیر خان کا گلٹ مزید بڑھا تھا،

Alishey Khan

وہ چاہتی تو ابھی اسکی ضد کی وجوہات اسکے باپ کے

سامنے رکھتی اسے اچھا خاصا بے عزت کروا سکتی تھی

لیکن اس نے ایسا نہیں۔ کیا تھا، سب حیرانگی سے

پریشے خان کا اتنا اطمینان دیکھ کے رہ گئے، پچھلے دو دن

سے پہلے والی پریشے خان غائب تھی جس کی وجہ سے

سب پریشان تھے۔۔

Alishey Khan

دوپہر کے تین بج رہے تھے جب پریشے خان کو اپنابی

پی شدید لو محسوس ہو رہا تھا۔ ہویلی میں اس وقت

تقریباً سب لوگ سو رہے تھے لیکن پریشے خان کو بغیر

سحری کے روزہ رکھنے کی وجہ سے نیند بھی نہیں آرہی

تھی، اور حان کبیر خان صبح نماز کے وقت کا ہویلی سے

نکلا ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔۔پریشے خان کو اب

شدید بوریت محسوس ہو رہی تھی، وہ صبح سے کتنی ہی

بار ناچاہتے ہوئے بھی روچکی تھی جس کی وجہ سے روزہ

لگ رہا تھا، جب تین سے چار بجے تو وہ خود کو مصروف

Alishey khan

کرنے کی غرض سے کچھ دیر نیچے لان میں ٹہلنے کا

سوچنے لگی تا کہ وقت گزر جائے، ٹی وی بھی دیکھنے کو

دل نہیں کر رہا تھا۔ وہ خود پہ دوپٹا اوڑھتی بے دلی سے

دروازے کی طرف بڑھنے ہی والی جب اسے چکر سے

آئے تھے، وہ اپنا وجود گرداتی دروازے کے ہینڈل پہ

ہاتھ رکھتی اسے گھما گئی۔ ابھی دروازہ کھول کے وہ چند

ہی قدم چلی تھی جب اسے پھر سے چکر آئے تھے وہ

چکر لگاتی ہوئی گرنے ہی والے تھی جب اورحان کبیر

خان جو اس سے کچھ ہی فاصلے پہ چلتا ہوا اپنے کمرے کی

Alishey Khan

طرف بڑھ رہا تھا، اسے سر پہ ہاتھ رکھ کے گرتے دیکھ

کے وہ جلدی سے اسکی طرف بڑھتا اسے اپنی بانہوں

میں بڑھ گیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان کبیر خان نے !!!ریشے ؟

پریشانی سے اسکا چہرہ اپنے سینے سے نکالتے اسے پکار اٹھا

جو اس وقت بالکل نڈھال ہوئی پڑی تھی۔۔ گرنے کی

بجائے خود کو اسکی بانہوں میں قید دیکھ کے پریشے خان

نے نظریں اٹھاتے ہوئے اسکی طرف دیکھا تھا جو اگلے

ہی پل فکرمندی سے اسے اپنی گود میں اٹھا چکا تھا۔۔

Alishey khan

کیا ہوا؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کمرے کی طرف بڑھتا

فکر مندی سے استفسار کرنے لگا لیکن وہ خاموش رہی

۔۔اب تو مزاحمت کرنے کی ہمت بھی نہیں بچی تھی

کہ مزاحمت کر کے اسکی بانہوں سے آزاد ہو

جائے۔۔اور حان کبیر خان نے اپنے کمرے میں

داخل ہوتے دروازے کو پیر کی ٹھوکر سے بند کرتے

بیڈ کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔اسے بیڈ پہ احتیاط

سے لٹاتے وہ اس کے قریب بیٹھا تھا، وہ اس وقت صبح

والے بلیک ٹراؤزر اور بلیک ٹی شرٹ میں ملبوس تھا، سیاہ

Alishey khan

گھنے بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے جبکہ کرسٹل

گرے آنکھیں سرخی مائل تھیں۔۔

روزہ لگ رہا ہے میرے بچے کو؟؟۔۔۔۔۔۔۔اسکی

آنکھوں کی نمی محسوس کرتے اور حان کبیر خان اس پہ

جھکتا پیار سے اسکے ماتھے پہ لب رکھتے ہوئے گویا ہوا،

اسکے یوں لاڈ اٹھانے والے انداز میں پوچھنے پہ پریشے

خان کی آنکھوں سے آنسو بے ساختہ اسکے عارضوں پہ

گرے تھے،اس نے ہچکی بھرتے ہوئے شکوے سے

اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

Alishey Khan

آئی ایم سو سوری۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اسکی آنکھوں کا

شکوہ پڑھتا اسکی آنکھوں کو اپنے ہاتھ کی پوروں سے

صاف کرتے مدھم آواز میں اس سے پہلی بار سوری

کر رہا تھا یا یوں کہا جائے آج وہ زندگی میں پہلی بار کسی

کو سوری بول رہا تھا تو غلط نہیں ہو گا۔۔پریشے خان

اسکے ہاتھ اپنی آنکھوں سے ہٹاتی اس سے دور کھسکی

تھی۔

مجھے ضد میں واقعی ہی نہیں پتا تھا !!سوری ریشے

۔۔۔۔اسکے دور !!اذانیں اتنی جلدی ہو جائیں گی

Alishey khan

کھسکنے پہ وہ اسکے قریب ہوتا اسکا گال نرمی سے اپنے

ہاتھ سے سہلاتا گلٹ سے بولا تھا، اسے واقعی ہی اسکی

نڈھال حالت دیکھ کے تکلیف محسوس ہورہی تھی۔۔

وہ اسکی طرف سے رخ موڑتی اپنا چہرہ تکیے میں چھپا گئی،

وہ اس وقت اس سے کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتی

تھی، اسے اپنے پیٹ میں چوہے کودتے ہوئے محسوس

ہورہے تھے۔۔

ریشے!!! اسکے کندھے پہ حان خان اور۔۔۔۔۔۔

اپنی ٹھوری ٹکا کے اسے معصومیت سے پکارنے لگا،

Alishey Khan

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اسے کس طرح سے

منائے، وہ پورے دو دن سے اس سے ناراض تھی اور

ناراض ہونے کا موقع بھی اسے اس نے خود دیا تھا، کیا

تھا جو وہ رات میں ہی اس پہ غصہ کرنے کی بجائے اسے

منالیتا۔۔ لیکن مناتا کیسے؟ یہی بات اورحان خان کی

سمجھ سے باہر تھی۔۔

میں تو !ریشے دیکھو میں نے بھی سحری نہیں کی تھی

ایسے نہیں رو رہا۔۔۔ اسکے لرزتے وجود کو دیکھ کے

وہ اسکے لمبے ڈارک براؤن بالوں میں اپنا چہرہ چھپاتا

Alishey khan

مدھم آواز میں بولا لیکن لہجے میں معصومیت قائم

رکھی تاکہ اسے منانے میں کچھ آسانی ہو سکے۔۔وہ

خود نہیں جانتا تھا وہ اسے کیوں منا رہا ہے؟ اس کا تو ماننا

تھا اسے اسکی ناراضی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔

ہم۔۔۔نہیں۔۔روتے۔۔

اتنی۔۔چھوٹی۔۔۔باتوں۔۔پہ۔۔۔دور۔۔ہٹیں۔۔

ہم۔۔۔سے۔۔۔وہ ہچکیوں کے درمیان روتے ہوئے

بولی تھی، اب بھوک اور رونا دونوں ہی برداشت سے

باہر تھے۔۔اسے بری طرح سے روتے دیکھ کے

اورحان کبیر خان نے کمرے کی تمام لائٹس آف کی

تھیں۔۔لائٹس آف کرتے ہی وہ اسکی کمر میں ہاتھ

ڈال کے اسے خود کی طرف کھینچتا اپنے سینے میں بھینچ

گیا۔۔

وقت گزر جائے گا۔۔۔وہ ! تھوڑی دیر سو جاتے ہیں

اسے نرمی سے ڈیل کرتا اسکے گال پہ ہولے سے اپنے

لب رکھ گیا۔۔پریشے خان نے غصے سے اس سے اپنا

چہرہ دور کیا تھا۔۔

Alishey khan

ہمیں نہیں سونا۔۔۔ آپ کو ہماری فکر کرنے کی

ضرورت نہیں ہے۔۔ وہ اپنے آنسو بے دردی سے

صاف کرتی مدھم آواز میں غرائی۔۔

کیونکہ اگر !لیکن ایسے غصہ نہیں کرو !!اچھا مت سو

میرے فون پہ !زیادہ غصہ کرو گی تو زیادہ روزہ لگے گا

گیم کھیل لو؟۔۔۔۔۔وہ اسے بچوں کی طرح پچکارتا

اپنے ٹراوزر کی جیب سے فون نکال کے اسے تھمانے لگا

لیکن وہ اسکا فون تھامنے کی بجائے اس سے فاصلہ قائم

کرنے کی تگ و دو کرنے لگی۔۔

Alishey khan

میں تمہیں گیم کھیلنا سیکھاتا !!اچھا نا غصہ نہیں کرو

ہوں!! ـــــ۔اسے اپنی پوری قوت صرف کرکے

خود سے دور ہونے کی کوشش کرتے دیکھ وہ اسے مکمل

طور پہ اپنے سینے میں بھینچتا اس پہ اور خود پہ چادر دیتا

اسے بہلانے لگا جیسے کسی بچے کے ساتھ مخاطب ہو،

پریشے خان نے روتے ہوئے اسکے ہاتھ اپنے پیٹ کے

گرد سے ہٹانے چاہے تھے لیکن وہ زبردستی اسکی پشت

اپنے سینے سے لگاتا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کے اپنے

فون پہ کینڈی کرش گیم ان کرنے لگا۔۔

Alishey Khan

دیکھنا یہ کھیلتے ہوئے ہمیں وقت گزرنے کا پتا بھی نہیں

۔۔۔۔وہ اسکے نازک ہاتھ اپنے ہاتھوں میں !چلے گا

تھام کے اپنے فون پہ رکھتا اسکے گال کو ہولے سے

چومتے ہوئے بولا۔۔پریشے خان کو اس گیم کی بالکل

بھی سمجھ نہیں آرہی تھی جسے وہ تیزی سے اسکے

انگوٹھے اپنے ہاتھوں میں لے کے گھماتا ہوا کھیلتا جارہا

تھا۔۔کچھ دیر تک اس نے کافی مزاحمت کی تھی لیکن

جب اس نے کسی بھی طرح سے اپنے حصار سے آزاد

نہ کیا تو اسکے سینے کے ساتھ سر ٹکا کے اسکے فون پہ چلتی

گیم دیکھتی رہی جسے وہ اسکے ہاتھوں کا استعمال کر کے

یوں کھیل رہا تھا جیسے کے جی کی ٹیچر کسی سٹوڈنٹ کو

پینسل پکڑنا سیکھا رہی ہو۔۔ پریشے خان نے کوئی دس

منٹ تک اس گیم کو فوکس سے دیکھا تھا جس پہ اسے

سمجھ آچکی تھی وہ کیسے اس کے لیول کھیل رہا ہے۔۔۔

مزے کی گیم ہے نا؟۔۔۔۔۔۔اسے خاموش اور بنا

کسی مزاحمت کے اپنے حصار میں دیکھتا پا کے وہ اسکے

بالوں پہ ہولے سے لب رکھتا نرمی سے استفسار کرنے

لگا، وہ کچھ بھی کہنے کی بجائے اپنے ہاتھوں سے اسکے

Alishey Khan

بھاری ہاتھ ہٹاتی خود ہی مصروف انداز مین یہ گیم کھیلتی

رہی۔ اسے اچانک سے یہ گیم کھیلنے سے لطف محسوس

ہونے لگا۔۔ کمرے میں گھپ اندھیرے کی بجائے نیم

روشنی تھی جو اس وقت آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کا

باعث بن رہی تھی، پریشے خان کو گیم میں مگن دیکھ

کے اور حان کبیر خان کچھ مطمئن ہوا تھا ورنہ وہ صبح

سے اسی گلٹ میں ہو یلی نہیں آیا تھا کہ اس نے اپنی

ضد جیتنے کی خاطر پریشے خان کی سحری کا وقت ضائع

کروا کے گناہ کیا ہے، وہ صبح سے سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ

Alishey khan

کیسے اسکا سامنا کرے پھر چار بجے جب باہر خوار رہ کر

بس ہوئی تو حویلی لوٹ آیا، اسے خود پہ غصہ آرہا تھا اگر

وہ چار بجے حویلی نہ لوٹتا تو وہ یقیناً چکرا کے باہر نیچے

زمین پہ بری طرح سے گر گئی ہوتی، وہ جہاں گرنے

والی تھی اس سے دو ہی قدموں کے فاصلے پہ سیڑھیاں

تھیں، اگر وہ سیڑھیوں پہ منہ کے بل گر جاتی تو؟ اس

سے آگے سوچنا ہی اذیت ناک تھا۔۔ وہ گہری سانس

بھرتا ہوا اسکی طرف دیکھنے کا جس کی گیم اس وقت الجھ

چکی تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کون سا داؤ لگائے؟

Alishey Khan

کچھ ہی موو زرہ چکی تھی، اگر وہ ضائع ہو جاتی تو اسکی گیم

اوور ہو سکتی تھی۔۔ اسکی پریشان چہرہ دیکھ کے اور حان

کبیر خان نے مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھوں پہ اپنے

ہاتھ رکھتے اسکی مدد کی تھی، اور پھر وہ چند ہی منٹوں

میں وہ لیول جیت چکی تھی، لیول جیتنے کے بعد اسکے

چہرے پہ خوشی واضح تھی لیکن زبان پہ وہ ابھی بھی

قفل لگائے ہوئے تھی۔۔

میں کبھی بھی اتنے برے !! آئی ایم سوری میرا بچہ

اور اپنی سر دارنی کے !! طریقے سے نہیں ڈانٹوں گا

Alishey khan

۔۔۔اسکی !ساتھ اتنی گندی ضد بھی نہیں لگاؤں گا

اتنی خاموشی جب برداشت نہ ہوئی تو وہ اسکے کان میں

پیار سے بولتا اسے منانے کی کوشش کرنے لگا۔۔وہ

آج پہلی دفعہ کسی کو منا رہا تھا اور پریشے خان کو منا رہا

تھا، اسکے الفاظ پہ پریشے خان کا دل دھڑکا تھا، وہ اسے

میرا بچہ بول رہا تھا اور اسکے لاڈ بھی یوں ہی اٹھا رہا تھا

جیسے وہ اسکا درحقیقتاً بچہ ہو۔وہ اسے جواب دینے کی

بجائے خاموشی سے اسکے موبائل کی سکرین دیکھتی

رہی۔

Alishey Khan

پرسومیں نے زیادہ غصہ کر دیا تھانا؟ ایکچولی ریشے وہ

ایک فطری عمل تھا میں نے پورے تین گھنٹے لگا کے وہ

کام کیا تھا اور جب وہ سب ایک جھٹکے میں ڈیلیٹ ہوا تو

میں خود کو غصہ کرنے سے روک نہیں پایا اور تم جانتی

لیکن تمہاری !!ہو مجھ سے غصہ کنٹرول نہیں ہوتا

صرف !صحبت میں رہ کے میں بہت کچھ سیکھ جاؤں گا

مجھے تھوڑا سا ٹائم دو میں اپنے غصے کی گندی عادت کو کم

تمہاری خاموشی اور !کرنے کی کوشش کروں گا

!!ناراضی دونوں ہی بہت جان لیوا ثابت ہو رہی ہیں

Alishey khan

مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے حقیقتاً میرا کوئی بچہ مجھ سے

روٹھ گیا ہو۔۔ میں تمہاری ساری کیوٹ حرکتیں بہت

مس کر رہا ہوں۔۔ تمہاری وہ تمام کیوٹ حرکتیں آج

کل دیکھنے کو نہیں مل رہی تو یوں لگ رہا ہے جیسے دنیا

رکی ہوئی ہو۔۔ میں نہیں جانتا مجھے تمہاری عادت کس

وقت ہوئی اور کیسے یہ عادت محبت میں تبدیل ہوئی

میں صرف اتنا جانتا ہوں تمہاری !میں لڑلی نہیں جانتا

ناراض !!خاموشی مجھ سے مزید برداشت نہیں ہو گی

ٹھیک ہے غصہ بھی کرلو لیکن یہ خاموشی کا !ہو جاؤ

Alishey Khan

روزہ توڑ دو۔۔۔اور حان کبیر خان موبائل آف کرتا

اسکا رخ خود کی طرف موڑتے ہوئے اسکے گال کو پیار

سے اپنے گال کے ساتھ مس کرتا اسے بے بسی سے

اپنے دل کی حالت سے آگاہ کرنے لگا۔۔وہ باتوں

باتوں میں اس سے محبت کا اظہار کر رہا تھا، پریشے خان

کو اپنے کانوں پہ یقین نہ آیا۔۔اس نے حیرانگی سے

اسکی طرف دیکھنے کی کوشش کی لیکن وہ اسکے کان کے

پاس جھکا اسکے گال پہ ہولے سے اپنی بیرڈ رگڑتا اسکے

دل کی دھڑکنوں میں طغیانی مچارہا تھا۔پریشے خان کو یاد

Alishey khan

تھا وہ اپنے اللہ سے دعا کرتی تھی ان میں موجود حلال

رشتے کے واسطے ان دونوں میں محبت پیدا کر دی تو کیا

اللہ نے اسکی سن لی تھی؟ اسکی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ

کے عارضوں پہ گرے تھے۔ وہ اسے مس کر رہا تھا؟

اسکی کیوٹ بچوں والی حرکتوں کو مس کر رہا تھا جن سے

اسے سخت چڑ تھی؟ پریشے خان کو یقین نہیں آ رہا

تھا۔۔

Alishey khan

کیا ہوا روزہ پھر سے لگ رہا ہے ؟ اپنے گالوں کو نم

محسوس کرتے وہ فکر مندی سے اسکی طرف دیکھتے

اسکے گال اپنے ہاتھ سے پونچھنے لگا وہ خاموش رہی۔۔

کیا تم مجھ سے یوں ہی ناراض رہو گی ؟ میرے کندھے

پہ سر رکھے کے یوں نہیں پوچھو گی "کبیر کتنا وقت رہتا

ہے روزہ کھلنے میں ؟ "وہ اسکے بال کان کے پیچھے۔۔۔۔

کرتا مزید گویا ہوا۔۔

Alishey khan

نہیں۔۔۔

آپ۔۔۔ ہمیں۔۔ ہمیشہ۔۔۔ڈانٹتے۔۔۔ہیں۔۔ ہم

۔۔۔ نہیں۔۔ بات۔۔ کرتے۔۔۔ آپ۔۔۔سے۔۔

۔وہ نروٹھے پن سے ہچکیاں بھرتے ہوئے بولی۔

صرف روزہ کھول لینے دو بے بی گرل پھر تو تمہارے

ابھی تمہاری اتنی !!اچھے بھی مجھ سے بات کریں گے

نزدیکی میرا روزہ مکرو کرنے کا باعث بن سکتی ہے اسی

لئے بہتری اسی میں ہے ہم ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ سو جائیں

۔۔۔ اسکے چہرے پہ اب غصے کی بجائے نروٹھا پن

Alishey khan

دیکھتے وہ اسے اپنے سینے میں قید کرتا پیار سے دانت

کچکچا کے گویا ہوا۔۔اب کیسے کچھ سکون ملا تھا کہ وہ کچھ

کچھ مان چکی ہے۔۔

۔۔ہم۔۔۔!!ہمیں۔۔۔ڈانٹا۔۔۔رات۔۔کو۔۔بھی

کب۔۔۔تیمور۔۔لالہ۔۔۔کے۔۔سامنے۔۔خود۔۔۔

گئے۔۔۔۔تھے؟۔۔۔۔ہم پہ شک کیا؟۔۔۔وہ اذیت

سے روتے ہوئے بولی ساتھ ہی اپنے ہاتھ کی چھوٹی

چھوٹی مٹھیوں میں اسکی شرٹ بھینچی۔۔

Alishey khan

روزے میں ہوں باخدا تم پہ شک کرنے کا گناہ نہیں کیا

تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو؟ مجھے صرف !!ریشے

تیمور خان پہ غصہ تھا جو میری بیوی اور بہنوں کی پروا

اور کچھ تمہارے !کئے بغیر زنان خانے میں داخل ہوا

لباس پہ غصہ آیا تھا جس پہ میں کنٹرول نہ کر سکا کیونکہ

کل تم نے مجھے پورا دن نظر انداز کیا تھا۔۔ تمہیں

میں نہیں رکوں گا لیکن !کہیں بھی جانا ہے ضرور جاؤ

میں !بشر طیکہ میری اجازت سے میرے ساتھ جاؤ

خود تمہیں ساتھ نہ لے کے جاؤں تو پھر ناراض ہو جانا،

Alishey khan

لیکن یوں میری اجازت کے بغیر !بات مت کرنا

ریشے خان تم میرے !!حویلی سے قدم باہر مت رکھنا

جب تم میری !نکاح میں موجود میری عورت ہو

اجازت کے بغیر کوئی قدم اٹھاؤ گی تو میں نا چاہتے ہوئے

کچھ تم میری سنو کچھ !!بھی اپنی انسلٹ فیل کروں گا

میں تمہاری سنوں گا تو انشاء اللہ ہمارے رشتے میں کوئی

تم سمجھ رہی ہو نا؟۔۔۔وہ !خرابی پیدا نہیں ہو گی

اسکے رونے پہ اسے پھر سے نرمی اور پیار سے ڈیل کرتا

Alishey khan

کوئی اور ہی اورحان خان معلوم ہورہا تھا یہ وہ اورحان خان تو نہیں تھا جو ہر وقت غصے میں پاگل رہتا تھا۔۔

ہاں ہم تو سمجھ گئے لیکن آپ اتنے سمجھدار اور رن مرید کیوں بن رہے ہیں؟۔۔۔وہ اسکی اتنی نرمی پہ اپنے دل میں کھلبلی مچاتی یہ بات بالآخر معصومیت سے زبان پہ لے آئی جس پہ اورحان کبیر خان کا بلند قہقہ کمرے کی زینت بنا تھا۔اسے یوں ہنستے دیکھ کے وہ معصومیت سے اسکی خوبصورت ہنسی کی طرف دیکھنے لگی۔

Alishey Khan

تم چیز ہی ایسی ہو کہ بندہ تمہاری رن مریدی کرنے پہ مجبور ہو جائے۔۔۔۔وہ خوبصورتی سے کھکھلا کے ہنستا اسکی کمر کے گرد حصار باندھ کے اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگا تا اسکے بالوں میں چہرہ چھپا گیا۔۔پریشے خان کے لبوں کو ایک خوبصورت سی مسکراہٹ نے چھوا تھا۔۔اس نے جس قدر نرمی سے اسے منایا تھا، پریشے خان کو یقین نہیں تھا وہ اس کے ساتھ کبھی یوں یا اس سے یوں محبت کا اظہار کرے !بھی پیش آئے گا گا۔۔

Alishey khan

!!باقی کی ناراضی بعد میں افطار کر کے دور کروں گا

۔۔۔وہ مدھم گھمبیر آواز میں بولتا!ابھی سو جاتے ہیں

اپنی آنکھیں موند گیا۔۔پریشے خان نے مطمئن سا

مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں موندی تھیں،اب تو

اسے روزہ بھی جیسے نہیں لگ رہا تھا لیکن اور حان کبیر

خان کو ابھی بھی کہیں نہ کہیں اپنی ضد پہ بے حد گلٹ

محسوس ہو رہا تھا،اسے شدید شرمندگی محسوس ہو رہی

تھی کہ اسکی بیوی نے صرف اسکی ضد کی وجہ سے

سحری نہیں کی تھی؟

Alishey khan

۔۔۔آنکھیں موند کے بھی سکون نا ملا !!سوری ریشے

تو پھر سے اسکے کان میں مدھم آواز میں اسے سوری

کرنے لگا جس پہ وہ اپنی مسکراہٹ دبانے کی غرض

سے اپنا نچلہ لب دانتوں میں دبا گئی۔۔

ـــ

:انتیسواں روزہ

مورے دیکھ رہی ہیں؟ ابھی ہمارا اتنا کچھ خریدنے والا

رہتا ہے لیکن آپ کے بڑے سپوت افطار کرتے ہی

Alishey Khan

اب سب بول رہے ہیں صبح !!ہویلی سے غائب ہو گئے

تو ہمیں بتائیں ہماری عید کی شاپنگ !عید ہو جائے گی

کیسے مکمل ہو گی ؟۔۔پریشے خان روہانسی ہوتی محزلہ

خان سے مخاطب تھی جو اسے پیار بھری نظروں سے

دیکھ رہی تھیں ،انہوں نے نوٹس کیا تھا اور حان کبیر

خان پچھلے کچھ دنوں سے اپنا غصہ بھاڑ میں جھونکے

چہرے پہ غیر معمولی سی مسکراہٹ سجا کے رکھتا ان کی

بہو کو تار تار رہتا تھا۔۔اور تو اور وہ ہویلی سے باہر بھی کم

رہنے لگا تھا لیکن آج نا جانے ایسا کیا ہوا تھا جو تھوڑی

Alishey khan

سی افطاری کرتے ہی حویلی سے نکل گیا تھا اور ابھی

تک واپس نہیں آیا تھا۔۔ اس وقت حویلی کی تمام

خواتین لاؤنج میں بیٹھی ایل سی ڈی پہ خبریں سننے کے

ساتھ ساتھ پریشے خان کی ادھوری شاپنگ کا رونا سن

رہی تھیں۔۔

تو ارتضیٰ یا ارباز کے ساتھ چلی جائے نا میری

بچی ؟۔۔۔ وہ پیار سے اسکے ماتھے پہ لب رکھتی اسے

مشورے سے نواز رہی تھیں لیکن پریشے نے ان کے

Alishey khan

مشورے پہ نفی میں سر ہلاتے معصومیت سے اپنی نج

سکوڑی تھی۔۔

ہم صرف کبیر کے ساتھ جائیں گے کیونکہ وہ بولتے ہیں

ہماری اجازت سے حویلی سے باہر نہ جایا کرو نہیں تو

انہیں اچھا نہیں لگتا۔۔وہ کسی طوطے کی طرح اورحان

کبیر خان کی اس دن کی سمجھائی گئی باتیں دہرا رہی

تھی۔۔اس دن کی باتیں یاد کرتے اسکا محبت کا اظہار

بھی یاد آیا تھا جس پہ گال سرخ ہوئے تھے، اس نے

افطاری کے بعد واقعی ہی چھوٹی موٹی لیکن انتہائی بے

Alishey khan

باک گستاخیاں کرتے اسے پوری طرح سے منا کے ہی

سانس لیا تھا۔۔

۔۔۔ محزلہ خان !! اللہ ایسی چاند سی بہو سب کو دے

اپنی بہو کے صدقے واری جاتی پیار سے بول ہی رہی

تھیں جب اور حان کبیر خان لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔

ساس اور بہو کا پیار دیکھ کے اس نے آئیبر و اچکا یا تھا

جس پہ پریشے خان نروٹھے پن سے اپنا چہرہ موڑ گئی۔۔

Alishey khan

مل گئی حویلی آنے کی فرصت؟ ہماری بہو کب سے

انتظار کر رہی ہے تمہارا! اگر اسکی شاپنگ پوری نہ

ہوئی تو نئے کپڑے میں تمہیں بھی پہننے نہیں دوں گی!

سن لو میری بات!! اور حان خان کو لاؤنج میں۔۔۔۔

اپنی طرف دیکھتا پا کے محزلہ خان انگلی اٹھاتے ہوئے

روعب سے بولی تھی جس پہ سب نے اپنی مسکراہٹ

دبائی تھی سوائے اورحان کبیر خان کے جس نے ان

کی بچی کی پشت کو گھور کے دیکھا تھا۔۔

Alishey Khan

آؤ چلیں!!۔۔۔۔۔وہ مختصراً بولتا اوپر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

ہمیں نہیں چلنا۔۔۔۔وہ ساسوں ماں کی گود میں چہرہ چھپاتی بلند آواز میں نروٹھے پن سے بولی۔

تم نہیں چلو! میں تمہیں اپنے طریقے سے لے چلو گا!!۔۔۔۔وہ سنجیدگی سے بولتا وہاں رکا نہیں تھا بلکہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا، اسکی ذو معنی بات پہ پریشے خان کے گال دہک

کے لال ہوئے جبکہ باقی سب نے معنی خیزی سے

کھانستے ہوئے اسکی طرف دیکھا۔۔

اب تیری عزت اسی میں ہے ریشے خان بھاگ جا

۔۔۔۔بنفشہ خان کھکھلا کے ہنستے ہوئے!! یہاں سے

بولی، وہ اسے جان بوجھ کے ریشے خان بول کے چھیڑتی

تھی کیونکہ پچھلے دنوں وہ اور حان خان کے منہ سے

یوں اچانک ہی ریشے سن چکی تھی۔۔بنفشہ کے

چھیڑنے پہ وہ اسے گھور کے دیکھتی اپنے سر پہ دوپٹا

ٹھیک کرتی پیر پٹکتے ہوئے اوپر کی طرف بڑھ گئی۔۔

Alishey khan

اور حان کبیر خان بیڈ پہ نیم دراز مصروف انداز میں

موبائل استعمال کر رہا تھا جب پریشے خان زور سے

دروازہ کھول کے تھپ تھپ کرتی اندر داخل ہوئی

تھی، اسے موبائل میں مصروف دیکھ کے وہ اپنی

موجودگی کو نظر انداز ہوتے دیکھ کے کمرے کا دروازہ

زور سے بند کرتی ہوئی ایل سی ڈی کی طرف بڑھی،

اور حان کبیر خان نے اس اچانک افتاد پہ بے ساختہ سر

اٹھاتے ہوئے اسکی طرف دیکھا تھا جو اب ایل سی ڈی

Alishey khan

پہ نیوز چینل لگاتی فل والیوم آن کر رہی تھی۔۔ وہ نیوز

چینل لگانے کے بعد اسکے پاس بیڈ کی طرف آنے کی

بجائے صوفے پہ جا بیٹھی، اور حان کبیر خان بغور اسکی

ہر حرکت نوٹ کر رہا تھا۔۔ اسکے نروٹھے چہرے پہ

نظریں جمائے وہ اپنا فون سائیڈ ٹیبل پہ رکھتا صوفے کی

طرف بڑھا تھا۔۔

تمہارے اس شاپنگ کے ڈرامے کی وجہ جان سکتا

ہوں ریشے خان؟۔۔۔ وہ اسکے نزدیک بیٹھتا اسکے بال

کان کے پیچھے کرتے ہوئے آئیبرو آچکا کے مدھم لہجے

Alishey khan

میں استفسار کر رہا تھا جس پہ پریشے خان نے بے ساختہ

تھوک نگلا تھا لیکن اس کی طرف دیکھنے سے گریز برتتی

اپنا پورا دھیان نیوز کی طرف مرکوز کر گئی جہاں عید

کے زیادہ چانسس صبح ہی بتائے جا رہے تھے۔

کچھ پوچھ رہا ہوں میں ؟ابھی کل تو ساری شاپنگ مکمل

کروائی تھی پھر آج یہ ڈرامہ کیوں ؟۔۔۔۔۔وہ اسے

کہنی سے پکڑ کے اپنی طرف کھینچتا اسکی ناک کو اپنے

لبوں میں دبائے گھمبیر آواز میں بولا۔۔

ہمارا۔۔کتنا۔۔۔کچھ۔۔۔

رہتا۔۔۔ہے۔۔۔لیکن۔۔۔آپ۔۔کو۔۔ہماری۔۔

پروا۔۔۔ہو۔۔۔گی۔۔تو۔۔

آپ۔۔ہماری۔۔چیزوں۔۔کی

۔۔طرف۔۔دھیان۔۔دیں۔۔۔گے۔۔نا؟۔۔۔وہ

روہانسی ہوتی ناراضی اور دبے دبے غصے کے ملے جلے

تاثرات سے گویا ہوئی۔۔

آخر ایسا کیا کیا !وہی تو میں پوچھنا چاہ رہا ہوں ریشے خان

رہتا ہے تمہارا؟ جہاں تک مجھے یاد پڑھتا ہے تمہاری ہر

Alishey khan

چھپی ہوئی چیز کی شاپنگ بھی مین نے بذات خود تمہیں

کیا مجھے اپنی بات ڈیٹیل میں سمجھاؤ !کروائی تھی

گی ؟۔۔۔اسکے ڈراموں پہ وہ ذو معنی انداز میں بولتا

اسکے کندھے سے نظر آتی ریڈ سٹریپ میں اپنی

انگلیاں پھنسا کے دھیرے سے کھینچتا آئیبرو اٹھا کے بولا

تھا۔۔اسکی بے باک بات کا مطلب سمجھتے پریشے خان

کے جسم کا سارا خون سمٹ کے چہرے پہ آیا تھا۔۔

ریموٹ اسکے ہاتھ سے چھوٹ کے نیچے زمین پہ گرا تھا،

اس نے اورحان خان کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹانے

Alishey khan

کی کوشش کی تھی لیکن وہ اس سٹریپ میں اپنا ہاتھ

مزید الجھاتا اسے اپنی طرف کھینچ گیا۔۔

تم جانتی تھی آج چاند نظر آنے کی دیر ہو گی اور

اورحان کبیر خان تمہاری روح کی گہرائیوں میں

اسی لئے تم نے یہ !اترنے میں پل نہیں لگائے گا

شاپنگ کا ڈرامہ کریئیٹ کر کے مجھے میرے مقصد سے

جس کی !!ہٹانے کی ناکام کوشش کی ہے بے بی گرل

سزا تمہیں آج رات میں اپنے طریقے سے دوں گا

کیونکہ چاند کی چوبیس شہادتیں موصول ہو چکی ہیں ان

Alishey Khan

شاءاللہ باقی بھی آج ہی ہوں گی اور ہمارا املن بھی آج

۔۔۔۔اور حان کبیر اسکی!!!ہی ہو گا اور جان لیوا ہو گا

ساری چال اپنی زبانی سناتا کچھ اس میں اپنی بے باک

باتیں شامل کرتا اسے حیران ہونے پہ مجبور کر گیا۔۔

وہ کس قدر چالاک انسان تھا پریشے خان صرف سوچ

کے رہ گئی۔۔

یہ۔۔کیسی۔۔باتیں۔۔۔کر۔۔۔رہے

۔۔۔ہیں۔۔۔ہمیں۔۔۔واقعی۔۔۔ہی۔۔۔شاپنگ۔

۔۔پہ۔۔۔نہیں۔۔میرا۔۔۔مطلب۔۔۔مہندی۔۔

Alishey khan

ہاں۔۔۔ مہندی۔۔۔ لگوانے۔۔۔ جانا۔۔۔ہے۔۔۔

وہ جو روہانسی ہوتے ہوئے معصومیت سے اپنی بات

دہرا رہی تھی اچانک سے مہندی کا آئیڈیا اسکے دماغ

میں لہرایا تھا جس پہ ناک سکوڑتی ضدی انداز میں پیر

پٹک کے بولی۔۔

اچھا اور کچھ ؟۔۔۔۔۔وہ اسے ایک جھٹکے میں اپنی

گود میں بٹھاتا پیار سے بولتے ہوئے اسکے لبوں کا پاؤٹ

بناتے انہیں چوم گیا۔۔ پریشے خان شرماتی ہوئی اسکے

سینے میں چھپ گئی، اسے آج اور حان کبیر خان کے

Alishey khan

ارادوں سے ڈر لگ رہا تھا لیکن وہ جانتی تھی آج وہ

وہ پچھلے دنوں سے یوں ہی بے باک ! پیچھے نہیں ہٹے گا

باتیں کرتا اسکی جان سولی پہ لٹکائے اسے بار بار چاند

رات کا ملن یاد کرواتا رہتا تھا جس پہ وہ نا چاہتے ہوئے

بھی سرخ پڑ جاتی تھی۔۔

کیا واقعی ہی صبح عید ہو جائے گی کبیر ؟۔۔۔۔۔ کچھ دیر

خاموش رہنے کے بعد وہ اسکی سفید شرٹ کے بٹنوں

سے کھیلتی معصومیت سے استفسار کرنے لگی۔۔

Alishey Khan

وہ!! اللہ بہتر جانتا ہے لیکن چانس تو یہی ہیں۔۔۔۔

اسے نارمل انداز میں جواب دیتا اسکی گردن پہ جھک

گیا۔۔اسکی گردن پہ اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتے وہ

اسکی کمر پہ بے باکی سے ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔

پھر آپ ہمیں مہندی لگائیں گے؟ ہم نے آپ کے

موبائل میں دیکھا تھا اس میں شوہر چاند رات والے

دن اپنی بیوی کو مہندی لگاتا ہے!! وہ معصومیت۔۔۔۔

سے اسکی شرٹ کو کندھوں سے اپنی مٹھیوں میں

دبوچتی کیوٹ انداز میں بولی، اپنی گردن پہ اسکی بڑھتی

Alishey khan

شدت محسوس کرتے اس نے بمشکل اپنی سسکی روکی

تھی۔۔

بے بی گرل جب میں تمہارے وجود کو اپنی شدتوں

سے رنگنے کا خواہشمند ہوں تو کیا تمہیں ابھی بھی مجھ

سے مہندی لگوانے کی ضرورت ہے؟۔۔۔وہ اسکی

دھڑکنوں کو بے باکی سے اپنے لبوں سے چھوتا چہرہ اٹھا

کے اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتا اپنے لبوں پہ

زبان پھیرتے بے حد بے باکی سے گویا ہوا۔۔اسکے

Alishey Khan

انداز پہ وہ شرم وحیاء سے لال ٹماٹر بنتی جلدی سے اسکے

سینے میں چھپی تھی۔۔

"عید الفطر کا !!جی تو ناظرین ہم آپ کو بتاتے چلیں

چاند نظر آگیا ہے، مرکزی رویت حلال کمیٹی ابھی کچھ

دیر تک حتمی اعلان کرے گی!! "۔۔۔

وہ دونوں ابھی ایک دوسرے میں گم تھے جب نیوز

چینل پہ نیوز اینکر کو چیخ چیخ کے ایک یہی بات بار بار

Alishey Khan

بولتے سن کے پریشے خان اسکے سینے سے چہرہ باہر

نکالتی خوشی سے چیخی تھی۔۔

کبیر!!آگیا نظر چاند کا عید!!! سے خوشی وہ۔۔۔۔۔۔

پاگل ہوتے ہوئے اسکی گردن کے گرد ہاتھوں کا حصار

باندھتی چیخ رہی تھی، اور حان کبیر خان نے بھرپور

انداز میں مسکراتے ہوئے اسکی طرف دیکھا تھا جو یوں

ریکٹ کر رہی تھی جیسے یہ نیوز صرف اسکے کانوں تک

پہنچی ہو۔۔

Alishey Khan

۔۔۔۔اور حان کبیر !!ہمارے ملن کا چاند بے بی گرل

خان نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے اسکے کان کی لوں

دانتوں میں دباتے اسے چھیڑ اتھا، پریشے خان جھینپتی

ہوئی اس سے الگ ہونے کی تگ و دو کرنے لگی۔۔

ہمیں نیچے سب کو بتانا ہے چاند نظر آگیا !!چھوڑیں

۔۔۔۔اپنی کمر کے گرد اسکا مضبوط ہوتا حصار!!ہے

محسوس کر کے وہ سرخ گالوں سے چہکتی ہوئی بولی۔۔

Alishey khan

کیا تمہیں ابھی بھی لگ رہا ہے کسی کو چاند نظر آنے کے بارے میں علم نہیں ہوا ہو گا؟؟۔۔۔۔۔اپنے کمرے کی کھلی کھڑکی سے مردان خانے کی طرف سے آتی فائرنگ اور آتش بازی کی آوازیں سنتے ہوئے اور حان خان ہولے سے ہنس کے نفی میں سر جھٹکتے ہوئے بولا تھا۔۔ مردان خانے میں اس وقت زوار خان اور اسکے تمام دوست موجود تھے جو ہمیشہ چاند رات پہ یوں ہی ہلا گلا کرتے پورے سوات میں

Alishey Khan

گولیوں کی۔ تھر تھراہٹ سے اعلان کرتے تھے کہ

چاند نظر آگیا ہے۔۔

لیکن پہلے ہمیں سب کو بتانا تھا۔۔۔۔وہ منہ پھولا کے

بولی۔۔

اہمم!! پہلے ہم دعا مانگتے ہیں!! وہ اسکے سر پہ۔۔۔۔

دوپٹا دیتے اسکی پشت اپنے سینے سے لگا کے اسکے ہاتھ

دعا کے لئے اٹھاتا ان نازک ہاتھوں کے نیچے اپنے

دونوں ہاتھ رکھ گیا۔۔وہ دونوں مدھم آواز میں پوری

Alishey Khan

زندگی کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے

ساتھ ساتھ اپنی رمضان کی کی گئی تمام تر عبادت کی

قبولیت کی دعائیں مانگنے لگے۔۔ تمام دعائیں مانگ کے

پریشے خان اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرنے ہی والی تھی

جب وہ زور سے اسکے ہاتھ تھام گیا۔۔

یا اللہ اگلی عید پہ مجھے ایک چھوٹی سی پیاری سی ریشے

بولو !!ڈول کے ساتھ کھیلنے کی توفیق عطا فرمانا

۔۔۔۔وہ اللہ سے سچے دل سے دعا مانگتا پریشے !! آمین

خان کے کان کی لوں دانتوں میں دباتا اسے آمین

Alishey Khan

بولنے پہ مجبور کرنے لگا۔۔ پریشے خان اسکی دعا کا

مطلب سمجھتی شرمیلی سی مسکراہٹ کے ساتھ منہ میں

آمین دہراتی اسکے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی۔ اور حان

کبیر خان کا دلکش قہقہ بلند ہوا تھا۔۔

____

یہ بھی دن آنا تھا جب سردار اور حان کبیر خان نے

ایک مہندی کے آرٹسٹ کی سروسز فراہم کرنی

تھیں۔۔۔ وہ گہری سانس بھر کے بولتی اسکی سرخ

Alishey khan

ہتھیلی پہ مہندی کی نوک رکھ گیا۔۔وہ اسکی بات پہ

اتراتے ہوئے کھکھلائی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسے ٹکی!! صحیح سے گول کریں ناکبیر

بناتے دیکھ کے وہ باقاعدہ اسکی ٹیچر بنی ہوئی تھی۔۔

اچھایوں؟۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنے ہاتھ میں تھوڑی صفائی

لا کے اسکی ٹکی کو ہر طرح سے برابر کرتا معصومیت

سے بولا۔۔اسے اس وقت مہندی لگانا دنیا کا مشکل کام

لگ رہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا اسکی بیوی کے نازک ہاتھ

Alishey Khan

اسکے خراب مہندی لگانے کی وجہ سے برے نظر

ائیں۔۔

اب درمیان میں لکھنے کی جگہ بھی !شاباش !ہاں یوں

چھوڑیں۔۔۔۔وہ اپنی ہتھیلیوں پہ لگی مہندی کو دیکھ

کے اسے شاباشی دیتی مزید سیکھا رہی تھی۔۔وہ اسے

شاباش دیتی اتنی پیاری لگی تھی کہ وہ مہندی چھوڑ کے

اپنے ہاتھ سے اسکے جبڑے کو اپنی گرفت میں لیتا ہمیشہ

کی طرح اسکے لبوں کا پاؤٹ بناتے انہیں شدت سے

بھرپور انداز میں چومتا اسکی سانسیں خود میں الجھا گیا،

Alishey Khan

اس نے اسکے اس اچانک ریکشن پہ آنکھیں پھیلائے

اسکی طرف دیکھا تھا جو اسے آنکھ ونک کرتا اسکے

ہونٹوں کو آزادی بخشتے پھر سے مہندی پکڑ کے اسکی

ہتھیلی پہ نوک رکھ گیا۔۔اب تو پریشے خان میں اتنی

ہمت نہیں ہو رہی تھی اسے آگے گائیڈ بھی کرسکے، وہ

سرخ پڑتی اپنی نظریں جھکا گئی تھی۔۔اسکی خاموشی

محسوس کرتے وہ اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا اسکے دونوں

ہاتھوں پہ لگائی گئی اپنی مہندی میں جانِ کبیر لکھنے لگا۔۔

اسے دونوں ہاتھوں پہ جانِ کبیر لکھتے دیکھ کے پریشے

Alishey Khan

خان شرم سے اسکے کندھے میں اپنا چہرہ چھپا گیا۔۔

اسکی نوٹنکی پہ اور حان کبیر خان کا مزید ایک قہقہ

کمرے کی زینت بنا تھا۔۔

بس میں اتنی ہی مہندی لگاؤں گا باقی الٹے ہاتھوں سے

اوکے ؟۔۔۔۔وہ گہری !ہم پارلر سے لگوائیں گے

سانس بھر کے مہندی سینٹرل ٹیبل پہ رکھتے اسے اپنی

گود میں اٹھائے الماری کی طرف بڑھا۔۔الماری سے

اسکی بڑی سی چادر نکالتے وہ اسے لئے ڈریسنگ مرر کی

طرف بڑھ گیا۔۔اسے ڈریسنگ ٹیبل پہ بٹھائے وہ

Alishey khan

اسکے سر پہ پیار سے چادر اوڑھنے لگا لیکن اس دوران

اس نے اسکی مہندی کو احتیاط سے بچایا تھا۔۔

ہم کہاں جا رہے ہیں کبیر ؟۔۔۔۔ اپنے ہاتھوں میں

لگی خوبصورت مندی کو پیار سے دیکھنے کے بعد وہ

ایکسائیڈڈ انداز میں استفسار کرنے لگی۔۔

سوات کی گلی گلی گھومنے ریشے بے بی (اپنے ملن پہ)

۔۔۔۔وہ اپنی مسکراہٹ ضبط کر کے بولتا اسکے !!گرل

Alishey Khan

ماتھے پہ اپنے لب رکھتا اس کا چہرہ ڈھکتے اسے پھر سے

اپنی گود میں اٹھا گیا۔۔

واقعی؟ کیا ہم پیدل جائیں گے؟؟۔۔۔۔۔وہ اتنی

ایکسائیٹڈ تھی کہ جو منہ میں آیا بول گئی۔۔اسکی بے

تکی بات پہ اور حان کبیر خان کو سمجھ نہ آیا اسے

آنکھیں دیکھائے یا قہقہ لگا کے ہنسے؟

نہیں میری گود میں بیٹھ کے۔۔۔۔وہ اپنی ہنسی روک

کے فقط اتنا ہی بولتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اور پھر

Alishey Khan

اسکی بات کا مطلب سمجھتے کچھ ہی دیر میں پریشے خان

کبیر ہمیں نیچے" کی کچھ ایسی آوازیں بلند ہونے لگی

"سب کیا سوچیں گے" "اتاریں

(پارٹ ون) روحِ محبت۔۔۔۔ آخری قسط

داستر °° جادو °ر °دي دامينہ ا°و ز °ده

داستر °° جادو °ر °دي دامينہ ا°و ز °ده

جانان جانان

Alishey.khan

جانان چ° پکا° اوسي °و مره °کلا° دنیا°° ده

جانان چ° پکا° اوسي °و مره °کلا° دنیا°° ده

جوں جوں وہ گاڑی کی رفتار بڑھا رہا تھا ویسے ہی پریشے خان کا دل دھک دھک کرتا کانوں میں دھڑک رہا تھا۔۔ گاڑی میں چلتے پختون رومانٹک گانے کو سنتی وہ بار بار اپنی شرم سے اپنی نظریں جھکا جاتی۔ اور حان کبیر خان ہولے سے اپنی خوبصورت آواز میں اپنا فیورٹ پشتو گانا گنگناتا وقفے وقفے سے پریشے خان کی

Alishey Khan

طرف دیکھ رہا تھا جو اسکے کہنے کے مطابق اپنے وجود

کے ساتھ ساتھ چہرے کو بھی اچھے سے ڈھکے ہوئے

تھے، گاڑی کے مرر بلیک تھے، باہر سے کوئی بھی ان

کی طرف دیکھ نہیں سکتا تھا، لیکن اورحان کبیر خان کا

حکم تھا جب تک وہ اپنی مطلوبہ منزل تک نہیں پہنچ

جاتے وہ اسے اپنا وجود تو کیا اپنا چہرہ بھی غلطی سے نہیں

دیکھائے گی ورنہ کوئی بعید نہیں تھی وہ گاڑی میں ہی

شروع ہو جاتا۔ اورحان کبیر خان کو اپنے سامنے اسکا

ڈھکا ہوا چہرہ گوارا تو نہیں تھا لیکن اپنے جذبات کو کچھ

Alishey khan

دیر بیڑیاں پہنانے کے لئے یہ ضروری تھا۔وہ سوات

کی اونچی نیچی سڑکوں پہ تیز رفتار میں اپنے ایک ہاتھ

سے گاڑی سنبھالتا دوسرے ہاتھ سے پریشے خان کے

چوڑیوں سے سجے نازک ہاتھ پہ وقفے وقفے سے اپنے

لب رکھ رہا تھا۔۔

جانان جانان جانان جانان

جانان جانان جانان جانان

Alishey Khan

اور حان کبیر خان کے منہ سے گانے کے یہ بول سنتی

پریشے خان سرخ پڑی تھی وہ ایک دفعہ پھر پیار سے

اسکے ہاتھ کی پشت پہ اپنے لب رکھتا اسکے اسی ہاتھ کو

اپنے سینے میں قید کر گیا۔۔ پریشے خان کو اپنے ہاتھ کے

نیچے اسکی تیز تیز دھڑکنوں کی آواز بخوبی سنائی دے

رہی تھی۔ وہ اسے حویلی سے یہ بول کے باہر لایا تھا کہ

اسے سوات کی گلی گلی گھمانے جا رہا ہے جبکہ ایسا نہیں

تھا ایسے پارلر بھیج کے ایک گھنٹہ گاڑی میں اسکا انتظار

کرنے کے بعد وہ اب پہاڑوں کے درمیان اپنی گاڑی

Alishey Khan

چلاتا نا جانے اسے کہاں لے کے جا رہا تھا؟ وہ جاننے

سے قاصر تھی اور نہ ہی اتنی ہمت بچی تھی کہ اس سے

استفسار کر سکے کیونکہ اورحان خان کی خمار آلود سرخی

چھلکتی کرسٹل گرے آنکھوں کو دیکھ کے وہ بہت کچھ

سمجھ رہی تھی۔وہ آج اپنی چاند رات کو شاندار بنانے

کے چکروں میں واقعی ہی اسے چھوڑنے نہیں والا

تھا۔۔

Alishey Khan

کچھ ہی دیر میں اورحان کبیر خان نے ایک خوبصورت سی جھیل کنارے ایک دم سے اپنی گاڑی کو بریک لگائی تھی جس پہ گاڑی کے ٹائر چرچرائے تھے۔ پریشے خان نے اورحان کبیر خان کا کندھا تھامتے خود کو ڈیش بورڈ سے ٹکرانے سے بچایا تھا۔ اورحان کبیر خان نے مبہم سا مسکراتے ہوئے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی گود میں شفٹ کیا تھا جس پہ وہ بھوکھلائی تھی، وہ اسکے بھوکھلانے کی پرواکئے بغیر اسے یوں ہی لئے اپنی گاڑی سے باہر نکلتا اپنے کندھے پہ اٹھا گیا۔۔ پریشے

Alishey Khan

خان نے تھوک نگلتے ہوئے آس پاس کے مناظر دیکھے

تھے، آس پاس سوائے پہاڑوں، بڑے بڑے درختوں

، پودوں اور جھیل کے علاوہ پریشے خان کو کچھ نظر

نہیں آرہا تھا، پریشے خان کو اس سنسان سی جگہ سے

بے ساختہ خوف محسوس ہونے لگا جس پہ وہ اورحان

کبیر خان کی گردن کے گرد ہاتھ ڈالتی سہمتے ہوئے اس

کی گردن میں اپنا چہرہ چھپا گئی۔۔ اورحان کبیر خان نے

مسکراتے ہوئے اسکی کمر پہ ہاتھ پھیرتے اسے شانت

کیا تھا۔

Alishey khan

ک۔ کبیر ۔۔ ہم۔ ہمیں ۔۔ ڈر ۔۔ لگ ۔۔ رہا۔۔ ہے۔

۔۔وہ روہانسی ہوتی مدھم آواز میں بولی۔

۔۔۔۔۔وہ اس کی بات کو!! لگنا بھی چاہیئے بے بی

زومعنی انداز میں لیتا اپنی مسکراہٹ ضبط کر کے بولتا

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے کچھ آگے کی طرف بڑھتا

جارہا تھا۔۔

ہم۔۔ ہمیں ۔۔ اس ۔۔ جگہ ۔۔۔۔ سے ۔۔ ڈر ۔۔۔ لگ

۔۔۔ رہا۔۔۔ ہے ۔۔ اپنے ارد گرد بالکل خاموشی اور

Alishey Khan

شانتی محسوس کرتی وہ اسکے کندھوں میں ناخن گاڑتی

دانت کچکچاتے ہوئے اسے اپنی بات کا صحیح والا مطلب

سمجھا رہی تھی۔۔

میرے ہوتے ہوئے تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں

ہے بے بی گرل !شش !! وہ اسکے کان میں۔۔۔۔۔۔

ہولے سے اسے خاموش رہنے کا بولتے ہوئے آگے

کی طرف بڑھتا رہا۔۔ اور حان کبیر خان نے کچھ قدم

مزید اٹھائے تھے جب پریشے خان کی نظریں سامنے

موجود ووڈن ہاؤس کی طرف اٹھی تھیں۔۔ ووڈن

Alishey khan

ہاؤس جھیل سے کچھ ہی فاصلے پہ موجود رنگ برنگی

خوبصورت لائٹوں سے سجا بے حد خوبصورت منظر

پیش کررہا تھا، یہ خوبصورت منظر دیکھ کے پریشے خان

کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔۔وہ اسکی پھیلی

آنکھوں کو دیکھ کے مسکراتا ہوا ووڈن ہاؤس کے بالکل

قریب آچکا تھا۔۔لکڑیوں کی سیڑھیاں چڑھتے وہ

پریشے خان کو ہنوزا اپنے کندھے سے لگائے اندر کی

طرف بڑھا تھا۔۔اندر کا منظر اس سے بھی زیادہ

خوبصورت تھا۔۔وہ لکڑی کے جدید ڈیزائن سے بنا

Alishey khan

ایک خوبصورت اور چھوٹا سا گھر تھا، پورے گھر کو

گلاب کے سرخ پھولوں اور سرخ غباروں سے سجایا گیا

تھا۔ گھر کے اندر داخل ہوتے ہی کچھ فاصلے پہ چھوٹا سا

لاؤنج تھا جو ایک صوفہ، دو لکڑیوں کی جدید کرسیوں

اور ایک ٹیبل پہ مشتمل تھا جبکہ لاؤنج کے بالکل بائیں

طرف ایک گلاس ڈور تھا جس کی مدد سے باہر جھیل کا

خوبصورت سا منظر با آسانی دیکھا جا سکتا تھا، جھیل میں

اٹھتی پانی کی لہریں بے حد دلکش لگ رہی تھیں، یہ دل

کو سکون دینے والا منظر تھا۔۔ ووڈن ہاؤس کی

Alishey khan

سیڑھیوں سے لے کے لاؤنج اور لاؤنج سے پچھلے

کمرے تک زمین پہ پھولوں کی مدد سے ایک راہداری

بنائی گئی تھی، گھر میں داخل ہوتے ہی اورحان کبیر

خان لکڑی کا دروازہ بند کرتا پریشے خان کے نازک

پیروں سے درمیانے سائز کی ریڈ بلاک ہیل اتار کے

زمین پہ پھینکتا اس کو اپنے کندھے سے اتار کے نیچے

زمین پہ پڑے گلاب کے پھولوں پہ کھڑا کر گیا، گلاب

کے پیروں کی ٹھنڈک اپنے پیروں تلے محسوس کرتے

پریشے خان کو اپنے دل میں سکون اترتا محسوس ہوا تھا،

Alishey khan

وہ گلاب کی دیوانی تھی۔پریشے خان کسی ٹرانس کی

کیفیت میں اس خوبصورت سے گھر کو دیکھ رہی تھی،

اس دلکش سجاوٹ کو دیکھ کے وہ نم آنکھوں سے

اور حان کبیر خان کی طرف دیکھنے لگی جو بلیک پینٹ اور

وائٹ شرٹ میں ملبوس ماتھے پہ بکھرے سیاہ بالوں کو

انگلیوں سے سنوارتے اپنی کرسٹل گرے سرخی مائل

آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر لئے اسی

کی طرف دیکھ رہا تھا۔شرٹ کے سلیو ہمیشہ کی طرح

کہنیوں تک فولڈ تھے۔۔

Alishey khan

یہ۔۔سب۔۔آپ۔۔۔نے۔۔۔کیا۔۔۔ہے؟۔۔

وہ حیرانگی کے عالم میں بھیگی آواز میں استفسار کرنے

لگی۔۔

نہیں کوئی خلائی مخلوق بلوائی تھی یہ سب کروانے کے

لئے۔۔۔اور حان کبیر خان نے کبھی کو سیدھے منہ

جواب دیا ہو، اسے بے یقین دیکھ کے وہ اپنی مسکراہٹ

ضبط کرتا نفی میں سر ہلا کے بے حد سنجیدگی سے گویا

ہوا، وہ اسے مسکراہٹ روکتے دیکھ چکی تھی اسی لئے

اسکی بات کو اسکی شرارت سمجھتی وہ دھڑکتے دل سے

Alishey khan

ان پھولوں پہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے لگی۔۔وہ

جیسے جیسے قدم اٹھا رہی تھی بالکل ویسے ہی اسکا دل

پسلیوں سے ٹکرا رہا تھا۔۔اور حان کبیر خان اپنی بلیک

پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اسی کی طرح چھوٹے

چھوٹے قدم اٹھاتا اسکے ہمقدم چلنے لگا۔۔

یہ۔۔بہت پیارا ہے۔۔۔۔پریشے خان نے سچے دل

سے اس چھوٹے سے خوبصورت گھر کی تعریف کرتے

اور حان کبیر خان کی طرف دیکھا تھا۔۔

Alishey khan

کون؟میں؟۔۔۔۔وہ جان بوجھ کے انجان بنتا اسکی

طرف جھک کے اسکے شانے کے ساتھ اپنا شانہ

ٹکراتے استفسار کرنے لگا، ایسا کرتے وہ واقعی ہی بہت

پیارا لگا تھا، پریشے خان نے لرزتی پلکوں سے نظریں

جھکائی تھی، اسکے چہرے پہ ہنوز پردہ تھا۔۔

یہ۔۔گھر۔۔۔وہ ناک سکوڑ کے معصومیت اور

شرارت آمیز لہجے میں بولی۔۔

Alishey khan

تو مطلب میں نہیں ؟۔۔۔۔۔وہ اسے آنکھیں دیکھا

کے مدھم آواز میں چہرے پہ مصنوعی روعب دار

تاثرات سجائے استفسار کرنے لگا۔۔

نہیں۔۔۔۔۔وہ اپنا نچلہ لب دبائے شرارت سے بولی،

اور اسے یہی شرارت مہنگی پڑی تھی کیونکہ وہ اگلے ہی

پل پھر سے اسکی بانہوں میں موجود تھی۔وہ اسے

اٹھائے جارحانہ انداز میں لاؤنج کے پیچھے موجود

کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔

Alishey khan

ک۔کبیر۔۔۔۔۔۔اس نے معصومیت سے ڈار ک

براؤن آنکھیں ٹپٹپاتے سٹپٹا کے اسے پکارا تھا لیکن وہ

اسکے سٹپٹانے کا اثر لئے بغیر اسے کمرے کے بیڈ پہ پٹکتا

اس پہ جھکا تھا۔جہاں اسکے باڈی بلڈر وجود کو خود پہ

محسوس کرتے پریشے خان کی جان ہوا ہوئی تھی وہی پہ

نظروں کا زاویہ بدلنے پہ نگاہوں کا مرکز یہ درمیانے

سائز کا کمرہ بنا تھا جس میں اس بیڈ کے ساتھ ساتھ

صرف ایک واحد لکڑی کی چھوٹی مگر جدید طرز کی

الماری موجود تھی جبکہ الماری کے بائیں طرف ایک

Alishey Khan

لکڑی کا دروازہ تھا جو شاید واشروم کا تھا یا ڈریسنگ روم

کا وہ سمجھ نہ پائی کیونکہ دروازہ بند تھا۔بیڈ پہ سفید رنگ

کی بیڈ شیٹ پہ موجود تازے گلاب کے پھول کمرے

میں بھینی بھینی خوشبو پیدا کر رہے تھے، پورے کمرے

کو کینڈل لائٹس اور سرخ دل والے غباروں کے

ساتھ بے حد خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

اس گھر کی ایک ایک چیز میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی

اچھی !!ریشے بے بی گرل کے لئے سجائی ہے

لگی؟؟۔۔۔۔۔وہ اسکی آنکھوں میں اس گھر کو لے

Alishey khan

کے اشتیاق محسوس کر چکا تھا لیکن پھر اسکی اتنی

خاموشی محسوس کر کے وہ اسکے ڈھکے ہوئے چہرے

سے چادر ہٹاتا مصروف انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔

ابھی پریشے خان شرما کے کوئی جواب دیتی جب

اور حان کبیر خان کو سٹل ہوتے ہوئے اپنی طرف

دیکھتا پا کے وہ کنفیوز ہوتی نظریں جھکا گئی، وہ اپنی بڑی

بڑی کرسٹل گرے آنکھوں کو پھیلا کے مزید بڑا کئے

اسکے چہرے کا طواف کرتا جارہا تھا، اس کی زبان جیسے

گنگ ہوئی تھی۔۔۔۔منہ سے ایک بھی لفظ نکالے

Alishey Khan

بغیر اور حان کبیر خان نے اسکے ماتھے کو شدت سے

اپنے لبوں سے چھوا تھا۔۔

۔۔۔۔اسکے لائٹ سے میک اپ!! بہت خوبصورت

میں دھمکتے چہرے کو دیکھ کے وہ مسمرائز ہوا تھا۔اس

کی تعریف پہ وہ ریلکس ہوئی تھی ورنہ اسے لگ رہا تھا وہ

اچھی نہیں لگ رہی جو وہ اسے آنکھیں پھیلا کے دیکھتا

جا رہا ہے۔

Alishey Khan

بہت سوچا کہ !جانتی ہو ریشے خان میں نے بہت سوچا

!!مجھے تم سے محبت کب ہوئی تھی؟ لیکن جواب نہیں ملا

اللہ جانے کب تم نے مجھے اپنی محبت میں گرفتار کیا ہے

؟۔۔۔اپنے پرانے الفاظ !!کہ مجھے خبر بھی نہ ہوئی

آج بھی مجھے اپنے کان میں گونجتے ہوئے محسوس

جب میں تمہیں ہرٹ کرتا ہوا آسانی سے !ہوتے ہیں

مجھے پریشے خان نہیں پسند۔۔ نہیں پسند" بول دیتا تھا

"اور نہیں پسند۔۔

Alishey khan

یہ میرا ایک ماہ پہلے کا مؤقف تھا لیکن آج میرا مؤقف

مجھے پریشے خان پسند ہے۔۔بے حد پسند ''تبدیل ہے

ہے۔۔اور حد انتہاء تک پسند ہے۔ تمہارا خوبصورت

سانولا سلونا حسن مجھے پسند ہے۔۔ تمہارا مجھے چھٹیاں

لکھنا مجھے بے حد پسند ہے۔ میں اور حان کبیر خان اپنے

دل سے اقرار کرتا ہوں مجھے پریشے خان کی روح سے

تمہاری ظاہری خوبصورتی سے توجو !محبت ہو چکی ہے

ہوئی ہے لیکن تمہارے معصوم اور خوبصورت سے

دل سے جو محبت ہوئی ہے وہ کسی سے نہیں ہوئی۔۔

Alishey khan

تمہاری معصوم نازک اداؤں سے جو عشق ہوا ہے وہ

کسی چیز سے نہیں ہوا۔۔ تمہاری موجودگی میرے لئے

بے حد ضروری ہو چکی ہے، تم کچھ دیر میرے پاس نہ

ہو تو اپنا آپ خالی خالی سا لگتا ہے۔۔ مجھے رخصتی سے

پہلے تمہاری کیوٹ حرکتوں سے شاید اس لئے چڑ تھی

کیونکہ تم ویسی حرکتیں سب کے سامنے کرتی تھی جبکہ

میرا دل شاید کہیں نہ کہیں چاہتا تھا تم وہ تمام شرارتیں

وہ تمام حرکتیں صرف میرے سامنے کرو۔۔ کوئی بھی

تمہاری ان کیوٹ حرکتوں کو دیکھ نہ پائے۔۔ میں ان

Alishey khan

تمہارے اور اپنے درمیان ! تیس دن تم سے دور رہا

کوئی جنسی تعلق قائم نہیں کیا صرف اس لئے کیونکہ

میں تمہیں سمجھنا چاہتا تھا۔۔ میں نے شادی سے پہلے

دعویٰ تو کیا تھا کہ میں یہ شادی صرف تمہاری اکڑ

توڑنے اور تمہیں اپنی غیرت اور مردانگی دیکھانے

کے کئے کر رہا ہوں لیکن تم پہلے دن ہی مجھے بری طرح

جب تم نے مجھے بولا کبیر ہم ”سے اٹریکٹ کر گئی،

گھونگھٹ کے نیچے ہیں ہمیں الماری میں مت

۔۔باخدا تم میری دھڑکنوں میں طغیانی مچا“ دھونڈھیئے

Alishey khan

گئی تھی۔۔ تمہارا ہر معصوم ایکٹ، تمہارا گلاب جامن

کھانا، ٹی وی پہ ٹوم جیری دیکھنا، میرے کندھے سے سر

ٹکالینا، یہ سب دیکھ کے مجھ میں ہمت ہی نہ پڑی کہ اس

نازک لڑکی کے نازک وجود سے کوئی سختی برتی پاؤں

جس کے دل کا قتل میں نے خود کیا تھا۔۔ ان تیس

دنوں میں تم جب جب میرے قریب آئی ہو میری

دھڑکنوں میں ادھم مچا کے دور ہوئی ہو۔ ہر رات دل

چاہتا تھا تمہاری روح میں اترنے کا فریضہ انجام دے

لوں لیکن ایک ڈر ہوتا تھا صبح روزہ ہو گا اور اگر

Alishey khan

روزے میں میں تمہارے خوبصورت چہرے اور وجود

کو دیکھ کے پھر سے بہک گیا اور اپنا روزہ توڑنے کا سبب

بن گیا تو؟؟ صرف ایک یہی وجہ تھی جو میں ہمارے

درمیان اس تعلق کو چاند رات پہ قائم کرنا چاہتا تھا

تاکہ چاند رات کے ساتھ ساتھ اپنی عید کی ہر رات

اور صبح تمہارے وجود پہ اپنی شدتوں کی مہر رقم کر کے

۔۔۔۔۔۔وہ اسکے !!خوبصورت اور خوشگوار بنا سکوں

وجود سے چادر ہٹائے بغیر اسکے چہرے پہ اپنی نظریں

جمائے مدھم آواز میں پریشے خان کے متعلق اپنے

Alishey Khan

خیالات کا اظہار کرتا اسکے کانوں میں محبت کا رس

گھولنے لگا۔ آخری جملے بولتے ہوئے وہ شرارت سے

کچھ بے باک ہوا تھا جس پہ وہ ہمیشہ کی طرف شرم سے

لال پڑ گئی۔۔

کہتے ہیں محبت ہمیشہ کشش ڈھونڈھتی ہے اور یہ کشش

مجھے تمہارے معصوم سے دل سے محسوس ہوئی ہے،

تمہاری سانولی سلونی رنگت سے ہوئی ہے، تمہارا

حسن، تمہارے وجود میں گھلی سرخیاں اس قدر پر

کشش ہیں کہ میرے نزدیک تم حوروں کو مات دے

Alishey khan

تم میرے لئے زمین پہ جنت کا ایک راستہ ہو !!جاؤ

کیونکہ تم اور حان کبیر خان کی روحِ محبت ہو۔۔۔۔

اسکی نم ہوتی آنکھوں کو دیکھتے وہ ان پہ باری باری اپنے

لب ثبت کرتا مزید گویا ہوا تھا۔۔ اسکے لب اپنی

آنکھوں پہ محسوس کرتی وہ ایموشنل ہوتے رو پڑی۔۔

اسکی محبت سے لبریز لہجے میں کہی گئی باتیں اسے

رلانے کا سبب بنی تھی جس پہ وہ اپنا ماتھا پیٹ کے رہ

گیا۔۔

Alishey Khan

جب شوہر اظہارِ محبت !یہی مسئلہ ہوتا ہے تم لڑکیوں کا

نہ کرے تو ان رومانٹک اور جب وہ بیچارا اتنے الفاظ

جمع کر کے اظہارِ محبت کر دے تو جوابا اظہارِ الفت

کرنے کی بجائے یوں آنسوؤں کی نہریں بہانا تم لڑکیاں

اپنا فرض سمجھتی ہو۔۔۔۔۔ اسے روتے دیکھ کے وہ

اسکے آنسو شدت سے اپنے لبوں سے چنتا ہوا سر جھٹک

کے مسکراتے ہوئے بولا۔

کیا مطلب ؟ آپ اور کتنی لڑکیوں سے اظہارِ محبت کر

چکے ہیں جو آپ کو اتنا ایکسپیرینس ہے ؟۔۔۔ اسکے

Alishey Khan

جملوں پہ وہ رونا بھول کے اسکی سفید شرٹ کا گریبان

تھامتی بیویوں والے شکی انداز میں غصے سے گویا

ہوئی۔اس اچانک افتاد پہ اورحان کبیر کی آنکھیں

پھیلی تھیں،وہ اپنی ہنسی بمشکل دبائے اسکی طرف

دیکھنے لگا۔

ایک تو وہ تھی جسے میں دل سے بے بی گرل بولتا ہوں

کیونکہ وہ میرا بچہ ہے اور ایک وہ ہے جس پہ جب ٹوٹ

کے پیار آئے تو روحِ محبت بول دیتا ہوں اور ایک باؤلی

سی لڑکی جو مجھے چٹھیاں لکھ کے اتنی مشقت سے بھیجتی

Alishey Khan

تھی جسے ریشے خان بول کے اسکے چہرے پہ بکھرے

بالوں کو کانوں سے پیچھے سمیٹنے کا دل کرتا ہے۔۔۔وہ

پیار سے بولتا اسکے سٹیرٹ سلکی بال کان سے پیچھے

کرنے لگا جن پر سے اس نے اسکے چہرے کے ساتھ

ہی چادر ہٹائی تھی۔اسکا وجود ہنوز چادر میں چھپا ہوا

تھا۔اسکے چنے گئے الفاظ اس قدر خوبصورت تھے کہ

پریشے خان جو غصے سے لال ہوئی تھی اچانک سے اسکے

چہرے پہ شرم وحیا کے خوبصورت رنگ بکھر گئے۔۔

Alishey khan

اور ایک وہ ہے جو اپنے ہاتھوں پہ مجھ سے مہندی

لگوانے کی فرمائش کرتی ہے اور میں جانِ کبیر لکھ کے

۔۔اس حساب !!اسے شرمانے پہ مجبور کر دیتا ہوں

!سے تقریباً چار لڑکیوں سے اظہارِ محبت کر چکا ہوں

اب !چونکہ اسلام میں چار شادیوں کی خواہش ہے

میری سزا بتاؤ؟۔۔۔۔۔وہ اپنے گریبان پہ موجود اسکے

مہندی سے سجے ہاتھوں کو اپنی ناک کے قریب لا کے

ان کی خوشبو محسوس کرتا شدت آمیز لہجے میں بولتے

انہیں چوم گیا۔اسکی ہتھیلیوں پہ مہندی خود لگوانے

Alishey khan

کے بعد باقی کے دونوں الٹے ہاتھوں پہ اس نے پارلر

سے لگوانے کا حکم دیا تھا جس پہ پریشے خان نے

شرماتے ہوئے اپنی مہندی میں چھپا کے ایک چھوٹی سی

تحریر لکھوائی تھی جس پہ ابھی تک اورحان کبیر خان

کی نظر نہیں پڑی تھی۔۔وہ اسکی مہندی کی خوشبو خود

میں اتار رہا تھا جب اسکے سکتے ہاتھوں پہ مہندی کے

"سردار خان کی سردارنی" ڈیزائن میں چھوٹا چھوٹا

پڑھتے ہوئے اسکے لب اپنے آپ مسکرائے تھے،

اسکی مہندی خشک ہو چکی تھی، اس تحریر کو پڑھتے

Alishey khan

اورحان کبیر خان نے اسے شوخ نظروں سے دیکھتے

ان پہ پھر سے اپنے لب رکھے تھے، اسکی باتوں پہ سرخ

پڑتی پریشے خان اسکی ٹھوری کے ڈمپل کو ایک نظر

دیکھ کے شرم سے نظریں جھکا گئی۔ وہ اسے اپنے ڈمپل

سے نظریں چراتے دیکھ کے ہمیشہ کی طرح اپنی

مسکراہٹ ضبط کر گیا۔۔ اورحان کبیر خان نے اسکے

خوبصورت چہرے پہ نظریں جماتے اسکے وجود سے

کالی چادر اتارنے کی غرض سے ہاتھ بڑھایا تھا، اسے

اپنی چادر اتارتے دیکھ کے وہ تھوک نگلتی ہوئی اسکے

Alishey Khan

ہاتھوں پہ اپناہاتھ رکھ گئی، وہ اسکے ہاتھ نرمی سے دور

ہٹاتا ایک جھٹکے سے اسکے وجود سے چادر الگ کر گیا،

اسکے وجود سے چادر الگ کرنے کی دیر تھی جب

اور حان کبیر خان کی کرسٹل گرے آنکھیں پہلے سے

زیادہ خمار آلود ہوئی تھیں۔۔وہ ویسٹرن اور ایسٹرن

طرز کی مکس ساڑھی میں ملبوس اس قدر خوبصورت

نظارے پیش کرتی اور حان کبیر خان کو ساکت کر گئی

تھی۔۔وہ کالی سٹائلش سی ساڑھی میں ملبوس تھی جس

کا میرون بلاؤز سینے کو بمشکل کور کئے ہوئے تھا۔۔

Alishey khan

پریشے خان یہ ساڑھی پہنتے ہوئے جس طرح سے شرم

سے سرخ پڑی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی، اس

ساڑھی میں تو وہ خود کو خود بھی دیکھ نہیں پارہی تھی

لیکن اورحان کبیر خان نے اسے قسم دی تھی وہ یہ

ساڑھی پارلر جا کے دیکھے گی اور اسے پہنتے ہی اس پہ

چادر اوڑھ کے گی یوں کہ کسی دوسری لڑکی کی بھی اس

کے وجود پہ نظر نہ پڑے لیکن اسے اتارنے کی غلطی

نہیں کرے گی۔۔ وہ جو اس ساڑھی کو لال بھبھوکا چہرہ

لئے اتارنے والی تھی اسکی قسم یاد کر کے روہانسے

Alishey Khan

ہوتے خود پہ اچھے سے چادر اوڑھی۔ ابھی اس کی بے

قابو ہوتی نظروں کو اپنے وجود کے آر پار محسوس

کرتے وہ شرم سے روہانسی ہوتی اسکے سینے میں اپنا چہرہ

چھپا گئی۔۔ اور حان کبیر خان نے اپنی ہنسی ضبط کرنے

کی غرض سے نچلے لب کا کنارہ دانتوں تلے دبایا تھا۔۔

ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں ہے اور تم میرے سینے

تو جب میں کچھ ! میں جائے پناہ لے رہی ہو روحِ محبت

کروں گا تب تمہارا کیا بنے گا؟۔۔۔۔ وہ اسکے کان پہ

جھکتا مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ بولتا اسے اپنے سینے

Alishey Khan

سے الگ کرتا اسکے چہرے پہ نظریں جما گیا۔۔وہ اپنی

سانولی رنگت کے مطابق لائٹ سے میک اپ پہ لبوں

پہ ڈارک میرون سرخی لگائے ہوئے تھی۔۔اس نے

بیوٹیشن کو اتنی ڈارک لپ اسٹک لگانے سے منع کیا تھا

میم یہی سوٹ کرے”لیکن وہ اپنی من مرضی کرتی

بول کے اسکے باریک لبوں کو بھرا ابھرا بنانے کی ”گی

غرض سے انہیں میرون لپ اسٹک سے رنگ گئی۔۔

اور حان کبیر خان کی خواہش کے مطابق لمبے سٹریٹ

ڈارک براؤن بالوں کو کھلا چھوڑا گیا تھا۔۔

Alishey Khan

بلاؤز زیادہ فٹ تو نہیں تھا؟۔۔۔۔۔۔وہ اپنی

مسکراہٹ ضبط کرتا سب جانتے بوجھتے بھی اسکے کان

کی لوں دانتوں میں دباتا بے باکی سے استفسار کرنے لگا

جس پہ پریشے خان نے گلابیاں بکھیرتے ہوئے اسکے

سینے پہ زور سے مکا جھڑاتھا، تو یہ زیادہ فٹ بلاؤز اس

نے جان بوجھ کے لیا تھا جس میں پریشے خان سانس

بھی بمشکل کے رہی تھی۔۔

کیا مطلب زیادہ فٹ تھا؟۔۔۔اپنے سینے پہ اسکے

نازک ہاتھ کا مکا پڑتے دیکھ کے وہ ہنستے ہوئے بولا،

Alishey Khan

اسکے تنگ کرنے پہ پریشے خان نے غصے اور معصومیت

کے ملے جلے تاثرات سے اسکے سینے پہ اپنی انگلی کی

پوروں سے چٹکی کاٹی تھی۔۔

اچھا دیکھنے دو۔۔۔۔۔۔وہ اب کی بار قہقہ لگا کے ہنستا

اسکی ساڑھی کے پلو پہ اپنا ہاتھ رکھ گیا۔۔

ک۔کب۔کبیر۔۔۔۔ن۔نہیں۔۔۔۔۔وہ اسکے

ہاتھ پہ اپنا ہاتھ دھرتی اسے شرم سے روکنے کی کوشش

کرنی لگی لیکن وہ اسکی فریاد سنی ان سنی کرتا اسکی

Alishey Khan

ساڑھی کا پلو بے ترتیب کرتا اسکے وجود پہ اپنی گہری

نگاہیں مرکوز کر گیا۔۔ اسکے بدن کے خوبصورت

نشیب و فراز کو ساڑھی کے ٹائٹ بلاؤز میں قید دیکھ کے

اور حان کبیر خان نے پریشے خان کو آنکھ ونک کی تھی

جو اس وقت شرم وحیا سے رو دینے کو تھی۔۔ ساڑھی

کا چھوٹا اور فٹ سا بلاؤز اسکی دھڑکنوں کو چھپانے میں

مسلسل ناکام ٹھہر رہا تھا۔۔ وہ اسکے بدن کے

خوبصورت خدوخال کو مزید نمایاں کرتے ہوئے پیش

کر رہا تھا۔۔ پرل سے مزین اس سٹائلش سے میرون

Alishey Khan

بلاؤز میں اس کے رعنائیاں چھلکتے وجود کو دیکھتے وہ

پاگل ہوتا کمرے کی لائٹس ریموٹ سے آف کرتے

کینڈل لائٹ کی روشنی میں اس کے خوبصورت چہرے

کی طرف دیکھنے لگا۔۔

ک۔کب۔۔کبیر۔۔۔ہویلی۔۔۔ چلیں۔۔۔۔وہ

تھوک نگلتے ہوئے اسکے کندھے کو ہلاتی بے حد

معصومیت سے بولی جس پہ اس نے آیبرو آچکا کے

اسے داد دینے والے انداز میں دیکھا۔۔

Alishey Khan

ابھی ہم تمہاری روح کی گہرائیوں !! نہیں روحِ محبت

۔۔۔۔۔وہ !!حویلی صبح چلیں گے !کو وزٹ کرتے ہیں

بوجھل گھمبیر آواز میں بولتا اسے سرخ کرتے ہوئے

اس پر سے تھوڑا سا اٹھتے اپنی بیلٹ اور سفید شرٹ

اتار کے زمین پہ پھینکتے وہ پھر سے پریشے خان پہ جھک

آیا جو شرم سے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے

ہوئے تھے۔۔

کیا بولتی ہو اپنے ملن کا آغاز شروع !!روحِ من

کریں؟۔۔۔۔۔وہ اسکے چہرے سے دونوں ہٹا کے

Alishey khan

اپنے مضبوط ہاتھوں میں قید کرتا بے حد رومانٹک انداز

میں گویا ہوس، پریشے خان کا نازک سا دل اس وقت

کسی سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔۔وہ اسکی اجازت

لینے کے انداز پہ خاموشی سے اپنی نظریں جھکا گئی،

اسے اجازت دینے میں ایک شرم سی محسوس ہو رہی

تھی۔۔

تم رخصتی سے پہلے اتنی شرمیلی تو نہیں تھی بے بی

۔۔۔۔وہ اسکے لبوں پہ اپنی مونچھیں رگڑتا!! گرل

خمار آلود آواز میں بولتے اسے رخصتی سے پہلے والی

Alishey Khan

پریشے خان کی یاد دلا رہا تھا جو اسکے حویلی سے غائب

رہنے پہ اسے چٹھیاں لکھا کرتی تھی۔۔ اسکے دیر بعد

حویلی آنے پہ بنا کسی جھجھک کے اسکے سینے سے لگ جایا

کرتی تھی۔۔

کبیر!!!!! وہ شرم سے جھنجھلاتے انداز میں۔۔۔۔۔۔

بولی۔۔

کیا تم ابھی یہ سب نہیں چاہتی؟۔۔۔۔۔۔ اسے حد

سے زیادہ شرمیلا بنتے دیکھ کے وہ اسکے لبوں سے

Alishey Khan

گردن تک انگلی ٹریس کرتا مدھم آواز میں استفسار

کرنے لگا جس پہ وہ اپنی شرم وحیا کو ایک سائیڈ پہ کرتی

اسکے برہنہ سینے میں اپنا چہرہ چھپاتی اسکی گردن کے گرد

اپنے ہاتھوں کا حصار قائم کر گئی۔ اتنے پیارے انداز

میں اس سے رضامندی ملتے ہی اور حان کبیر خان اسکا

چہرہ اپنے سینے سے دور ہٹاتا بے تابی سے اسکے میرون

لپ اسٹک سجے ہونٹوں کا پاؤٹ بناتے ان پہ جھک

گیا۔۔ اسکے دونوں گالوں پہ ہاتھ جمائے وہ شدت سے

اسکے پاؤٹ بنائے ہونٹوں کو اپنے لبوں میں قید کئے

Alishey khan

اسکی خوشبودار سانسیں خود میں الجھا رہا تھا۔ پریشے

خان آنکھیں موندے خود کو پر سکون کرتے ہوئے

اسکا لمس محسوس کرنے لگی لیکن اگلے ہی پل اسکے

لمس میں ہر دفعہ سے زیادہ شدت محسوس کرتے اس

نے اسکے کندھے پہ ہاتھ مارتے اپنی آنکھیں پھیلائی

تھی وہ اسے آنکھوں سے ریسپانس دینے کا اشارہ کرتا

ان باریک لبوں پہ مزید گرفت جما گیا، پریشے خان نے

اسکے اشارے کا مطلب سمجھتے شرم سے لال ٹماٹر بنتے

پہلی بار اسکے لبوں کو نرمی سے اپنے ہونٹوں سے چھوا

Alishey Khan

تھا، وہ اسکے نرم لمس کی تاب نہ لاتے پہلے سے زیادہ

بے تابی سے اسکی سانسیں کھینچنے لگا، پریشے خان کو اپنی

سانسیں سینے میں اٹکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی، وہ

اب اسکے ہونٹوں سے سانسیں کھینچنے کی بجائے پھر سے

آنکھیں موند گئی جس پہ اور حان کبیر خان ہمیشہ کی

طرح اسکی پھولی بکھرتی سانسوں میں اپنی سانسیں

انڈھیلنے لگا۔۔ اسکی سانسیں نارمل کرتے ہوئے وہ

اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کے اسے اوپر کی طرف اٹھاتا

اسکے بلاؤز کے سٹیپ کھولتے اس کی دھڑکنوں کو ہر

Alishey Khan

پردے سے آزاد کرتا ان میں جھک گیا۔۔ پریشے خان
سے شرم سے بولنا تو دور آنکھیں کھولنا محال ہو رہا
تھا۔۔ اور جان کبیر خان کے سلگتے لبوں کے لمس پہ
تضاد اسکی مونچھوں کی چبھن اپنی دھڑکنوں پہ محسوس
کرتی پریشے خان کا دل دھک سے رہ گیا، وہ اپنی
آنکھیں پہلے سے زیادہ زور سے میچتی اپنے دل کے
مقام پہ اسکا پاگل لمس برداشت کرنے لگی۔ جب اس
کے لمس کی شدت برداشت سے باہر ہوئی تو پریشے
خان نے سسکی بھرتے ہوئے اسکے برہنہ سینے میں زور

Alishey Khan

سے اپنے ناخن گاڑ ڈالے، اسکے ناخنوں کا بڑھتا دباؤ

اپنے سینے پہ محسوس کرتے وہ اسکی دھڑکنوں سے چہرہ

اٹھاتا بنا پریشے خان کو سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے اسکی

ساڑھی اسکے تن سے جدا کر گیا۔۔ اسے ہر طرح کے

پردے سے آزاد کرتے وہ اس پہ اور خود پہ سفید چادر

اوڑھتے اسکے نازک وجود کو اچھی طرح سے خود میں

لاک کرتے اسکی شفاف گردن پہ جھکا تھا۔۔ اسکی

گردن پہ اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتے وہ اسکی شہہ

رگ کو اپنے لبوں میں دبانے لگا۔۔ پریشے خان کے

Alishey khan

گلے میں بار بار گلٹی بھر کے معدوم ہوتی محسوس کرتے

وہ اسکی تیز ہوتی سانسوں میں پھر سے اپنی سانسیں

شامل کرتا اسکی برہنہ کمر پہ ہاتھ پھیرتے اسے نرمی

سے سہلانے لگا۔

ک۔کب۔۔کبیر۔۔۔۔۔۔۔پریشے خان سے جب

اسکا مزید بے باک لمس برداشت نہ ہوا تو پھولی

سانسوں کے درمیان اسے لڑکھڑاتے لہجے میں

پکارنے لگی۔۔

Alishey khan

جانِ کبیر!! شش!! وہ اسے مدھم آواز میں۔۔۔۔

ریلکس کرتا اسکی ٹانگیں اپنی برہنہ پشت کے گرد لپیٹتے

اپنی پوری شدت سے اسکی روح کی گہرائیوں میں اترتا

چلا گیا۔۔ پریشے خان نے سسکیاں بھرتے ہوئے

اسکے کندھے پہ زور سے اپنے دانت گاڑے تھے۔۔

وہ اسکے گال اپنے ہاتھوں سے سہلاتا اپنی شدتوں میں

کئی گنا اضافہ کرتے پریشے خان کے نازک وجود کو

اپنے دیو ہیکل وجود میں سمونے لگا۔۔ پریشے خان کو اپنا

کلیجہ منہ کو آتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ اپنا سر تکیے پہ

Alishey Khan

پٹکتی اسکے کندھوں پہ زور زور سے اپنے ہاتھ مارتی

اسے ہوش دلانے لگی جو بے تابی سے اس پہ اپنی

شدتیں لٹا رہا تھا۔۔ پریشے خان کو بے حال ہوتے دیکھ

کے اورحان کبیر خان اسکی کمر کے گرد اپنے ہاتھوں کی

گرفت مزید مضبوط کرتا اسے خود پہ پہلے سے بھی

زیادہ شدت سے شامل کرتا اسکے لبوں پہ ایک دفعہ پھر

سے جھک گیا۔۔ اس شدت سے بھرپور ملن پہ پریشے

خان کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کے اس کے

عارضوں پہ گرے تھے، وہ اپنی آنکھوں میں

Alishey khan

معصومیت لئے اور حان کبیر خان کی طرف دیکھ رہی

تھی جو اس پہ رحم کھائے بغیر اسے اپنی شدت بھری

قربت سے روشناس کرواتے لمحہ بالمحہ اپنی شدت میں

اضافہ کرتا جارہا تھا۔۔ پریشے خان کو پھر سے تکیے پہ سر

پٹکتے دیکھ کے وہ اسکے لبوں کو پیار سے چومتا اسکے بالوں

میں اپنے مضبوط ہاتھوں کی انگلیاں سہلاتے اسے

ریلکس کرنے لگا۔۔

۔۔۔۔اسے پہلے سے ریلکس ہوتے دیکھ کے وہ!!! کبیر

جب ایک دفعہ پھر سے اس قدر شدت سے اس میں

Alishey khan

سمایا تو پریشے خان کے لبوں سے اب کی بار سسکیوں کی

صورت میں اسکا نام بلند ہوا تھا وہ اسکی گردن پہ شرم

اور غصے سے اپنے ناخن گاڑتی اب باقاعدہ اسکی شدتوں

کی تاب نہ لاتی رونا شروع کر چکی تھی۔۔ اسے روتے

دیکھ وہ اسکی ٹانگوں کو اپنی کمر سے ہٹاتا اپنی شدتوں میں

کچھ نرمی لاتے پریشے خان کے پورے چہرے کو اپنے

لبوں سے چھونے لگا۔۔

آپ۔۔۔بہت۔۔۔بد تمیز۔۔۔ہیں۔۔۔وہ روتے

ہوئے اسے بد تمیز کا خطاب دینے لگی جس پہ وہ کھل

Alishey Khan

کے مسکراتا اسکی دھڑکنوں پہ بے باک شرارتیں کرتا

اسکے پیٹ تک آیا تھا، اسکے پیٹ پہ اپنے گرم نرم لبوں

کالمس چھوڑتا وہ یہاں اپنی گھنی سیاہ مونچھیں رگڑتے

پریشے خان کو مدہوش کرنے لگا۔۔

آج پہلی بار تھا !!میں اس سے بھی بدتمیز ہوں بے بی

اسی لئے تمہاری نزاکت کا خیال کرتا تم سے نرمی برت

اگلی بار اپنی شدتوں میں اتنی سی نرمی کی !رہا ہوں

کیونکہ تم ایک سردارنی ہو !مہلت بھی نہیں دوں گا

جو اگر مجھے اپنی شرارتوں سے چھیڑنا جانتی ہو تو یقیناً

Alishey khan

۔۔۔۔وہ اسکی!!میری شدتوں کو جھیلنا بھی جانتی ہو

کچھ دیر پہلے بھرائے انداز میں کہی گئی بات کا جواب

شوخ انداز میں دیتا اسکے پیٹ پہ شرارت سے اپنے

دانت گاڑ گیا۔۔پریشے خان نے اسکے ستم پہ جھوٹی

ہچکیاں بھرتے ہوئے اسکے کندھے پہ مکے جھڑے

جس پہ وہ جو اسے کچھ دیر ریلکس کر رہا تھا اسکی چوڑیوں

سے سجی کلائیوں کو اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیتا ایک

بار پھر سے شدت سے بھرپور انداز میں اس کے بدن

کی گہرائیوں میں داخل ہوتا اسے پرسوز سسکیاں

Alishey khan

بھرنے پہ مجبور کر گیا۔۔ پریشے خان کی سسکیاں

عروج پہ تھی جب کہ ہاتھوں سے کتنی ہی چوڑیاں

ٹوٹ کے بیڈ شیٹ پہ گری تھیں لیکن اس وقت وہ

دونوں ایک دوسرے میں گم اس حلال قربت میں

سکون محسوس کر رہے تھے، پریشے خان کی پر سوز

سسکیوں کو بند کرنے کی غرض سے وہ اسکے لبوں پہ

قبل لگاتا اسکی دھڑکنوں کو بے باکی سے اپنے ہاتھ سے

چھونے لگا۔۔ پریشے خان کو ہمیشہ کی طرح آج بھی

نہیں لگا تھا وہ اس حد تک بے باک اور رومانٹک ہو سکتا

Alishey Khan

ہے لیکن وہ ہمیشہ کی طرح اسکے ہر اندازے کو غلط

ثابت کرتا اسے خود میں سماتا جارہا تھا۔۔ گزرتی رات

کے ساتھ ساتھ اور حان کبیر خان کی شدتوں میں کمی

کی بجائے اضافہ ہوا تھا، اگر جو اس نے کہا تھا کہ چاند

رات پہ ان کا ملن ہو گا اور شدت سے بھرپور ہو گا تو

اس نے اپنی بات پوری کرتے ہوئے پریشے خان کو

اس طرح سے خود میں سمایا تھا کہ وہ ہر چیز فراموش

کرتی مدہوش ہوتی چلی گئی۔۔ اور حان کبیر خان نے

اسکے وجود کا استحصال کرنے کی بجائے اسے نرمی سے

Alishey khan

وقفے وقفے سے ریلکس کرتے بوس و کنار کے ذریعے

اس میں اور خود میں انڈر اسٹینڈنگ ڈیولپ کرتے

اسے اپنا بنایا تھا، وہ اگر شدت پسند ثابت ہو رہا تھا تو کیئر

گ اس سے کئی زیادہ تھا۔۔ اس کے کیئرگ انداز پہ

پریشے خان مجبور ہوتی اپنی آنکھوں کو میچتے ہوئے اسکی

ٹھوری پہ موجود ڈمپل پہ اپنے لب رکھتی شرم سے

آنکھیں موند گئی۔۔

۔۔۔۔ وہ اسکے نرم گرم لمس کو اپنی ٹھوری!! میرا بچہ

پہ محسوس کرتے اسکے ماتھے پہ پیار سے لب رکھتے نرمی

Alishey Khan

سے اسکے ہونٹ چومتا محبت سے لبریز لہجے میں گویا

ہوا۔۔وہ شرما کے اسکے سینے میں اپنا چہرہ چھپاتی اب

ریلکس ہوتے ہوئے اسکے سینے کو اپنے لبوں سے

چھونے لگی۔وہ ایسا جان بوجھ کے کر رہی تھی جس

طرح سے اس نے اپنے شدت بھرے انداز سے اسکی

سانسیں روکتے اسکے دل کی دھڑکنوں میں طوفان پیدا

کیا تھا وہ بھی اپنا بدلہ لیتی اسکی دھڑکنیں منتشر کرنے

لگی اور یہی اسکی غلطی تھی کیونکہ اس کے اس ایکٹ

نے اورحان کبیر خان کو مزید پاگل کیا تھا، وہ اسکے کان

Alishey khan

میں بے باک سرگوشیاں کرتا پہلے سے زیادہ جان لیوا

انداز میں اسے خود میں سمیٹتا چلا گیا۔۔

____

جانِ کبیر اٹھ جاؤ!! فجر کا وقت ہو رہا ہے! لو لے ہاتھ

پھر حویلی چلتے ہیں!! وہ اسکی برہنہ کمر اپنے لبوں ۔۔۔

سے چھوتا کب سے اسے یوں ہی میٹھی میٹھی

سرگوشیاں کرتے ہوئے جگانے کی کوشش کر رہا تھا

لیکن وہ نیند کی بہت بری تھی اس نے ایک دفعہ بھی

Alishey khan

اپنی آنکھیں کھولتے اسے جواب دینے کی ضرورت

محسوس نہیں کی تھی۔۔

۔۔۔۔۔وہ اسکی خم دار کمر پہ اپنے دانتوں کا!!!ریشے

دباؤ بڑھائے گھمبیر آواز میں اسے جگانے لگا۔۔

۔۔۔۔!!کبیر۔۔۔سونے دیں نا صبح روزہ رکھ لیں گے

پریشے خان نے ہر روز والا جواب دیتے جھنجھلائے

انداز میں اپنی آنکھیں پہلے سے بھی زیادہ زور سے میچی

تھیں،وہ اس وقت گہری نیند میں تھی،اور حان کبیر

Alishey.Khan

خان نے ساری رات اسکی جان خلاصی نہیں چھوڑی

تھیں، ابھی پینتالیس منٹ پہلے وہ اسکی منتیں کرتی ہوئی

اس سے سونے کے لئے تھوڑی مہلت مانگتی بنا دیر کئے

گہری نیند میں سو چکی تھی۔۔

اگر آج روزہ رکھنا !!میرا بچہ کبیر صدقے آپ کے

ہوتا تو میں آپ کو اتنی عزت سے کبھی نہ اٹھاتا بلکہ

ابھی تک آپ شاور کے نیچے بھیگ رہی

۔۔۔۔وہ اسکے روزمرہ والے جواب پہ کھلکھلا !!ہوتی

کے ہنستا اسکا رخ اپنی طرف موڑے اسکے لبوں کو چوم

Alishey khan

گیا۔ اسکے الفاظ پہ پریشے خان کی نیند بھک سے اڑی

تھی، اسے خود میں اپنی سانسیں الجھاتے دیکھ کے

اسے اپنی حالت کا خیال آیا تھا۔ اپنی بکھری حالت

دیکھتے اسکے وجود کا سارا خون سمٹ کے اس کے چہرہ پہ

آیا تھا، وہ روہانسی خود خود کو اور حان کبیر خان میں

چھپانے لگی۔۔

اب ہوش آیا میری جان کو کہ آج روزہ نہیں بلکہ

ملن کی رات تھی بے بی گرل!! ہمارے ابھی باتھ

لے لیتے ہیں تا کہ وقت سے حویلی پہنچ کے عید کی نماز

Alishey khan

میں عید کی نماز میں شدت سے دعا کروں !ادا کر لوں

گا کہ ہم کل سے مزید ایسی خوشگوار راتیں ایک

دوسرے کی سنگت میں گزار سکیں۔۔وہ بے باکی سے

بولتا ہوا پریشے خان کے بکھرے وجود کو چادر میں

سمیٹتا اپنی بانہوں میں اٹھائے واشروم کی طرف بڑھ

رہا تھا۔۔

۔۔۔۔اسے واشروم میں جاتے دیکھ کے وہ!!!!کبیر

اسکے شرٹ لیس سینے میں اپنا چہرہ چھپاتی رونہاسے

ہوتے چلائی تھی۔۔

Alishey khan

پہلے ہی پوری رات !ڈسٹرب مت کرنا !!شش

تمہاری سسکیوں نے مجھے ٹھیک سے تم پہ اپنی شدتیں

لٹانے کا موقع نہیں دیا۔۔۔اسے لال بھبھوکا بنتے دیکھ

کے وہ اپنی ہنسی ضبط کرتا اسے پیار سے ڈپٹتے ہوئے

اپنی بانہوں میں اٹھائے واشروم میں داخل ہوا۔۔

پریشے خان اسکے جھوٹ پہ اسے غصے سے دیکھنے لگی

جس پہ وہ اس آنکھ ونک کرتے ہنستا ہوا واشروم کا

دروازہ بند کر گیا۔۔

(لاسٹ پارٹ)روحِ محبت۔۔۔۔ آخری قسط

میرے !میں عید کی نماز پڑھنے جارہاہوں !!ریشے

۔۔۔۔۔۔سینے پہ!! آنے تک اٹھ کے تیار ہو جانا

تھوڑی سی ڈیسنٹ کڑھائی سے مزین سیاہ شلوار قمیض

میں ملبوس اورحان کبیر خان گلے کے گرد بادامی

اجرک لٹکاتے آئینے میں پریشے خان کے عکس سے

مخاطب تھاجو فجر کے وقت اس کے ساتھ ووڈن ہاؤس

سے واپس حویلی آکے نماز پڑھتے ہی جو سوئی تھی اٹھنے

کانام نہیں لے رہی تھی۔۔

Alishey Khan

ہمم۔۔۔۔۔۔پریشے خان نیند میں ہنکار ابھرتی اپنے

چہرے تک چادر لے کے پھر سے سو گئی، اسے پھر سے

سوتے دیکھ کے وہ اپنا سر نفی میں ہلا کے رہ گیا، ایک

اور حان کبیر خان تھا جس نے پوری رات جاگی تھی

لیکن ابھی بھی اس کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور

تھی اور ایک پریشے خان تھی جو اسکی شدتوں سے بے

حال ہوتی رات میں ہی سو گئی تھی لیکن ابھی تک اسکی

جاگ نہیں کھل رہی تھی۔رات میں وہ عید کے لئے

جتنی ایکسائیٹڈ تھی یوں لگ رہا تھا صبح ہوتے ہی وہ سب

Alishey khan

سے پہلے تیار بیٹھی ہو گی لیکن نہیں آج ثابت ہوا تھا

پریشے خان کو اپنی نیند بہت پیاری تھی۔۔

ریشے اگر تم میرے آنے تک اٹھ کے تیار نہ ہوئی تو

۔۔۔۔وہ اب اپنے پیروں پہ!!اپنی عیدی کینسل سمجھنا

پشاوری چپل پہنتے دھمکی آمیز انداز میں اس سے

مخاطب تھا۔

کیوں کینسل سمجھنا؟؟پوری رات آپ نے ہمیں

سونے ہی کب دیا ہے؟۔۔۔۔وہ نیند میں ڈوبی آواز

Alishey Khan

میں غصے سے بولی۔ اسکے جملے پہ جوتا پہنتے اور حان کبیر

خان نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا تھا۔ جوتے کے

سٹیپ بند کرتے اس نے گہری نگاہوں سے چادر میں

چھپی پریشے خان کی طرف دیکھا تھا۔ واشروم میں جا

کے ہاتھ دھونے کے بعد وہ اپنے ماتھے پہ بکھرتے سلکی

سیاہ بالوں کو اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے سنوارتا ہوا بیڈ

کی طرف بڑھا تھا۔۔

سونے تو میں آج بھی تمہیں نہیں دوں گا ریشے کبیر

دوپہر میں اکھٹے نیند پوری کر کے اکھٹے ایک !!خان

Alishey khan

دوسری کی بانہوں کے حصار میں رات جاگیں گے!

ابھی تمہارا جاگ کے تیار ہونا ضروری ہے کیونکہ تم

اگر تم یوں ہی سوئی رہو گی تو !اس حویلی کی بڑی بہو ہو

سب کیا سوچیں گے ؟۔۔۔اور حان کبیر خان اسکے

قریب بیٹھ کے اس کے چہرے سے چادر اتار کے اس

پہ جھکتا گھمبیر آواز میں بولتے ہوئے اسے زو معنی انداز

میں سمجھا رہا تھا،وہ اسکے پہلے جملے کا مطلب سمجھتی نیند

میں بھی سرخ پڑی تھی۔اس نے دھیرے سے اپنی

سرخ ڈھوروں سے لبریز سحر زدہ آنکھیں وا کرتے

Alishey khan

ہوئے اور حان کبیر خان کی طرف دیکھا تھا جو نظر لگ

جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا۔ وہ جب بھی

سیاہ رنگ پہنتا تھا یوں لگتا تھا جیسے پہلی بار پہن رہا ہو۔۔

وہ بے خودی میں اس کی طرف دیکھتی جا رہی تھی،

نظریں اسکی ٹھوری کے ڈمپل پہ جم سی گئی تھیں جو

اسکی سیاہ گھنی بئیرڈ میں بھی واضح نظر آتا تھا۔ اسکی

ٹھوری پہ گہرہ گڑھا تھا جو ہر دیکھنے والے کو اپنی طرف

متوجہ کرنے کا فن رکھتا تھا۔

Alishey Khan

زیادہ پیار الگ رہا ہوں میں ؟۔۔۔اسے مسلسل اپنی

طرف دیکھتا پا کے اورحان کبیر خان اپنی مسکراہٹ

ضبط کرتے آئیبرو اچکا کے استفسار کرنے لگا۔۔

ہمیں لپ فلرز (Lip fillers) کروانے ہیں

کبیر!! وہ اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے۔۔۔

نظریں جھکائے گویا ہوئی۔۔اسکے مدعے نے اورحان

کبیر خان کو حیران در حیران کیا تھا۔

Alishey khan

یہ کیا بلا ہے اب ؟۔۔۔۔وہ لپ۔ فلرز کے بارے میں

سب جانتے بوجھتے بھی سنجیدگی سے استفسار کرنے لگا۔

ہم نے کل آپ کے موبائل میں دیکھا تھا اس میں

ایک لڑکی کے ہونٹ ہماری طرح پتلے تھے جس پہ وہ

ڈاکٹر کے پاس جاتی ہے، ڈاکٹر اسکا علاج کرتی ہے تو

ہم نے !اس کے ہونٹ بھرے بھرے ہو جاتے ہیں

بس !کمینٹ میں پڑھا تھا، اسے لپ فلرز بولتے ہیں

پھر ہم نے بھی سوچ لیا ہم لپ فلرز کروائیں گے اور

۔۔۔۔۔وہ کسی طوطے کی طرح!! آج ہی کروائیں گے

Alishey Khan

اسے ساری کہانی سناتی آخر میں ختمی انداز میں بولی

تھی۔۔

میں تمہیں آج کے بعد اپنا فون نہیں دوں گا کیونکہ یہ

تم ٹوم جیری دیکھنے ! آئے دن تمہیں خراب کر رہا ہے

۔۔۔وہ اسکی فرمائش پہ اپنا غصہ ضبط !! کے ہی لائق ہو

کرتا اس پہ مزید جھک کے دانت کچکچاتے ہوئے نرمی

سے مدھم آواز میں گویا ہوا۔۔

Alishey Khan

کیوں نہیں دیں گے؟ ابھی رات میں تو بول رہے تھے

تو !آپ پہ ہمارا حق ہے !آپ کی ہر چیز ہماری ہے

صبح ہوتے ہی اپنی بات سے کیوں مکر رہے ہیں؟ بس

ہمیں بھی اپنے ہونٹ بھرے کروانے ہیں تو کروانے

ہیں!! اسکی رات والی اسے غصے سے اسے مصنوعی وہ۔۔۔۔

باتیں یاد کرواتی آخر میں ضدی انداز میں بولی۔۔

ریشے میری ہر چیز تمہاری ہے اور یہاں تک کہ میں

پورا کا پورا تمہارا ہوں بالکل اسی طرح تم بھی میری ہو

مجھے تم ایسے ہی !!اور تمہاری ہر ہر چیز پہ میرا حق ہے

Alishey khan

اور یہ لپ فلرز والا کیڑا تم اپنے !پسند ہو بس بات ختم

۔۔۔وہ ختمی انداز میں بولتا اسکا گال !دماغ سے نکال دو

سہلاتے ہوئے بیڈ سے کھڑا ہوا تھا، عید کی نماز کا وقت

ہو رہا تھا، اسے جلد از جلد مسجد جانا تھا۔۔

کیوں دماغ سے نکال دیں؟ ہم نے خود خواب میں

دیکھا آپ کو ہمارے ہونٹ نہیں پسند کیونکہ یہ باریک

بس ہم نے سوچ لیا ہے ہم لپ فلرز کروا کے !ہیں

۔۔۔۔وہ صبح صبح نا جانے کیوں اتنی ضدی !!رہیں گے

Alishey Khan

ہو رہی تھی، شاید یہ سب رات میں اورحان کبیر خان

کے بے جالاڈ پیار کا نتیجہ تھا۔۔

کیا میں نے کبھی اپنی زبان سے اقرار کیا ہے کہ مجھے

تمہارے ہونٹ نہیں پسند؟۔۔۔اسکی باتوں پہ

اورحان کبیر خان کا میٹر صبح صبح شارٹ ہو رہا تھا جو اپنی

خواب کے ذریعے اس پہ جھوٹا الزام لگا رہی تھی، لیکن

وہ اپنا غصہ مسلسل ضبط کرتا نرمی سے پیش آرہا تھا۔۔

Alishey Khan

۔۔۔۔وہ خفگی!! یہ اقرار بھی تو نہیں کیا کہ پسند ہیں

سے بولتی اپنا چہرہ موڑ گئی۔۔ اسکے شکوے پہ اورحان

کبیر خان کو سمجھ نہ آئی وہ مسکرائے یا اپنا سر دیوار کے

ساتھ مار لے؟ خیر وہ ان دونوں کاموں کو کرنے کی

بجائے اس پہ اچانک سے جھک کے اسکے گالوں کو اپنے

ہاتھوں میں دبوچ کے اسکے لبوں کا پاؤٹ بناتا ان پہ

جھک گیا۔۔ پریشے خان نے اس اچانک حملے پہ اپنی

آنکھیں پھیلا کے اورحان کبیر خان کی طرف دیکھا تھا

جو سرخی مائل کرسٹل گرے آنکھوں سے اسکے

Alishey Khan

چہرے کے نقش نقش کو اپنی نگاہوں سے چومتا اسکے

ہونٹوں کو اپنی شدت بھری گرفت میں لئے ہوئے

تھا۔۔ پریشے خان کے ہونٹوں کا شدت سے بھرپور

بوسا لئے اسکی سانسیں بکھیر تا وہ انہیں اپنی قید سے

آزاد کر گیا۔

کیا میرا انہیں شدت بھرے انداز میں چومنا اس

اقرار کے لئے کافی نہیں ہے کہ مجھے تمہارے ان

ہونٹوں سے عشق ہے!! میں جب تک تمہارے ان

ہونٹوں کا پاؤٹ نہ بنالوں تمہیں کس کرنے میں مزہ

Alishey khan

ایون اگر میں غصے میں بھی ہوں میں پھر !!نہیں آتا

بھی ان کا پاؤٹ بنانے سے خود کو روک نہیں

۔۔۔۔وہ اسکے تکیے کے ارد گرد ہاتھ رکھتا اپنا!!پاتا

ایک گھٹنہ موڑ کے بیڈ پہ رکھے گھمبیر آواز میں بولا

تھا۔۔پریشے خان کی پلکیں لرزی تھیں، لیکن لپ فلرز

والا کیڑا ابھی بھی اسکے دماغ میں موجود تھا۔۔

نہ۔نہیں۔۔ہم۔۔۔جان۔۔جانتے۔۔۔ہیں۔۔۔آ

پ۔۔۔پاؤٹ۔۔۔۔اسی۔۔۔لئے۔۔۔بناتے۔۔۔

ہیں۔۔تاکہ۔۔۔یہ۔۔۔بھرے۔۔۔بھرے۔۔د

Alishey khan

۔۔ہمیں!! کھیں

۔۔۔ہر۔۔حال۔۔۔میں۔۔لپ۔۔۔فلرز۔۔۔کروا

نے۔۔۔ہیں۔۔۔وہ ضدی لہجے میں نظریں جھکا کے

بول رہی تھی لیکن لہجہ لڑکھڑا رہا تھا۔اور حان کبیر

خان کو اب حقیقتاً غصہ آیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔!!وقت جارہا ہے !میں نماز پڑھنے جارہا ہوں

وہ اسکی بات کا جواب دیئے بغیر بات کا رخ موڑتا

سنجیدگی سے بولتے ہوئے وہاں سے جانے ہی والا تھا

Alishey khan

جب پریشے خان کے الفاظ اسکے کانوں سے ٹکرائے

--

ہم !آپ چاہے ہماری بات جتنی بھی نظر انداز کرلیں

اگر آپ نہیں لے کے !اپ فلرز کروا کے رہیں گے

جائیں گے تو ہم ارباز لالہ کے ساتھ۔۔۔۔ ابھی وہ اپنا

جملہ مکمل کرتی جب اور حان کبیر خان نے غصے سے

اسکی بات کاٹی تھی۔۔

Alishey Khan

میں کب سے نرمی سے پیش آ !!شٹ اپ پریشے خان

رہا ہوں تو اسکا یہ مطلب نہیں ہے تمہاری کوئی بھی

ایسے چونچلے !داہیل !ناجائز ضد آسانی سے مان لوں گا

کر کے اللہ کی بنائی گئی چیزوں میں دخل اندازی کرو

گی ؟؟تم مجھے دھمکی دے رہی تم ارباز خان کے ساتھ

یہ ٹریٹمنٹ کروانے جاؤں گی اور تمہیں کیا لگتا ہے اس

ٹریٹمنٹ کے بعد میں تمہارے پلاسٹک کے ہونٹوں کو

میں لعنت نہیں بھیجتا !! کبھی منہ لگاؤں گا؟؟نو نیور

ایسے ڈاکٹرز اور ٹریٹمنٹ پہ جو اللہ کی بنائی گئی چیز کو

Alishey khan

کریں کوشش کی نے بگاڑ!! سے غصے شدید وہ۔۔۔۔

دھاڑ اتھا، لیٹی ہوئی پریشے خان اسکی دھاڑ پہ لرزتی

ہوئی جلدی سے اٹھ کے بیٹھی تھی۔۔ صبح صبح اسکے

غصہ کرنے پہ وہ اپنی نم آنکھیں جھکا گئی۔۔ اور حان

کبیر خان اسکی طرف ایک بھی غلط نگاہ ڈالے بغیر غصے

سے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ اسے واقعی ہی اسکی سوچ

پہ غصہ آیا تھا جس پہ وہ مزید خود پہ قابو نہ کرتا ہوا چیخ

اٹھا۔۔ اسکے غصے سے زور سے دروازہ بند کر کے جانے

کے بعد وہ اپنے آنسو رگڑ کے صاف کرتی بیڈ سے اٹھی

Alishey khan

تھی۔ پوری رات اسکی شدتیں برداشت کرنے کے
بعد جسم تھکاوٹ سے چور تھا لیکن اس کے کہے کے
مطابق وہ وقت پہ تیار ہونے والی تھی ورنہ کوئی بعید
نہیں تھی وہ آکے اس سے ڈبل غصہ کرتا۔۔ رات
میں اسکی اس قدر نرمی پانے کے بعد وہ صبح اس
سے اتنا غصہ ایکسپیکٹ نہیں کر رہی تھی، اسی لئے آنسو
ناچاہتے ہوئے بھی بار بار عارضوں کہ زینت بن رہے
تھے۔۔

Alishey Khan

کون ساپر اپر ٹی میں آدھاحصہ !لپ فلرز کاہی بولا تھا

۔۔۔۔بار بار اس بات کو سوچنے میں جب!!مانگ لیا تھا

اپنی ہی غلطی نظر آئی تو آئینے میں اپنا عکس دیکھ کے

معصومیت سے اپنے ہونٹ لٹکا کے روتی ہوئی مدھم

آواز میں غرائی۔۔

عید پہ اپنی بیوی کو !!ہم بات نہیں کریں گے ان سے

کون ڈانٹتا ہے ؟۔۔۔وہ غصے سے ہچکیاں بھر بھر کے

روتی ہوئی واشروم میں بند ہوئی تھی۔

Alishey Khan

خان حویلی کی تمام بڑی خواتین اور مرد حضرات اس وقت عید کی نماز ادا کرنے مسجد گئے تھے جبکہ ذلے خان، بنفشہ خان اور پریشے خان نے گھر میں دو نفل ادا کئے تھے۔۔ بنفشہ خان اور ذلے خان سفید سٹائلش سی پٹھانی فراک میں ملبوس سر پہ اچھے سے دوپٹہ جمائے جڑوہ بہنیں معلوم ہو رہی تھیں حتیٰ کہ وہ جڑوہ نہیں تھیں لیکن نقوش کافی حد تک ملتے تھے، ذلے خان اپنی چھوٹی بہن بنفشہ خان سے ڈیڑھ سال بڑی تھی۔

پریشے خان سیاہ پیروں کو چھوتی پرلز سے مزین نئے

طرز کی پٹھانی فراک میں ملبوس سلکی سٹریٹ ڈارک

براؤن بالوں کو کھلا چھوڑے شانوں پہ دوپٹا جبکہ نازک

پیروں میں چھوٹی سی بلیک ہی بلاک ہیل پہنے ہوئے

تھے۔اور حان کبیر خان نے اسے رات میں ایک

ڈیسنٹ ساڈائمنڈ سیٹ گفٹ کیا تھا اس نے رات میں

فرمائش کی تھی وہ صبح عید پہ یہ سیٹ ضرور پہنے گی اور

وہ ناراضی میں بھی اسکی پسند کا خیال رکھے وہ سیٹ پہنے

کے ساتھ ساتھ ناک میں ہیرے کی لونگ بھی پہنے

Alishey khan

ہوئے تھے۔۔وہ تینوں لائٹ سا میک اپ کئے لبوں پہ

نیچرل پنک سا گلوز لگائے ہوئے تھے۔ذلے اور بنفشہ

خان نے جیولری کے نام پہ کانوں میں چھوٹے چھوٹے

سے ٹاپس جبکہ ہاتھ میں نفیس سی گولڈ بریسلیٹ پہن

رکھی تھی۔۔وہ تینوں مل کے ڈائننگ ٹیبل پہ عید کے

لئے بنائی گئی ڈشز رکھتی ہلکی پھلکی باتوں میں مصروف

تھیں۔ذلے خان اور محزلہ خان نے صبح فجر کے وقت

ہی عید کے لئے ڈشز بنانا بذات خود شروع کی تھیں۔۔

شیر خورمہ،شاہی ٹکڑے،کھیر،اور فروٹ ڈرائفل

Alishey khan

جیسی میٹھی ڈشز ڈائینگ ٹیبل پہ رکھتی وہ کرسیوں پہ

بیٹھ کے سب بڑوں کا ہویلی آنے کا انتظار کرنے لگی،

میٹھی میٹھی سی عید پہ صبح کے لئے صرف میٹھی ڈشز ہی

بنائی گئی تھیں، جبکہ دوپہر اور رات کے لئے خاندان

کے تمام لوگوں کے لئے اچھا خاصا کھانے کا انتظام کیا

جانا تھا کیونکہ عید کے پہلے دن سب کو خان ہویلی مدعو

کیا جاتا تھا۔۔

اچھا یہ نیکلس بھی رات میں ہی ملا ہے پھر لالہ

سے ؟۔۔۔۔۔۔۔ پریشے خان کا شانوں سے دوپٹا

Alishey Khan

کھسکنے کی دیر تھی جب بنفشہ خان شرارت سے اسکی

گردن کی طرف اشارہ کرتی مسکراہٹ دبا کے استفسار

کرنے لگی، ذلے خان اور بنفشہ خان اسے صبح سے چھیڑ

رہی تھیں کہ وہ دونوں رات میں کہاں تھے؟ پریشے

خان کا گلابیاں بکھیرتا چہرہ ساری کہانی اپنے آپ سنا رہا

تھا، پریشے خان کا یہ قدرتی گلابیاں بکھیرتا روپ ابھی

تک حویلی کی بڑی خواتین نے نہیں دیکھا تھا ورنہ

ناجانے پریشے خان کو کیا کیا دیکھنے کو ملتا۔۔وہ سب کے

عید کی نماز کے لئے مسجد روانہ ہونے کے بعد تیار ہو

Alishey khan

کے نیچے آئی تھی اور وہ دونوں تب سے اسکی جان کو آئی ہوئی تھیں۔

۔۔۔۔پریشے خان دانت پیس!!!نہیں چوری کا ہے کے جواب دیتی اپنا گردن کو اچھے سے اپنے دوپٹے سے کور کرنے لگی جس پہ اورحان کبیر خان کی شدتوں کے سرخ نشان واضح تھے، پریشے خان کے جھنجھلائے انداز میں جواب دینے پہ ان دونوں بہنوں کا قہقہہ بلند ہوا تھا جبکہ وہ روہانسی ہوتی نظریں جھکا گئی۔ابھی ان میں سے کوئی مزید کچھ بولتا جب ریشمہ خان، محزلہ

Alishey Khan

خان اور زلیخا خان ڈائیننگ روم میں داخل ہوئی

تھیں۔۔ان کے آتے ہی عید مبارک کا شور اٹھا تھا وہ

تینوں اپنی کرسیوں سے مسکرا کے اٹھتی ان کے گلے

سے لگی تھیں۔

۔۔۔۔پریشے خان کو بچوں !! عید مبارک میری بچی

کی طرح اپنے گلے سے لگتے دیکھ کے محزلہ خان اسکے

ماتھے کو پیار سے چومتی اسکے گلابیاں بکھیرتے چہروں کو

دیکھ کے پیار سے گویا ہوئیں۔۔ریشمہ خان بھی اسکے

چہرے پہ بکھرے قوس قزح کے رنگوں کو دیکھ کے

پیار سے ماشاء اللہ بولتی اسکے صدقے واری جانے لگی

جبکہ زلیخا خان سنجیدگی سے اس سے ملی تھیں۔۔ محزلہ

خان اور ریشمہ خان نے باقاعدہ پریشے خان پر سے

صدقے کے پیسے وارتے اسے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا

دی تھی۔۔وہ جھینپتی ہوئی اپنی نظریں جھکا کے انگلیاں

موڑنے لگی۔۔ابھی محزلہ خان اپنی بچی کو پھر سے گلے

سے لگاتی اسکے کان میں کچھ ذو معنی باتیں سمجھاتی اسے

سرخ کر رہی تھیں جب حویلی کے تمام مردوں کے

بھاری قدموں کی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی تھی،

Alishey khan

پریشے خان جلدی سے ان سے الگ ہوتی اپنا سر دوپٹے

سے ڈھکنے لگی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان کبیر خان کے!! عید مبارک

علاوہ ہویلی کے تمام مرد خضرات ڈائینگ روم میں

داخل ہوتے خواتین کو عید کی مبارک دے رہے

تھے۔۔ کبیر خان، عاصم خان اور ہاشم خان اپنی

مورے ریشمہ خان سے ملنے کے بعد اپنی بچیوں کو سینے

سے لگا رہے تھے۔۔ ارتضیٰ خان اور ارباز خان اپنی

لاڈلی بہن پریشے خان کا ماتھے چوم کے اسے خود کے

Alishey khan

ساتھ لگاتے عید کی مبارکباد پیش کر رہے تھے اور

دوسری طرف سفید شلوار قمیض میں ملبوس آف

وائٹ اجرک گلے کے گرد لٹکائے زوار خان بھی اپنی

دونوں بہنوں کے ساتھ یہی عمل دہرا رہا تھا، بنفشہ

خان اور ارباز خان جڑواں تھے جبکہ ذلے خان ان

دونوں سے ہی ڈیڑھ سال بڑی تھی لیکن زوار خان

کے سامنے وہ نازک سی لڑکی اس سے بھی چھوٹی لگتی

تھی، ذلے خان ہمیشہ زوار خان سے اس بات پہ خفا

ہوتی تھی کہ اسے کیا ضرورت تھی اتنا لمبا قد کاٹھ

Alishey khan

نکالنے کی ؟ جس پہ وہ ہمیشہ مسکرا دیتا۔۔بنفشہ خان نے

کن اکھیوں سے نیوی بلیو شلوار قمیض میں ملبوس آف

وائٹ اجرک لئے ارباز خان کی طرف دیکھا تھا جو ایک

نظر سب کو دیکھ کے اپنے کانوں تک آتے گھنے ڈارک

براؤن بالوں میں ہاتھ پھیرتا اپنی کرسی سنبھال چکا

تھا۔۔

خان کہاں ہے ؟۔۔۔۔۔۔سب کرسیاں سنبھال چکے

تھے جب ریشمہ خان نے اپنے بڑے پوتے سے متعلق

استفسار کیا تھا۔جواب سننے کے لئے پریشے خان کے

Alishey khan

کان کھڑے ہوئے تھے، وہ جہاں اور حان کبیر خان

سے ناراض تھی وہی پہ اپنی فضول کی بے جا ضد پہ غصہ

بھی آرہا تھا کہ کیا ضرورت تھی عید کے دن اپنے کبیر

کا موڈ خراب کرنے کی؟

وہ شاید !ہماری ان سے ملاقات نہیں ہوئی !!پتا نہیں

مسجد لیٹ آئے تھے۔۔۔۔چاکلیٹ براؤن شلوار

قمیض میں ملبوس گلے کے گرد سکن اجرک لئے ارتضیٰ

خان نے سنجیدگی سے ریشمہ خان کو جواب دیا تھا، اس

کی سرخ و سفید رنگت پہ یہ ڈارک کلر کافی سوٹ کر رہا

Alishey khan

تھا۔ اسکی بھاری آواز سنتے نظریں جھکا کے بیٹھی ذلے

خان کا دل دھڑکا تھا۔۔

وہ آجائیں پھر سب کی ایک ساتھ ہی جیبیں خالی

تب تک آپ لوگ ہم چاروں کی !کرواتے ہیں

۔۔۔۔۔۔زوار خان!!عیدی نکال کے سائیڈ کریں

جس زبان پہ کب سے کھجلی ہو رہی تھی ارتضیٰ خان کی

بات ختم ہوتے ہی وہ خوشی سے مسکرا کے ان سب

سے مخاطب ہوتا اپنی طرف، اپنی دونوں بہنوں کی

طرف اور پریشے خان کی طرف اشارہ کرتا چاروں کی

Alishey khan

عیدی مانگ رہا تھا۔ ارتضیٰ خان اور ارباز خان اسے

ٹھینگا دیکھاتے ہوئے شیر خورمے سے انصاف کرنے

لگے جبکہ عاصم خان نے بیٹے کی بات کو ایسے ان سنا کیا

تھا جیسے سنی ہی نا ہو، ہاشم خان اور کبیر خان نے مسکرا

کے اس کی طرف دیکھا تھا جو پریشے خان کے بعد ان

کی حویلی کی رونق تھا۔۔

السلام علیکم! عید مبارک! کوئی پانچ منٹ۔۔۔۔۔۔

بعد اور حان کبیر خان ڈائینگ روم میں داخل ہوا تھا،

سب کو بلند آواز میں سلام کرنے کے ساتھ ساتھ عید

Alishey khan

مبارک بولتا وہ ریشمہ خان کی طرف بڑھا تھا، سب اس

سے عید ملنے کے لئے اپنی کرسیوں سے کھڑے

ہوئے تھے، پریشے خان کا اپنی کرسی سے اٹھنے کو کوئی

ارادہ تو نہیں تھا لیکن سب کو کھڑے ہوتے دیکھ کے وہ

بھی نروٹھے پن سے اپنی کرسی سے کھڑی ہو گئی۔ کبیر

خان اور تمام بڑوں سے مسکرا کے عید ملنے کے بعد وہ

ارتضیٰ خان کی طرف بڑھا تھا، اس سے بغلگیر ہوتے وہ

ارباز خان اور زوار خان سے ملتا بنفشہ خان اور ذلے

خان کے سر پہ ہاتھ رکھتا پریشے خان کو ایک نظر دیکھ

Alishey khan

کے کوئی بھی ریکشن دیئے بغیر اس کے ساتھ کرسی

گھسیٹ کے بیٹھ گیا۔ وہ پریشے خان کو دیکھ کے مسکرایا

تک نہیں تھا۔ نہ ہی اسکا ماتھا چوم کے اسے سائیڈ سے

اپنے ساتھ لگایا تھا، سب کے سامنے وہ اتنا تو کر رہی سکتا

تھا، پریشے خان کو اسکے انداز پہ بے ساختہ رونا آیا تھا،

ان دونوں کو کسی نے نوٹ نہیں کیا تھا۔۔ پریشے خان

اسے نم نگاہوں سے دیکھ کے اپنی کرسی پہ واپس بیٹھ

گئی۔ اسے اپنے حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹکتا ہوا

محسوس ہو رہا تھا، رات اسکے اتنے نرم اور کیئرنگ

Alishey khan

انداز کے بعد یہ بے رخی برداشت نہیں ہو رہی

تھی۔۔وہ نظریں جھکائے اپنے آنسو پیتی ہوئی اپنے

پلیٹ میں چمچ ہلانے لگی۔اور حان کبیر خان سب سے

ہلکی پھلکی باتوں میں مصروف تھوڑی سی کھیر چکھ رہا

تھا۔۔وہ زیادہ میٹھا نہیں کھاتا تھا لیکن خوشی کے موقعے

پہ کھانے میں کوئی برائی نہیں تھی۔۔

!!اب مجھ سے مزید انتظار نہیں ہو رہا یار ! چلیں لالہ

۔۔۔۔۔دس منٹ تک !!اپنی اپنی جیب ہلکی کریں

Alishey Khan

سب کو باتوں میں مصروف کھاتے دیکھ کے زوار خان

بالآخر اپنے چہرے پہ معصومیت سجائے ہلا بول اٹھا۔

کتنے چاہیئے ؟۔۔۔۔۔۔اور حان کبیر خان نے اپنی

جیب سے والٹ نکالتے سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔

زیادہ نہیں یہی کوئی پانچ ہزار کے دس بارہ !!اممم

نوٹ۔۔۔۔زوار خان اترا کے بتیسی نکال کے بولا۔

میں بنفشہ اور زلے سے پوچھ رہا !!تم سے نہیں پوچھا

۔۔۔۔اور حان کبیر خان اپنی مسکراہٹ ضبط !!ہوں

Alishey khan

کرتا سنجیدگی سے ذلے خان اور بنفشہ خان کی طرف

دیکھ کے بولا، ارادہ زوار خان کو تنگ کرنے کا تھا جو

اگلے ہی پل منہ پھلا چکا تھا۔۔

۔۔۔۔وہ دونوں نظریں! ہمیں نہیں چاہئیے ! نہیں لالہ

جھکا کے کنفیوز انداز میں بولی تھیں، وہ دونوں اس

وقت یوں بیہو کر رہی تھیں جیسے کبھی پریشے خان کے

ساتھ مل کے کوئی شرارت نہ کی ہو۔۔

Alishey Khan

ان کے حصے کے بھی کل ملا !جی لالہ انہیں نہیں چاہئیے

دعائیں !!کے مجھے پانچ ہزار کے بیس نوٹ تھمادیں

اور یقین کریں میری دعاؤں میں بہت تاثیر !دوں گا

ہو گی جس کا اندازہ آپ کو اگلے سال ہی ہو جائے گا

جب میں اگلے عید پہ اپنی گود میں آپ کا بیٹا یعنی اپنے

بھتیجے کو کھیلاؤں گا !!بے اور شرارت زوار خان۔۔

باکی کے ملے جلے تاثرات سے بولتا اسے آنکھ ونک کر

گیا۔۔پریشے خان کا چہرہ سرخ ہوا تھا، جبکہ اور حان

Alishey khan

خان، ارباز خان اور ارتضیٰ خان نے اسے خونخوار

تاثرات سے دیکھا تھا۔

۔۔۔۔ محزلہ خان اس چاند سے جوڑے کو ایک !! آمین

جیسے سیاہ رنگ میں ایک ساتھ بیٹھے دیکھ کے مسکرا کے

منہ میں آمین دہرا گئی۔۔

تمہارے لئے ایک ٹکا بھی نہیں ہے !! دفعہ ہو جاؤ

۔۔۔۔ اور حان کبیر خان دانت پیس !! میرے پاس

کے بولتا بنفشہ خان اور ذلے خان کو پچاس پچاس ہزار

Alishey Khan

عید تھما گیا۔۔اس نے بیٹھے بیٹھے ہی پریشے خان کو

کراس کر کے انہیں ان کی عید مسکرا کے تھمائی تھی

جس پہ وہ شکریہ لالہ بولتی نظریں جھکا گئی۔۔پریشے

خان کو ایک دفعہ پھر سے رونا آیا تھا وہ اسکی بجائے ہر

کسی کو عید بانٹے گا؟

یہ !!ایسے ہی نہیں ہے؟اب تو میں دعا مانگ چکا ہوں

آپ کو دعا کرنے سے پہلے بتانا چاہئیے تھا کہ آپ اگلے

سال تک باپ نہیں بننا چاہتے تا کہ میں آپکی اولاد کے

لئے دعا کرنے کی بجائے اپنی شادی کی دعا مانگ

۔۔۔۔زوار خان اپنی کرسی سے اٹھ کے اس کے !!لیتا

ہاتھ سے اسکا نوٹوں سے بھرا والٹ چھینتا بڑے حق

سے بولا تھا۔۔زوار خان کے جملے پہ سب نے اپنی ہنسی

ضبط کی تھی۔۔

۔۔۔۔اور حان کبیر مصنوعی غصے سے !!زوار خان

غرایا تھا، نظریں اپنے والٹ پہ تھیں جن میں سے

زوار خان مطمئن انداز مں مسکراتے ہوئے بیس سے

زیادہ پانچ ہزار کے نوٹ نکالتا اسے واپس تھما گیا۔۔

Alishey khan

جب میں آپ سے بڑا ہو جاؤں گا نا تو قسم !!شکریہ لالہ

خدا کی ڈبل کر کے واپس نہ کیئے تو میرا نام بھی زوار

۔۔۔وہ اپنی لائٹ گرین !!عاصم خانزادہ نہیں

آنکھیں ٹپٹپا کے معصومیت سے بولتا سب کو قہقہ

لگانے پہ مجبور کر گیا سوائے پریشے خان کے ۔۔۔

اور حان کبیر خان اسے مصنوعی غصے سے گھورتا ہوا

اپنی جیب میں والٹ رکھ گیا۔۔

کیا آپ لوگ بھی چاہتے ہیں آپکے والٹ کے ساتھ

ایسا سلوک کیا جائے؟ اگر نہیں تو بڑے ہی پیارے

Alishey Khan

انداز میں اپنا اپنا بٹوہ نکال کے میری عید میرے منہ پہ

مار دیں!! اور ارتضیٰ خان کا رخ اب زوار خان ۔۔۔۔

ارباز خان کی طرف تھا، وہ ان دونوں کی کرسیوں پہ

اپنے دائیں بائیں ہاتھ جماتا ان کے درمیان جھک کے

پہلے سے بھی زیادہ معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپا کے

گویا ہوا۔ اسکے انداز پہ اب کی بار پھر سے سب کا قہقہ

بلند ہوا تھا۔۔ عاصم خان نے گھور کے اپنے سپوت کو

دیکھا تھا جو اکلوتا ہی پیس تھا۔۔ ارتضیٰ خان اور زوار

خان نے اپنی جیب سے والٹ نکال کے بڑے ضبط سے

اسے پچیس پچیس ہزار تھمایا تھا۔۔

پچیس ؟؟؟ اتنے کا تو میرا عید کا سوٹ نہیں

ہے!!! ان کے ہاتھوں سے پچس پچس ہزار۔۔۔۔

تھام کے وہ منہ کھول کے حیرانگی سے گویا ہوا۔۔

نہیں لینے تو یہ بھی واپس کر ! میرے پاس اتنے ہی ہیں

دو!! ارباز خان اسے ہری جھنڈی دیکھاتا دانت۔۔۔

کچکچا کے بولتا اپنا والٹ واپس سے جیب میں ڈال گیا۔

Alishey Khan

واپس کرتا ہوا ! نہیں اپنے اتنے پیار سے دیئے ہیں

اچھا تھوڑی لگوں گا؟۔۔۔زوار خان اپنی مسکراہٹ

ضبط کرکے نفی میں سر ہلا کے بولتا ارتضیٰ خان کے

ہاتھ سے اسکا والٹ تھام گیا جو اپنی جیب میں ڈالنے

والا تھا۔۔سب انکی نوک جوک سے محضوض ہو رہے

تھے۔۔

زوار میں تمہارا خون پی جاؤں گا اگر تم نے مزید ایک

نوٹ بھی میرے والٹ سے غائب کیا تو!!۔۔۔

Alishey khan

ارتضیٰ خان اپنی سرخی مائل ڈارک براؤن آنکھوں

میں مصنوعی غصہ لئے گویا ہوا۔۔

پہلے بتا دیا ہوتا تو کبھی بھی اپنے !!اب تو نکل گئے لالہ

!!خون کا رزک لے کے مزید پچیس ہزار نہ نکالتا

۔۔۔۔زوار خان اسکے والٹ سے پچیس !!یقین مانیں

ہزار مزید نکال کے مصنوعی معصومیت سے بولتا اسے

اسکا والٹ واپس تھما گیا۔ ارتضیٰ خان کا دل کیا اسکا چہرہ

اپنے دونوں ہاتھوں میں بجاڈالے لیکن پھر ضبط کرتا

ہوا اس سے اپنا والٹ تھام گیا۔۔

Alishey Khan

یہ تم تینوں کی عیدی ہے آپس میں بانٹ !پریشے بچے

لینا!!ارتضیٰ خان اپنی جیب سے ایک انویلپ ۔۔۔۔

نکالتا پریشے خان کی طرف بڑھاتے ہوئے ایک نظر

ذلے خان اور بنفشہ خان کی طرف اشارہ کر گیا جس پہ

پریشے خان جو کب سے اپنے آنسو روک رہی تھی

مسکرا کے اس سے اچھی خاصی عید تھامتی ہاں میں سر

ہلا گئی۔ ارباز خان کو بھی یاد آیا تھا وہ اپنی لاڈلی بہن کو

عید دینا تو بھول ہی چکا ہے جس پہ وہ بھی اپنی جیب سے

انویلپ نکال کے پریشے خان کو تھماتا ارتضیٰ خان

Alishey khan

واپس جملہ دہرا گیا۔ وہ دونوں ہر سال ان تینوں کو

اکھٹے ایک ہی انویلپ میں عید دیتے تھے۔ ایک حویلی

میں رہتے ہوئے بھی وہ دونوں کبھی اتنا خاص بنفشہ

خان اور ذلے خان سے مخاطب نہیں ہوتے تھے۔

زوار خان اب اپنے باپ سے ڈانٹ کھاتا ہوا ان سے

عید طلب کر رہا تھا جبکہ اورحان کبیر خان نے کن

اکھیوں سے اپنے پہلو میں بیٹھی پریشے خان کی طرف

دیکھا تھا جو سب سے عید وصول کرنے کے بعد شیر

خورمہ کھانے میں مصروف تھی، وہ کب سے اس کی

Alishey Khan

طرف دیکھ رہی تھی لیکن اس کے بار بار نظر انداز

کرنے پہ وہ اب اسکی طرف دیکھنے کی بجائے نظریں

جھکا چکی تھی۔

مجھے آپ سب ! میٹھی میٹھی سی عید ہے !!مورے

۔۔۔۔ عیدی کا!!سے ایک ضروری بات کرنی ہے

معاملہ کلئیر کرنے کے بعد ہاشم خان سنجیدگی سے

مورے سے مخاطب ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے

بھائیوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔

Alishey khan

جی بولیں ؟۔۔۔۔۔ریشمہ خان نے چونکتے ہوئے

انہیں جواب دیا۔۔باقی سب بھی سوالیہ نگاہوں سے

ان کی طرف دیکھنے لگے۔۔

مجھے اپنے بیٹے ارتضیٰ خان کے لئے ذلے بیٹی جبکہ ارباز

مجھے امید ہے کسی کو کوئی !خان کے لئے بنفشہ بیٹی چاہئیے

اعتراض نہیں ہو گا؟۔۔۔۔۔۔ہاشم خان ٹشو سے اپنے

لب تھپتھپا کے سنجیدگی سے بولے۔۔ہاشم خان کی

بات پہ ان چاروں نفوسوں کے سروں پہ بم پھٹا تھا جن

Alishey khan

کے رشتے کی بات کی گئی تھی۔۔ارتضی خان کی سرخ

ڈارک براؤن آنکھیں مزید سرخ ہوئی تھیں۔۔

جب چاہے اپنی !!آپ کی ہی بیٹیاں ہے بھائی صاحب

۔۔عاصم خان خوشی سے بھرپور !!امانت لے لیں

انداز میں مسکراتے ہوئے ہاشم خان کو جواب دے

رہے تھے، زوار خان نے اپنی بہنوں کی طرف سوالیہ

نگاہوں سے دیکھا تھا جو بنا کچھ بولگ شرما کے نظریں

جھکاتی وہاں سے رفو چکر ہوئی تھیں، وہ کچھ مطمئن ہو

اٹھا کیونکہ ان دونوں کے چہرے پہ ناپسندیدگی کا ایک

Alishey khan

بھی تاثر نہیں تھا اور کچھ ایک خوشی بھی تھی کہ اس کی

دونوں بہنوں ساری زندگی ان کے پاس انہی کی حویلی

میں رہیں گی! ارتضیٰ خان نے کچھ بولنے کے لئے ۔۔

لب وا کئے تھے لیکن سب کو خوشی سے مسکراتے دیکھ

کے وہ گہری سانس بھرتا اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ

گیا۔ اس نے عید کے بعد اس سے متعلق بات کرنے کا

سوچا تھا۔۔ پریشے خان جو کب سے اپنے آنسو ضبط کر

رہی تھی اس کی خوشی کی جیسے کوئی انتہا نہیں تھی، وہ

خوشی سے کھکھلاتی ہوئی اپنی ہونے والی بھابھیوں کے

Alishey Khan

پیچھے بھاگی تھی۔۔ارباز خان کا چہرہ بے تاثر تھا۔جبکہ

باقی سب کے چہرے خوشی سے کھکھلا رہے تھے،اس

بات نے سب کی عید کی خوشی کا مزہ دوبالا کیا

تھا۔۔اور حان کبیر خان کی نظریں ان دونوں بھائیوں

کا گہری نگاہوں سے جائزہ لیتی اب اپنی بیوی کی پشت

کی طرف اٹھی تھیں جو یہاں سے بھاگتے ہوئے بھی

اپنی سب سے لی گئی عیدی کو اپنے ساتھ لے جانا نہیں

بھولی تھی۔۔

Alishey Khan

وہ صبح سے مردان خانے میں موجود تھا، صبح سے

مردان خانے میں ڈھیروں مہمان آچکے تھے جن سے

حویلی کے تمام مرد حضرات ملتے ان کی مہمان نوازی

کر رہے تھے، ارتضیٰ خان صبح ڈائینگ ٹیبل سے اٹھنے

کے بعد ایک منٹ بھی حویلی نہیں رکا تھا جبکہ مردان

خانے میں بیٹھا اورحان کبیر خان اس گھڑی کو کوس رہا

تھا جب اس نے اپنی بیوی کو نظر انداز کرتے اپنے

قدم مردان خانے کی طرف بڑھائے تھے، وہ صبح سے

اپنی بیوی سے عید نہیں ملا تھا، بے سکونی ہی بے سکونی

Alishey khan

اور حان کبیر خانزادہ کو اپنے انگ انگ میں محسوس ہو

رہی تھی۔۔

اسے۔۔۔ !! کہاں جا رہے ہو؟ مہمانوں سے ملو

یہاں سے اٹھتے دیکھ کے کبیر خان اسکے نزدیک آتے

دانت کچکچا کے سرگوشی نما آواز میں بولے، مہمان

کافی زیادہ تھے، ارتضیٰ خان بھی حویلی نہیں تھا اسکے

متعلق بھی سب استفسار کر رہے تھے، ارباز خان اور

زوار خان اپنے دوستوں کے ساتھ مصروف باقی

مہمانوں کو ٹائم دینا جیسے بھول چکے تھے، بڑوں کے بعد

Alishey Khan

ایک اور حان کبیر خان ہی بچا تھا جو خود بھی یہاں سے

رفو چکر ہونے والا تھا۔

چلیں گے !آپ کی بہو سے عید ملنے جا رہا ہوں

ساتھ ؟۔۔۔۔وہ بنا کسی لگی لپیٹی کے سلگتے ہوئے لہجے

میں مدھم آواز میں بے باکی سے گویا ہو تا اپنے باپ کا

چہرہ سرخ کر گیا۔۔

Alishey Khan

یہ کوئی وقت ہے عید ملنے کا ڈھیٹوں کے

سردار!! ازلی اپنے ہوئے بھیجتے لعنت پہ اس وہ۔۔۔

انداز میں گویا ہوئے۔۔

چھوڑیں باتیں سب یہ آپ! نکالیں عیدی میری

سردار ایکس!! کے اٹھا آئیبرو پلٹتا رخ کا بات وہ۔۔۔

کو بچے بچے کے سوات جو تھا سردار واحد وہ۔ ہوا گویا

عید طرح کی بچوں سے باپ اپنے بعد کے دینے عید

کی باپ اپنے نوجوان سالہ ستائیس وہ اور۔۔ تھا کرتا مانگا

Alishey khan

اکلوتی اولاد اور حان کبیر خان تھا۔ اس کے ایکس

سردار کہنے پہ کبیر خان نے غصے سے اسے گھورا تھا۔۔

۔۔۔۔وہ اسکے تن بدن !! کھلے نہیں ہیں جمعرات کو آنا

میں آگ لگا کے دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ

گویا ہوئے۔۔

کیا بات کرتے ہیں؟ جمعرات کو تو میں اس دنیا میں

! آنے سے بھی انکار کر چکا تھا ایکس سردار صاحب

میں نے آپ کے ساتھ ضد لگائی تھی میں جمعرات

Alishey Khan

کیاوہ !کابول کے ہفتے والے دن اس دنیامیں آؤں گا

وقت بھول گئے ہیں جب میں نے اپنے آنے سے پہلے

آپکو پریشانی سے لال پیلا کرتے ہوئے دو دن پہلے

ہاسپٹل پہنچایا تھا؟۔۔۔وہ اپنی اجرک جھٹک کے

دوسرے کندھے پہ پھینکتا دلفریب انداز میں مسکرا

کے بولا تھا۔۔اسکی دادی اسے بتاتی تھیں جب وہ پیدا

ہونے والا تھا، پوری حویلی میں پریشانی کا عالم تھا، کبیر

خان دو دن پہلے ہی اپنی بیوی کو پریشان ہوتے ہوئے

اسپتال لے جاچکے تھے، ڈاکٹرز خود سمجھ نہیں پارہے

Alishey Khan

تھے ان کی ڈلیوری کس وقت کرنی چاہئیے ؟ محزلہ خان

کے لئے سی سیکشن کا تمام سامان تیار کر کے رکھا جا

چکا تھا لیکن آخر میں ہوا کیا؟ سب کو پریشانی سے لال

پیلا کرنے کے بعد وہ سی سیکشن کی بجائے دو دن بعد

نارمل ڈلیوری سے پیدا ہو کے اس دنیا میں آگیا۔۔جی

جی وہی وہی۔۔ سہی سمجھے آپ۔۔وہی وہی سردار

اور حان کبیر خانزادہ۔۔ اسکی باتوں کا مطلب سمجھتے کبیر

خان اس پہ ایک دفعہ پھر سے لعنت بھیجتے ہوئے اپنے

Alishey Khan

دوست مہمانوں کی طرف بڑھے تھے، وہ اس سے

باتوں میں کبھی بھی نہیں جیت سکتے تھے۔۔

اور حان کبیر خان کو اس وقت زنان خانے میں داخل

نہیں ہونا تھا لیکن بیوی سے عید ملنے کی مجبوری تھی

اسی لئے وہ لاؤنج میں ایک بھی غلط نگاہ ڈالے بغیر

تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر اپنے کمرے کی طرف

بڑھا تھا، وہ دل میں دعا مانگ رہا تھا پریشے خان اوپر

Alishey khan

کمرے میں ہی موجود ہو۔۔زنان خانے میں اس وقت

ان سب کی کزنیں اور کچھ سوات کی رہنے والی

خواتین جو محزلہ خان وغیرہ کو جاتی تھی وہ سب بطورِ

مہمان انوائیٹڈ تھیں، اسی لئے وہ لڑکیوں کی طرف

دیکھے بغیر اوپر کی طرف بڑھا تھا البتہ کافی لڑکیوں نے

اسکی چوڑی پشت پہ اشتیاق سے نظریں جمائی تھیں۔۔

کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اورحان کبیر خان گہری

سانس بھرتے ہوئے اندر داخل ہو رہا تھا جب کمرے

کے بیڈ پہ پریشے خان، ذلے خان اور بنفشہ خان کے

Alishey Khan

ساتھ قہقہے لگا کے ہنستی ہوئی اپنی کزنوں کی طرف نظر

اٹھی تھیں۔ وہ سب اپنے سر ڈھک کے ہنستی ہوئی

ناجانے کن باتوں پہ لوٹ پوٹ ہو رہی تھیں، وہ سب

کافی وقت بعد مل رہی تھیں۔۔

۔۔۔۔۔ اور حان کبیر خان کو کمرے میں دیکھ !!!لالہ

کے وہ سب بھوکھلا کے اپنی ہنسی کو بریک لگاتی ماتھے

تک دوپٹے کرتی اپنا لب دانتوں تلے دبا گئی۔۔

اور حان کبیر خان جو انہی کزنوں سے ملنے سے بچ رہا تھا

آدھی تعداد کو اوپر دیکھ کے وہ آگے بھرتا ہوا ان کے

Alishey khan

سر پہ ہاتھ پھیرتے گہری نظروں سے پریشے خان کی

طرف دیکھ رہا تھا جو اسکی طرف دیکھنے کی بجائے ہر جگہ

دیکھ رہی تھی۔۔

۔۔۔۔!!میں بعد میں آجاؤں گا !آپ لوگ بیٹھیں

ان سب کو شرافت سے باہر جاتے دیکھ کے اور حان

کبیر خان نے انہیں سنجیدگی سے یہاں بیٹھنے کی صلح

ماری تھی لیکن وہ پریشے خان کو شرارت سے دیکھ کے

بولتی ہوئی وہاں "نہیں لالہ ہم بعد میں آجائیں گے"

سے رفوچکر ہوگئی، پریشے خان سنجیدگی سے بیڈ سے

Alishey khan

اٹھتی ان کے پیچھے جانے ہی والی تھی جب اورحان کبیر

خان کمرے کا دروازہ ٹھیک سے بند کرتا اسکی طرف

بڑھا۔۔وہ ہنوز اسے نظر انداز کرتی اپنے سر پہ سیاہ

دوپٹا لئے اس سے راستہ بدلتی ہوئی دروازے کی

طرف قدم اٹھا رہی تھی لیکن اورحان کبیر خان کے

ہوتے ہوئے وہ کتنے ہی قدم اٹھا سکتی تھی؟اس نے

ابھی دو قدم بھی نہیں اٹھائے تھے جب وہ اسے اپنی

بانہوں میں اٹھاتا اپنے سینے میں زور سے بھینچ گیا۔۔

Alishey khan

۔۔۔۔۔وہ اسے منانے میں پہل کرتا!! عید مبارک

اسکے کان کی لوں چومتے ہوئے اسے عید کی مبارکباد

دینے لگا۔۔پریشے خان کی نظریں بے ساختہ گھڑی کی

طرف اٹھی تھیں، اسے صبح سے تیار ہونے کا بول کے

وہ اسے دوپہر کے ایک بجے عید مل رہا تھا۔پریشے خان

کی آنکھیں نم ہوئی تھیں، وہ اسکے سینے پہ اپنی کہنیاں

ٹکائے اسکی گود سے اترنے کی کوشش کرنے لگی لیکن

وہ اسے مزید سختی سے بھینچتا ہوا صوفے کی طرف بڑھ

گیا۔۔

Alishey Khan

ہم۔۔۔ ہمیں۔۔۔نیچے۔۔۔جانا۔۔۔ہے۔۔۔وہ

سپاٹ چہرے سے بولتی اس سے دور ہونے لگی لیکن وہ

اس کی ہر بات سنی ان سنی کرتا اسکے وجود سے دوپٹا

کھینچ کے اتارتا اسے صوفے پہ لٹائے اس پہ سایہ فگن

ہوا تھا، اپنی براؤن اجرک نے تنگ کیا تو وہ بھی گلے

سے نکا کے سینٹرل ٹیبل پہ اسکے دوپٹے پہ پھینک گیا

--

جب شوہر گلے لگا کے عید مبارک بولے تو جوابا محبت کا

اظہار کرے ہیں بے بی گرل!! وہ اسکے ماتھے پہ۔۔۔۔

Alishey Khan

شدت سے اپنے لب رکھتا مدھم آواز میں گھمبیرتا میں

بولا۔۔

اور جو شوہر عید والے دن بیویوں کو ڈانٹتے ہیں؟ نظر

انداز کرتے ہیں؟ ان کے ساتھ کیا کرنا

چاہئیے؟۔۔۔۔۔وہ آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے

شکوے سے بولی۔۔

Alishey Khan

تم نے صبح اپنی ناجائز ضد سے مجھے غصہ دلایا تھا۔۔وہ

اسکے آنسو اپنے ہاتھ کی پوروں سے صاف کرتا نرمی

سے بولا۔۔

ہاں اور آپ کو آسانی سے غصہ آ گیا؟۔۔کیا ہم

دوسری بیویوں کی طرح گزری رات میں آپ کو

ٹھیک سے خوش نہیں کر۔۔۔۔۔۔

Alishey khan

۔۔۔۔۔۔وہ اسکی بات مکمل ہونے سے !!!!!!پریشے

پہلے ہی غصے سے چیخ اٹھا۔وہ اپنی زبان کو بریک لگاتی

روتے ہوئے اس سے چہرہ موڑ گئی۔۔

میں جانتا تھا میں !تم اب مجھے پھر سے غصہ دلا رہی ہو

تمہیں منانے نہ آیا تو ایسی ہی بدگمانی والی باتیں سوچو

اور جہاں تک رہی رات گزاری کی بات تو سنو !!گی

خوش !بیویاں سکون فراہم کرنے کے لئے ہوتی ہے

کرنے کی ناکام کوششیں تو طوائفیں کرتی ہیں جن کے

وجود کا استحصال کرتے ہوئے انہیں اس کے عوض

Alishey khan

۔۔۔وہ اسکا جبڑہ اپنے ہاتھ کی !!پیسے دیئے جاتے ہیں

نرم گرفت میں لیتا دبے دبے لہجے میں غرایا تھا،

آنکھیں پہلے سے زیادہ سرخی مائل ہوئی تھیں۔۔

ہاں تو ہو سکتا ہے ہم آپ کو سکون فراہم کرنے میں

اسی لئے تو بار بار ہمیں اپنے غصے کا !!ناکام رہے ہوں

۔۔۔اسکے غرانے پہ وہ سوں سوں !نشانہ بنا رہے ہیں

کرتی اپنے جبڑے سے اسکے ہاتھ جھٹکتی ہوئی مدھم

آواز میں بولی۔۔

Alishey khan

!!فار گاڈ سیک !!پلیز جسٹ سٹاپ اٹ !!!ریشے

۔۔۔۔وہ اس پر سے اٹھتا ہوا غصے سے غراتا اپنے

چہرے پہ ہاتھ پھیرتا اپنا غصہ ضبط کرنے لگا۔۔اسکے

دور ہونے پہ وہ ہچکیاں بھرتی ہوئی صوفے سے اٹھ

کے اپنا سیاہ دوپٹا اٹھا کے خود پہ اوڑھنے لگی، لیکن اگلے

ہی پل اورحان کبیر خان اسکا دوپٹا چھین کے زمین پہ

پھینکتا اسے کہنی سے پکڑ کے اپنی گود میں بٹھا گیا اور پھر

بنا اسے ہلنے کا موقع دیئے وہ اسکے سلکی سٹریٹ ڈارک

براؤن بالوں میں ہاتھ پھنساتا ایک ہاتھ سے اسکا جبڑہ

Alishey khan

تھام کے اسکے ہونٹوں کا پاؤٹ بناتے ان پہ جھک

گیا۔۔ پریشے خان نے اس دوران روتے ہوئے ضدی

انداز میں اسکے کندھوں پہ مکے جھڑتے اس سے دور

ہونے کی ہر کوشش کر ڈالی تھی لیکن وہ لمحہ بالمحہ اپنے

لمس میں تیزی پیدا کرتا انہیں اپنے لبوں میں دبا کے

نرمی سے چبانے لگا، اسکے انداز پہ پریشے خان نے

تھوک نگلا تھا۔ وہ اسکی تمام تر سانسیں خود میں انڈھیل

کے اسکے سینے میں اپنی سانسیں انڈھیلتا اسکے بالوں

میں اپنے ہاتھ کی گرفت مضبوط کر گیا۔۔ اسکے شدت

بھرے لمس پہ پریشے خان کے اسکے کندھوں پہ

دھڑے ہاتھ کپکپائے تھے، اسکی سانسوں کو بکھیر تا وہ

ان نازک ہونٹوں کو نرمی سے آزادی بخشتا اسکے ماتھے

کے ساتھ اپنا ماتھا ٹکا کے اپنی سانسیں درست کرنے

لگا۔۔

تمہیں لپ فلرز !!میری بات سنو میری بیو قوف بیوی

کروانے تھے نا؟ کیا تمہیں لگتا ہے انہیں ہر روز اس

قدر شدت سے بھرپور انداز سے چومنے کے بعد بھی

یہ ہونٹ کبھی بھرے نہیں ہوں گے؟ کیا یہ ہر روز

Alishey khan

میری گرفت میں آنے کے بعد بھی اپنے سائز پہ قائم

رہیں گے؟ ہرگز نہیں! مجھے تھوڑا وقت دو میں

تمہارے لب خود اپنے ہونٹوں سے نیچرلی فل کروں

گا روح محبت!! وہ اسکے لبوں پہ اپنی سیاہ تراشیدہ

مونچھیں رگڑتا بے باکی سے گھمبیر آواز میں گویا ہوتا

پریشے خان کو سرخ کر گیا۔۔وہ سرخ پڑتی ہنوز ٹسوے

بہاتے ہوئے اسکی گود سے اترنے کی مزاحمت کرتی

رہی۔۔وہ اس کی مزاحمت کو کسی خاطر میں نہ لاتا اسکی

ٹانگیں اپنے پشت کے گرد لپیٹتا اسکی کمر پہ اپنے دونوں

Alishey khan

ہاتھوں کی گرفت مضبوط کرتا اسے اپنے بے حد

نزدیک کر گیا یوں کہ اب ان میں ہوا کا گزر بھی مشکل

تھا، اپنی اور اسکی پوزیشن پہ پریشے خان بے ساختہ شرم

سے انگارہ ہونے لگی۔۔

لیکن !میں نہیں جانتا وہ خواب تمہیں کیوں آئی تھی

قسم سے پریشے مجھے تم ایسے ہی پسند ہو جیسی تم میری

تقدیر میں لکھی گئی ہو۔ تمہارے نقش نقش سے مجھے

تم جس !فضول مت سوچا کرو !!محبت ہے بے بی گرل

طرح صبح اس بات پہ مجھ سے بحث کر رہی تھی میرا

Alishey khan

غصے میں آنا بنتا تھا کیونکہ میں تمہیں نرمی سے ڈیل کر

کے دیکھ چکا تھا، اگر میں تمہیں سختی سے ڈیل نہ کرتا تم

میری عید کی نماز ضائع کرواتی مجھ سے بحث میں

مشغول رہتی!! پیار میں لبوں میں اپنے گال اسکے وہ۔۔۔۔

سے دباتا انہیں شدت سے چومنے کے بعد مدھم آواز

میں اسے سمجھاتا اسکے آنسو پی رہا تھا۔۔

اس کا! اور ہم پہ غصہ کرنے کے بعد ہمیں جو اگنور کیا

کیا؟۔۔۔۔ وہ اس سے اپنا چہرہ دور کرتی بھرائی آواز

میں معصومیت سے بولی۔ وہ اسکے بالوں میں نرمی سے

Alishey khan

اپنے ہاتھ پھنسا کے اسکا سر پیچھے کی طرف کرتا اسکی

شفاف گردن پہ پوری شدت سے جھکا تھا جو پہلے ہی

اسکی شدتوں سے سرخ پڑی تھی، اسکی گردن میں اپنا

دیا گیا نیکلس دیکھ کے وہ اسکی گردن پیار سے چومنے

لگا۔۔ اسکی سائیڈ گردن کو نرمی سے اپنے دانتوں میں

دباتے وہ اسکی گردن کی گہرائیوں پہ جھکا۔۔

ہما۔۔ ہمارے۔۔۔ عید۔۔ کے۔۔۔ کپڑے۔۔۔ خرا

ب۔۔۔۔ اسکے شدت آمیز انداز پہ وہ ابھی روہانسی

ہوتی کچھ بولتی جب وہ نیچے جھکنے کی بجائے اسکی

Alishey Khan

دھڑکنوں کو قمیض کے اوپر سے اپنے ہاتھ سے بے باکی

سے چھوتا اسکے چہرے پہ بکھرے قوس قزح کے

رنگ دیکھنے لگا۔۔پریشے خان اپنا نچلہ لب دباتی اسکے

ہاتھوں کی بے باکی روکنے کی غرض سے اسکے سینے میں

چھپی تھی۔۔

نیچے ڈائینگ روم میں تمہیں نظر انداز کرنے کی دو

ایک تو یہ کہ مجھے تم پہ واقعی ہی غصہ تھا !وجوہات تھیں

،دوسرا میں سب کے سامنے تم سے عید نہیں ملنا چاہتا

Alishey Khan

۔۔۔وہ اسکے کان کی لوں کو دانتوں سے کاٹتا! تھا

بوجھل لہجے میں بولا۔۔

کی۔۔کیوں۔۔۔ نہیں۔۔۔ملنا۔۔چاہتے۔۔تھے؟

اپنی مرضی ہو تو سب کے سامنے گود میں اٹھا سکتے

ہیں؟۔۔۔۔۔وہ اسکے سینے پہ اپنے ناخن گاڑتی غصے

سے غرائی۔۔اسے واقعی اسکی یہ حرکت بالکل ابھی

نہیں لگی تھی۔

Alishey khan

تو کیا تمہاری مرضی اس میں تھی کہ میں جس طرح

سے ابھی تم سے عید مل رہا ہوں ایسے ہی سب کے

سامنے ملتا؟۔۔۔۔وہ اپنا نچلہ لب دبا کے اپنی

مسکراہٹ ضبط کرتا اسکے بکھرے سراپے کو گہری

نگاہوں سے دیکھتا بے باکی سے بولا تھا۔وہ اس کے

جواب پہ اپنے بے ترتیب فراک پہ نظریں جماتی اسکے

سینے پہ اپنے ہاتھ کی پوروں سے چٹکی کاٹتی اس میں

چھپ گئی، جانتی جو تھی اسکی اجازت کے بغیر اس کے

حصار سے نکلنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔۔

Alishey Khan

بولو؟ کیا چاہتی تھی اس طرح سے کس کرتا تمہیں

سب کے سامنے؟ یا یوں اٹھا کے گلے سے لگاتا؟۔۔۔

اسے اپنے سینے میں چھپتے دیکھ کے وہ اسکی فراک کی

بیک ڈوریوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتا اسے تنگ کر رہا

تھا۔۔وہ روہانسی ہوتی خاموشی سے اسکے سینے پہ چٹکیاں

کاٹتی رہی۔۔

!!تم جانتی ہو تمہارا شوہر کتنا جزباتی اور شدت پسند ہے

اگر میں وہاں نیچے سب کے سامنے تم سے یوں عید ملتا

۔۔وہ جھک کے اسکی!!! تو باقی بیچاروں کی عید وڑ جاتی

Alishey Khan

ناک کے ساتھ اپنی ناک ملاتا آخری الفاظ بولتے

ہوئے قہقہ لگا کے ہنسا۔۔اسکی باتوں سے پریشے خان

کے کانوں سے ہمیشہ کی طرح دھواں نکل رہا تھا جو بنا

فل سٹاپ لگائے کب سے اپنے ہاتھوں اور لبوں کی بے

باکیوں سے اسے سرخ ٹماٹر بنا رہا تھا۔۔

اسی !ہ۔۔ہماری۔۔عید۔۔بھی۔۔۔نہیں۔۔دی

لئے ہم پہ غصہ ہو رہے تھے تا کہ ہمیں عید دے کے

کنگال نہ ہو جائیں ؟۔۔۔وہ اسکی بے باک باتوں کا رخ

اپنی عید کی طرف موڑتی دبے دبے غصے سے بولی۔

Alishey Khan

دیکھو تم بھی تو مجھ پہ غصہ ہوتی ہو نا؟ میں تو منہ بنا کے

نہیں گھومتا؟ پھر میرے ذرا سے غصے پہ منہ کیوں پھولا

لیتی ہو؟۔۔۔۔ اسکے غصیلے تاثرات پہ وہ اسے یوں ہی

اٹھا کے الماری کی طرف بڑھتا جھک کے اسکی

دھڑکنوں کو بے باکی سے اپنے لبوں سے چھوتا اپنی

کرسٹل گرے آنکھوں کو چندھیا کرتے ہوئے استفسار

کرنے لگا۔۔

Alishey khan

ہیں بیوی ہم کیونکہ!! سے خاموشی دیر کچھ وہ۔۔۔۔

سرخ پڑنے کے بعد اسکا چہرہ اپنی دھڑکنوں سے ہٹاتی

!!اترا کے اسے عقل کی بات بتانے لگی

مکہ چ°تا سودمیز°روح یاست !نہ

(اسلئے کیونکہ تم روح محبت ہو !نہیں)

وہ اس کی تصحیح کرتا پیار سے اسکے لب چومتے ہوئے

اب الماری کے پٹ کھول رہا تھا۔۔

Alishey.khan

۔۔۔۔وہ اسکا چہرہ اپنے سینے سے نکال!!وہاں دیکھو

کے الماری کی طرف موڑتا گھمبیر آواز میں بولا۔۔

پریشے خان کی نظریں بے ساختہ الماری کی طرف

اٹھی تھی جہاں ایک بڑے سے کیبن میں گلاب اور

پیسوں کا بوکے تھا جبکہ چھوٹی چھوٹی ٹوکریوں میں اسکی

پسند کی چوڑیاں، گجرے اور چھوٹا چھوٹا میک اپ کا

عید مبارک "سامان نفاست سے پیک کرتے اوپر

لکھا گیا تھا۔کچھ ٹوکریوں میں اس کے "روح محبت

لئے کپڑے جبکہ سب سے نیچے والے پورشن میں

Alishey Khan

اسکے لئے ہر طرح کا جوتا خوبصورت ٹوکریوں میں قید

تھا۔۔پریشے خان اپنے منہ پہ دونوں ہاتھ جمائے اپنی

ڈارک براؤن آنکھیں پھیلاتی ہوئی کبھی الماری کے

گل کیبن کو دیکھتی جائے تو کبھی اورحان کبیر خان

کو۔۔

۔۔۔۔وہ اسکے حیران تاثرات پہ !!!تمہاری عیدی

مسکرا کے گویا ہوا۔۔

Alishey Khan

ی۔۔یہ۔۔سب۔۔میرے۔۔لئے؟؟۔۔۔۔وہ نم

آنکھوں سے ہنوز حیرانگی سے استفسار کررہی تھی۔۔

۔۔۔۔۔وہ قہقہہ لگا!!نہیں میری چار بیویوں کے لئے

کے ہنستا ہوا اسکی نم آنکھیں چوم گیا۔وہ اسکی چار

بیویوں کا مطلب سمجھتی خود بھی روتی روتی کھکھلا کے

ہنستی اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی۔۔

۔۔۔۔۔وہ بھرائی آواز میں بولتی اسکی!!تھینک یو

گردن کے گرد اپنے ہاتھوں کا حصار باندھ گئی۔۔

Alishey Khan

۔۔۔۔وہ اسکی!!!ایک چیز تو تم نے دیکھی ہی نہیں

تھینک یو کا جواب دینے کی بجائے سب سے اوپر رکھا

گلاب جامن کا ڈبہ اور پانچ ہزار کے نوٹوں سے بھرا

گلاب کا بوکے پکڑتا ہوا گلاب جامن اسے پکڑاۓ

جبکہ گلدستہ خود پکڑے اسے یوں ہی اٹھائے بیڈ کی

طرف بڑھا تھا۔۔

ی۔یہ کیا؟۔۔۔۔پریشے خان اس پیک ڈبے کو دیکھ

کے حیرانگی سے کھولنے لگی،بیڈ کے پاس آنے تک تو وہ

اس ڈبے کی پیکنگ کھول چکی تھی اور پھر اس میں

Alishey Khan

موجود شیریں میں ڈوبے گلاب جامن دیکھ کے اسکے

منہ میں پانی آیا تھا۔۔

۔۔۔۔وہ!!!ہائے یہ سارے ہمارے گلاب جامن؟

خوشی سے چیختی بے خودی میں اورحان کبیر خان کی

ٹھوری کا ڈمپل زور سے چوم گئی۔اورحان کبیر خان کی

دھڑکنیں بڑھی تھیں۔۔

یہ سارے پیسے بھی ہمارے ہیں کبیر؟۔۔۔۔۔۔اسکے

ہاتھ میں پکڑے گلدستے میں گلاب کے پھولوں کے

Alishey Khan

گرد ڈھیروں پانچ ہزار کے نوٹ چپکے دیکھ کے وہ پہلے

سے زیادہ خوشی سے چیخی۔۔

۔۔۔۔وہ قہقہہ لگا کے ہنستا!! نہیں میری چار بیویوں کے

پھر سے اپنا پرانا جواب دہراتا اسے بیڈ پہ بٹھاتا اسکے

قریب بیٹھ گیا۔۔ پریشے خان کو اچانک سے یاد آیا تھا وہ

ایکسائیٹڈ انداز میں اسکا ڈمپل چوم گئی ہے جس پہ وہ

سرخ پڑتی نظریں جھکا کے گلاب جامن پہ انگلیاں

پھیرنے لگی۔۔

Alishey Khan

اسے خاموشی!! کھانا شروع کرو بے بی گرل۔۔۔۔

گلاب جامن کا جائزہ لیتے دیکھ کے وہ گھمبیرتا میں سے

بولتا ایک گلاب جامن اٹھا کے اسکے لبوں میں دبا

گیا۔۔

ایک دفعہ پھر سے میٹھی میٹھی سی عید الفطر مبارک

جان کبیر!! وہ اسے گلاب جامن چبانے کا۔۔۔۔

موقع دیئے بغیر گھمبیرتا میں بولتا اسکے ہونٹوں پہ جھک

کے اسے اپنے انداز میں گلاب جامن کھلاتا گردن تک

سرخ کر گیا۔۔ اسکے لبوں پہ بے تابی سے اپنی گرفت

Alishey khan

مضبوط کرتا وہ اسے پیچھے تکیے پہ گرائے اس پہ جھکتا ہوا

اسے محبت سے اپنے سینے میں سمیٹتا جا رہا تھا۔۔

(ختم شد)

جی بالکل آپ کا اور میرا فیورٹ ناول روح محبت

کمنٹس میں سب اپنی رائے !اختتام پذیر ہو چکا ہے

مجھے پورے ناول کے متعلق ڈیٹیل !دینا مت بھولیں

ایکچولی یہ سٹوری میں نے صرف عید کے !!ریویو چاہیئے

Alishey khan

تین دنوں کو خوشگوار بنانے کے لئے مختصر سی سوچی

تھی لیکن تمام لوگوں نے اسکا پروموا ور اسکی پہلی قسط

اس قدر پسند کی تھی کہ مجھے اسکی اقساط بڑھانی

ابھی بھی لوگ اسکے اینڈ پر بہت دکھی ہیں !!پڑھیں

کیونکہ ناول جلدی ختم کیا جارہا ہے لیکن اس کی اینڈ

نگ اب ضروری تھی کیونکہ میرا ناول جان تمنا اسکی

وجہ سے کچھ ڈیلے ہو گیا ہے جسے لکھنا میں خود بھی

یہ میرا پہلا ایسا ناول تھا جس !بہت مس کر رہی ہوں

میں کوئی ولن یا پھر ٹوسٹ اینڈ ٹرن زیادہ نہیں تھے

Alishey khan

فنی !کیونکہ یہ سٹوری میں نے سوچی ہی ایسی تھی

باقی آپ سب جانتے ہیں میرے !لائٹ رومانٹک

ہر !ناول میں ملٹیپل کپلز ہوتے ہیں اور ناولز لمبے جاتے

لیکن اب میرا !آئے دن ٹوسٹ اینڈ ٹرن آتے ہیں

دل کچھ ایسا ناول لکھنے کو تھا جو خوشگوار سا ہو جس میں

میاں بیوی کے !فیملی بائنڈنگ زیادہ دیکھائی جائے

اس !رشتے کی انڈرسٹینڈنگ ان کا پیار دیکھایا جائے

میں بھی ارتضیٰ خان اور ذلے خان کے کپل کی سٹوری

کی بہت فرمائش کی گئی ہے جو میں نے سوچی بھی ہوئی

Alishey Khan

اگر آپ سب چاہتے ہیں تو اگلے رمضان میں !ہے

روح محبت کے سیزن ٹو میں پریشے خان اور اور جان

کبیر خان کے مزید مومنٹس کے ساتھ باقی تمام

کرداروں کی سٹوری بھی دیکھائی جا سکتی ہے یا شاید

جان تمنا کے بعد اسی کا سیزن ٹو لے آؤں یہ سب مجھ

سیزن ٹو ان !پہ اور ویور چوائس پہ ڈیپنڈ کرتا ہے

کرداروں کو بوڑھا بنا کے بالکل پیش نہیں کروں گی

باقی جیسا !کیونکہ ایسے ناول کا چارم ختم ہو جائے گا

Alishey khan

!اپنی دعاؤں میں یاد رکھئیے گا !!آپ سب چاہیں

(آپ سب کی لیشے خانم)

جو لوگ میرے یوٹیوب چینل کے متعلق نہیں جانتے

ان کے لئے نیچے اپنے چینل کا تصویر کی صورت میں

ابھی جایئے !تھوڑا سا تعارف دے رہی ہوں

سبسکرائب کیجئیے اور موسٹ رومانٹک اور ہٹ ناولز

!کو پڑھنا شروع کیجئیے

(بائے بائے)!!خدا حافظ

Alishey Khan

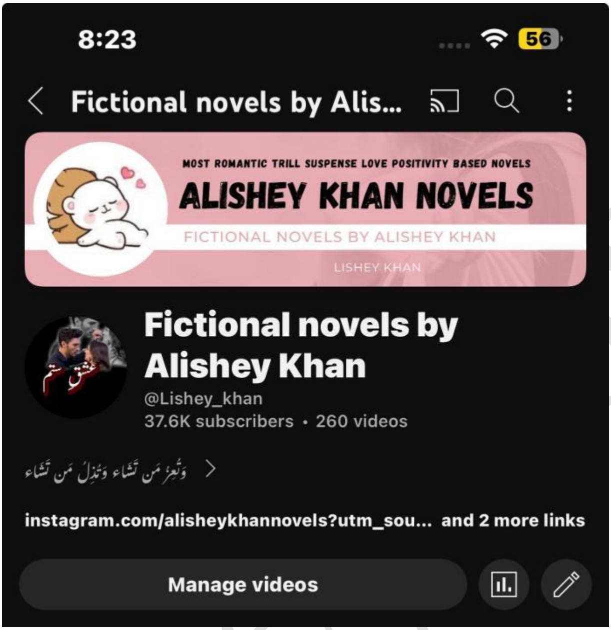

Alishey Khan